

۷۸۶

شیعیانِ اہلبیتؑ



فضائل و صفات و فرائض



علامہ سید رضی جعفر نقوی

گفتا مقدم

”شیعہ۔“

کے معنی پیروکار ہیں۔ جیسا کہ ارباب لغت نے تصریح کے ساتھ لکھا ہے کہ:
 شِيعَةُ الرَّجُلِ : آدمی کے پیروکار۔
 الشَّيْعَةُ : واحد، تثنیه، جمع، مذکر، مؤنث۔ سب کیلئے یکساں ہے۔
 (المعجم ص ۵۲)

۵

اور صاحب فرنگ آصفیہ کی عبارت ہے۔

”شِيعَةُ“ (بروزن: زینہ) معادن، مدوکار، پیرو
 (جوال: مہذب اللغات)

۵

قرآن مجید میں خالق دو جہاں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں تصریح فرمائی ہے کہ وہ حضرت
 نوحؑ کے شیعہ تھے۔

ارشادِ قدرت ہے:

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ۔

اور یقیناً ابراہیمؑ، ان (نوح) کے پیروکاروں میں سے تھے۔

(سورہ صافات آیت ۸۱)

جس کے ذیل میں ارباب تفسیر نے وضاحت کی ہے کہ:

”اس کے قبل کی آیات میں حضرت نوحؑ کی بھولوپہ تاریخ کے کئی گوشوں کو بیان کرنے کے بعد...

یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ :

ابراہیمؑ : نوح کے پیر و کاروں میں سے تھے۔

کھسی عمرہ تعبیر ہے کہ :

ابراہیمؑ : نوح کے شیعوں میں سے تھے، حالانکہ ان دونوں کے زمانوں میں بہت فاصلہ تھا۔

(بعض مفسرین کے قول کے مطابق 2600 سال)

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس رشتہ و تعلق کی بنیاد، عقیدہ و نظریہ پر ہو، اس میں زمانہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

تفسیر نوز جلد ۱۹، صفحہ ۹۳، ۹۴



البتہ بعد میں یہ لفظ حضرت علیؑ کے پیر و کاروں کیلئے مخصوص ہو کر رہ گیا، جیسا کہ لغت کی مشہور

یہ کتاب "المنجد" کے مولف نے بھی تصریح کی ہے کہ :

بیشک — یعنی حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کے طرفدار۔

(المنجد صفحہ ۵۲۲)



اور صاحب مصباح اللغات نے لکھا ہے کہ :

شِبَعَةُ الرَّحْبِلِ :- پیرو، مدوکار۔۔۔

واسد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث۔ سب کے لئے مستعمل ہے۔

اس لفظ کا غلبہ استعمال ان لوگوں کیلئے جو حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کے طرفدار ہیں۔

(مصباح اللغات، صفحہ ۴۵۶)



پاکستان کی ایک اور مشہور لغت کی کتاب "فیروز اللغات" میں اس لفظ کی تشریح

مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

شیعہ :- مسلمانوں کا وہ فرقہ جو حضرت علیؑ کو پیغمبر اسلام کے بعد خلافت کا حقدار مانتا ہے۔
(۲) :- امامیہ مذہب کا پیرو۔

(فیروز اللغات :- صفحہ ۸۵۵)



لکھنؤ سے شائع ہونے والی 'لغت کی ایک مفصل کتاب کی عبارت یہ ہے:
"قول فیصل"۔ "شیعو" اُس کو کہتے ہیں جو حضرت علیؑ کو بعد رسولؐ خلیفہ بلا فصل
جاتا ہو...

اور بارہ اماموں کی امامت کا دل سے قائل ہو۔

شیعہٴ ھلّی :- علیؑ کو بلا فصل خلیفہ رسولؐ مانتے والا۔

(البتہ) صحیح معنوں میں شیعہٴ ھلّی وہ ہے جو حضرت علیؑ کو بعد رسولؐ کی سیرت پر چلے...

(مذہب اللغات جلد ۱، صفحہ ۲۵۲)



یہاں تک تو اہل لغت کی تشریحات کا تذکرہ تھا۔

ابتہ قرآن مجید کے سینتیسویں سورہ (الصفافات) میں جہاں حضرت ابراہیمؑ کو خالق کائنات نے لفظ
"شیعہ" سے یاد کیا ہے، وہاں ایک خاص بات کی طرف بھی، صاحبان فکر و دانش کی توجہ مبذول کرانا مناسب
نظر آتا ہے۔

اور وہ یہ کہ :

اس سورہ کی آیت نمبر ۸۳ میں حضرت ابراہیمؑ کے شیعہ ہونے کا تذکرہ ہے۔ اود آیت نمبر ۸۴ میں اُن کے
تشیع کی اساس ان کے قلبِ سلیم کو قرار دیا گیا ہے۔

پہنا نچراش لا قدرت ہے :

"وَأَنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِرَبِّهِمْ إِذْ جَاءَتْهُ بِالْقَلْبِ سَلِيمٍ"

(اور یقیناً، ابراہیمؑ ان کے شیعوں تھے، جبکہ وہ قلبِ سلیم کے ساتھ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آئے۔)

(سورۃ صافات آیت ۸۳، ۸۴)



ملحوظ رہے کہ مفسرین نے قلبِ سلیم کی متعدد تفسیریں بیان کی ہیں:۔۔۔

- (۱) :- وہ دل جو مشرک کے پاک ہو۔
 - (۲) :- وہ دل جو گناہوں، کینہ اور نفاق سے پاک ہو۔
 - (۳) :- وہ دل جو عشقِ دینا سے خالی ہو (اس میں دنیا کی کوئی لاپٹ نہ ہو)
 - (۴) :- وہ دل جس میں خدا کے سوا کچھ نہ ہو۔
- حقیقت یہ ہے کہ:

”سلیم“ سلامت کے مادہ سے ہے، اور جب مطلق طور سے سلامت کہا جائے تو اس سے مراد: بر قسم کی اخلاقی و اعتقادی بیماری سے سلامتی مراد ہوگی۔



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

أَقْلَبُ السَّلِيمِ الَّذِي يَلْقَى رَبَّهُ، وَكَيْسُ فِيهِ أَحَدٌ سِوَاهُ.

”قلبِ سلیم“ ایک ایسا دل ہے، جو خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس میں خدا کے سوا اور کوئی نہ ہو) (تفسیر صافی، ج ۱، ص ۱۸۱)

ایک اور روایت میں آپ ہی سے منقول ہے کہ:

صَاحِبُ الْبَيْتَةِ الصَّادِقَةِ، صَاحِبُ الْقَلْبِ السَّلِيمِ، لِإِنَّ سَلَامَةَ الْقَلْبِ مِنْهُ هُوَ جِسْمُ الْمَذْكُورِ
تَخْلُسُ الْبَيْتَةَ لِلَّهِ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا.

اور قلبِ سلیم کی اہمیت کے بارے میں یہی کافی ہے کہ،
وہ قیامت سے نجات کی سند عطا کی گئی ہے۔

ارشادِ قدرت ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ، إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ - بَقَلْبِهِ سَلِيمًا.

(اس دن مال اور فرزندان انسان کو کوئی فائدہ فائدہ نہ دیں گے۔ البتہ جو قلبِ سلیم کے ساتھ بارگاہِ خداوند

میں حاضر ہو)۔

(سورۃ شہراء آیت ۸۸، ۸۹)



یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ:

سورۃ مبارکہ "الصفافات" میں خداوندِ عالم نے اپنے عظیم المرتبت پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیعوں

کہا ہے (جیسا کہ اس کا ذکر گذرا)

اور سورہ مبارکہ "القصص" میں اپنے ایک اور عظیم المرتبت پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار کو

شیعہ قرار دیا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے:

وَوَحَّلَ الْمَدْيَنَةَ حِينَ غَفَلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا، فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلًا نَقِيًّا، هَذَا مِنْ شِيْعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ، فَاسْتَعَاثَ بِاللَّهِ مِنَ شِيْعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ، فَوَكَرَهُ مُوسَىٰ نَقِيًّا عَلَيْهِ...

اور حضرت موسیٰ ایک ایسے وقت شہر میں آئے، جبکہ شہر کے لوگ غفلت کی حالت میں تھے۔

وہاں انہوں نے دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا (جن میں) ایک تو ان کا شیعہ تھا اور دوسرا ان کا دشمن۔

تو جوان کے شیعوں میں سے تھا، اس نے ان کے دشمن کے خلاف مدد طلب کی، تو (حضرت) موسیٰ

نے اس دشمن کو ایک گھونسا مارا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔

(سورہ مبارکہ "قصص" آیت ۱۵)

اس آیت میں اس شخص کو جو مذہب و عقیدے میں نبی خدا (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کا پیروکار تھا۔

سدران مجید میں حضرت موسیٰ کا شیعہ قرار دیا گیا ہے۔

اور لوری آیت پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل نکات، بالکل واضح ہو کر اور گھر کو سامنے آتے ہیں:

- (۱)۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بھی لفظ شیعہ پر وکار کے معنی یہی استعمال ہوا ہے
- (۲)۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن کو تو خداوند عالم نے لفظ دشمن ہی سے یاد کیا ہے، لیکن اُن سے محبت رکھنے والے ان کا عقیدہ رکھنے والے کو شیعہ کہہ کر یاد کیا ہے۔
- (۳)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس دمت شہر میں دُھلے ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کا ایک دشمن آپ کے ایک شیعہ سے جنگ کر رہا ہے۔

- (۴)۔ جب اس شیعہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نگاہ پڑی، تو اُس نے ان کو مدد کے لئے پکارا۔
- (۵)۔ حضرت موسیٰ اپنے شیعہ کی مدد کیلئے آگے بڑھے، اور اس دشمن کو ایسا گھونسا مارا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔



صاحب تفسیر بیچ الصادقین لکھتے ہیں:

ابو بصیر کی روایت کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

لِيَهْتَبَكُمْ اِلٰهًا سَمًّا۔

(یہ نام تم لوگوں کو مبارک ہو)

راوی نے پوچھا کہ: کون سا نام؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اَلشِّيْعَةَ - اَمَّا سَمِعْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ:

فَاَسْتَعَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيْعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ۔

کیا تم نے خداوند عالم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ:

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شیعہ تھا، اس نے اُن کے دشمن کے خلاف مدد

کے لئے نکارا)

(تفسیر کبیر منبع انصافین جلد ۹ صفحہ ۸۰۹)



کسی شیعہ کے لئے یہ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ امام وقت، حجت خدا، جانشین رسول - اسے مبارک باد پیش کریں۔

اور مذکورہ بالا روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمام شیعوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ:

”شیعیان حیدر گراؤ کو خوش ہونا چاہئے کہ جو روگاہ عالم نے نبی کے چاہنے والوں کو لفظ ”شیعہ“ سے یاد فرمایا۔

اور اس طرح یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ:

یہ ایسا پاکیزہ نام ہے جس پر حجت خدا نے تہنیت اور مبارک باد پیش کی ہے۔



مذکورہ بالا روایت ہماری مشہور تفاسیر، جیسے ”مجمع البیان“ اور ”الطیب البیان“ وغیرہ میں بھی ہو چکی ہے صاحب الطیب البیان عبدالحسین طیب نے قرآن مجید کی آیت ”هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ“ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

... یعنی بِرِ مَسَلِكٍ وَطَرِيقَةٍ مَوْسَىٰ بَادٍ.

دک وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مسلک و عقیدہ اور ان ہی کے راستے پر گامزن تھا۔

(ملاحظہ فرمائیے:

تفسیر طیب البیان جلد ۱ صفحہ ۲۱۲)



تفسیر صفائی میں بھی یہ روایت ایک اضافہ کے ساتھ موجود ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

فِي الْمَجْمَعِ وَالْفَتْحِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِيُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِمَا كَفَرُوا -

قِيلَ : وَمَا هُوَ ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : الشَّيْطَانُ -

قِيلَ : إِنَّ النَّاسَ لَيَعْتَرُونَكَ بِذَلِكَ

قَالَ : أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ -

وَإِنَّ مِنْ شَيْئَاتِهِ لَأَكْبَرَاهِيمَ -

وَقَوْلُهُ (تَعَالَى) :

فَأَسْتَأْذِنُكَ الَّذِي مِنْ شَيْعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ -

(مجمع البيان اور تفسیر قمی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا) :

”تم لوگوں کو تو نام مبارک ہو۔“

دریافت کیا گیا کہ کون سا نام - ؟

فرمایا : ”شیعہ“

کسی نے عرض کیا کہ : لوگ تو اس نام کے ذریعہ سے ہیں عیب لگاتے ہیں (اور گویا ہمارے لئے اسے باعث

عاقبت قرار دیتے ہیں) ؟

امام علیہ السلام نے فرمایا :

”کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ قرآن مجید میں خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

”بے شک ابراہیمؑ ان کے شیعہ تھے“

اور حضرت موسیٰؑ کے تذکرہ میں (نسر ماباکہ :

”جو ان کا شیعہ تھا“ اس نے دشمن کے مقابلے میں ان سے مدد طلب کی

(تفسیر صافی : استاد فیض کاشانی، جلد ۴، ص ۲۷۲)



اور عہدِ حاضر کی سب سے مقبول تفسیر ”المیزان“ میں علامہ طباطبائی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے:
 اَلشِّيْعَةُ هُمُ الْقَوْمُ الْمَشَائِيُونَ -
 (شیعہ وہ لوگ ہیں جو پیسہ روکار ہوں)

(تفسیر المیزان جلد ۱، صفحہ: ۱۳۷)



اور شیخ ابوالفتح رازی نے سورہ مبارکہ ”الصفات“ کی آیت نمبر ۸۳ کے ذیل میں لفظ شیعہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

... ان جملة اشباح وپيروان اد دردين

(دین میں اُن کا اتباع، اور پیروی کرنے والوں میں سے) ..

(حوالہ کھیلے ملاحظہ فرمائیے،

تفسیر ابوالفتح رازی جلد ۹ صفحہ ۳۱۵)



سورہ مبارکہ ”القصص“، اور سورہ مبارکہ ”الصفات“ کی آیات کے ذیل میں عالم اسلام کی جن مشہور تفسیروں کا گذشتہ صفحات میں حوالہ دیا گیا، ان سب سے یہ واضح ہے کہ:
 شیعہ، یعنی پیروکار۔

اور لفظ شیعہ نگاہِ معصومین میں اس قدر معتبر ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حوالہ سے جو احادیث نقل کی گئیں، اُن میں شیعوں کو اس نام پر مبارک باد پیش کی گئی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ معصوم کی تہنیت اور مبارک باد کے بعد اس نام کے تقدس میں کون ٹبہ کر سکتا ہے۔



اس جگہ اُس روایت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے جس میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:
 "يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِبَعَتُكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ -"

(اے علی! تم اور تمہارے شیعہ ہی فاجر المرام ہوں گے)

قیامت میں جب حضور اکرمؐ کا کلمہ پڑھنے والے تمام لوگ جمع ہوں گے تو حساب کتاب کی منزل میں صرف وہ لوگ کامیاب قرار دیئے دیتے جائیں گے جو حضرت علی علیہ السلام کے پیروکار ہوں گے۔



عالم اسلام کے نہایت بلند مرتبہ عالم دین جن کی سچائی و راست گفتاری کی وجہ سے اپنے ادھر غیر سب ہی انھیں صدق کے نام سے یاد کرتے تھے۔ جس کے معنی ہیں: بہت زیادہ سچے۔

موصوف کی ایک عظیم الشان تالیف، انگریزی ترجمے کے ساتھ منظر عام پر آئی ہے۔ جو تین کتابوں کا مجموعہ ہے:
 "المواعظ -"

"صفات الشیعہ -"

"فضائل الشیعہ -"

ریتھیج -

نصیحتیں، شیعوں کی خصوصیات، شیعوں کی فضیلتیں



امریکہ کے مشہور شہر ڈیٹرائٹ، "میں صاحبان ایمان مستقل طور پر آباد ہیں ان میں ڈاکٹر عباس جعفری صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

انتہائی خلیق۔

سرتاپا اخلاص۔

عبادت گزار۔

صاحب فکر و نظر۔

خدمت کے جذبہ سے سربشار۔

اہل علم کے قدر داں۔

اور نامِ اہلبیت پر فدا رہنے والی شخصیت ہیں۔



شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی مذکورہ بالا کتاب کے ترجمے کی، ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمائش کی۔

پروردگارِ عالم کے فضل و کرم سے یہ ترجمہ مکمل ہوا، اور اب اسے

شیعیانِ اہلبیت

(نفاہل، صفات، فرائض)

کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے، جس میں سب کے پہلے ان احادیث کا تذکرہ ہے جو حضور اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ نے شیعوں کی فضیلت کے بارے میں بیان کی ہیں۔

اُس کے بعد ان صفات کا تذکرہ ہے جو حضراتِ اہلبیت طاہرین علیہم السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا

چاہتے ہیں۔

اور آخر میں وہ نصیحتیں ہیں جو ہمیں ہمارے دینی و دنیاوی فرائض کی طرف توجہ دلائی ہیں۔

موشن کرام سے خصوصی التماس ہے کہ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ توحید کی تلاوت کر کے اس

ثوابِ فرخِ شبیر، محسن بن شبیر، سید عبدالقادر، آمنہ قادر، میر غلام عابد، زہرہ بیگم، رقیۃ بانو

حسین علی ساجن لال، ندا حسین میٹھا، فاطمہ بانو، ناصر علی خان، اختر بیگم، حسن ٹھہیر، شمیم الحسن

ام لیلیٰ بی بی، وحید الحسن، ہمایوں علی بیگ، بشیر النساء بیگم، ساجدہ مرزا، سید نور الحسن جعفری

جناب سرفراز حسنی کے مرحوم لواحقین

اور ڈاکٹر عباس جعفری کے مرحوم لواحقین کے لئے بخش دیجئے اور

دعا فرمائیے کہ

پروردگارِ عالم یہ سارہ معصومیت کے صدقے میں مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور انکو جو آرام

معصومیت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے تمام لغزشوں اور کوتاہیوں کو درگزر فرمائیے۔

حَفِيتِ عَلَيَّ كِي مَنَزَلَتْ

عَنْ قَائِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَغَضِبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ قَالَ:

مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ مَنْ مَنَزَلَتْهُ مِنَ اللَّهِ كَمَنْزِلَتِي؟ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي
وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ رَضِيَ اللَّهَ عَنْهُ كَأَفَاةِ الْجَنَّةِ.
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى لَيْسَ يَشْرِبُ مِنَ الْعُكُوتِ وَيَأْكُلُ مِنْ طُوبَى وَتُورِي
مَكَانَهُ فِي الْجَنَّةِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا قَبْلَ صَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَصِيَامِهِ، وَاسْتَجَابَ لَهُ دُعَاؤُهُ.
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا اسْتَعْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَدَخِلَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةَ يَدْخُلُهَا
مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللَّهُ كِتَابَهُ بِبَيْعَتِهِ وَحَاسِبَةَ حِسَابِ الدُّنْيَا.
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا هَوَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ السَّمَوَاتِ، وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ عَرَقٍ فِي بَدَنِهِ حُورَاءً، وَشَفَعَهُ فِي سَابِعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
وَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِي بَدَنِهِ حُورَاءٌ وَمَدِينَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ السَّمَوَاتِ كَمَا يُبْعَثُ إِلَى الْإِنْيَاءِ، وَدَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ هَوْلَ
مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ، وَلَوْزَ قَلْبِيَّةٍ وَنَبِيضَ وَجْهِهِ، وَكَانَ مَعَ حَبْرَةٍ وَسَيِّدِ الشُّمُودِ.
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْجَاهُ اللَّهُ مِنَ السَّامِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَثَبَّتَ اللَّهُ فِي قَلْبِهِ الْحِكْمَةَ، وَأَجْرَى عَلَى لِسَانِهِ الصَّوَابَ، وَفَتَحَ اللَّهُ
عَلَيْهِ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا سَمِّيَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَسِيرَ اللَّهِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا نَارَاهُ مَلَكٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! امْتَازِنِي الْعَسَلِ، فَقَدْ خَفَّرَ اللَّهُ لَكَ الذَّلْزَلَةَ كُلَّهَا.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ تَابِجَ الْمَلِكِ، وَالْبَسَ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا جَارَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبُرْقِ الْمُخَاطِبِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَخَبَرُ عَلَى الصِّرَاطِ وَأَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ وَلَمْ يُنَسَّرْ
لَهُ دَنِيَاتٌ وَلَمْ يُصَبَّ لَهُ مِيزَانٌ وَقِيلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِإِحْسَابٍ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَزَارَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ وَقَضَى اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ آلَ مُحَمَّدٍ آمَنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ.

أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى مُحَبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَأَنَا كَفَيْلُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ

أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشْمَرْ بِالْحِجَةِ الْجَنَّةِ

قَالَ أَبُو جَبَاءَ: كَانَ حَسَنًا وَنُبًى زَمِيْدًا لَفَتَحَ بَيْضًا أَوْ لَقِيَ بُولَ هُوَ الْأَمَلُ.

نافع کی روایت ہے جناب ابن عمر سے منقول ہے کہ :

ہم لوگوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن ابی طالب کے بارے میں سوال کیا — تو حضور اکرم نے ناراضگی کے ساتھ فرمایا :

’لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، خدا کے نزدیک جس کی منزلت، میری منزلت کے مانند ہو، اس کے بارے میں

باتیں کرتے ہیں؟

یاد رکھو — جس نے علی سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی

اس خدا راضی ہوا اور جس خدا راضی ہوا، اُسے صلہ میں جنت عطا کرے گا۔

یاد رکھو — جو شخص علی سے محبت رکھے، وہ دنیا چھوڑنے سے قبل ہی جام کوثر پیئے گا (طوبی سے پہلے)

کھائے گا اور جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

- جو علی سے محبت رکھے اس کی نماز اور صیام و قیام مقبول ہیں اس کی دعا مستجاب ہے۔
- جو علی سے محبت رکھے اس کیلئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جنت کے آٹھوں دروازے اُنکے لئے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہئے بے حساب داخل ہو جائے۔
- جو علی سے محبت رکھے گا، خداوند عالم اس کا نام اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور انبیاء کے مانند اُس کا حساب لے گا۔
- جو علی سے محبت رکھے گا اس پر سکرات موت آسان ہوں گے اور اُس کی قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوگی۔
- جو علی سے محبت رکھے گا خداوند عالم اس کے بدن کی ہر رگ کے مطابق موعظا کرے گا وہ اپنے اہل خانہ میں سے اتنی (۸۰) اشخاص کی سفارش کریگا، خدا اُسکے جسم کے ہر بال کے اندر نور لے گا اور شب میں شہر عطا کرے گا۔
- جو علی سے محبت رکھے گا اس کے پاس خداوند عالم ملک الموت کو اُس شان سے بھیجے گا جس شان سے وہ انبیاء کے پاس آتے تھے۔ خداوند عالم اس (دوستدارِ علی سے) منکرِ کبیر کے خوف کو دور کر دے گا اُنکی قبر کو منور اور اس کے پہرے کو روشن کرے گا۔ اور وہ جناب حمزہ کے ساتھ ہوگا۔
- جو علی سے محبت رکھے، خداوند عالم اُسے آتشِ جہنم سے نجات عطا کرے گا۔
- جو علی سے محبت رکھے، خداوند عالم اُسکے دل میں حکمت کو راسخ کرے گا اس کی زبان پر صحیح بات کو جاری کرے گا۔ اور اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔
- جو علی سے محبت کرے، اُسے آسمانوں اور زمین میں اللہ کی محبت (کا قیدی کے نام سے یاد کیا جائیگا۔ جو علی سے محبت رکھے، عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ اُسے آواز دے گا:
- ’اے خدا کے بندے، از سر نو عمل کر۔ خدا نے تیرے سب گناہ معاف کر دیئے۔‘
- جو علی سے محبت رکھے (قیامت میں)، اُس کے سر پر شاہانہ تاج رکھا جائے گا، اور اسے کھرامت کا حصہ پہنایا جائے گا۔
- جو علی سے محبت رکھے گا، وہ پلِ صراط سے کوندتی ہوئی سبلی کی طرح گزر جائے گا۔

جو علیؑ سے محبت رکھے گا، فرشتے اس سے مصافحہ کرینگے، انبیاء اس سے ملاقات کرینگے، اور اللہ اس کی ہر حاجت پوری کرے گا۔

،

یاد رکھو۔ جو آلِ محمدؑ سے محبت رکھے گا، وہ حساب، میزان، اور صراط کے موقع پر امن و امان میں ہوگا۔ جو آلِ محمدؑ کی محبت پر مرے گا، میں اس کے جنت (میں جانے) کی ضمانت لیتا ہوں، انبیاء کے ساتھ۔ اور خبردار۔ جو آلِ محمدؑ کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگ سکتا۔

الورثہ کہتے ہیں کہ:

”حماد بن زید حضور اکرمؐ کے اس (فرمان) پر فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ: یہی تو آرزو ہے۔“

محبت آلِ محمدؑ کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:

حُبِّي وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِي فَاتَّخِذْ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ أَهْوَالَهُنَّ عَظِيمَةً: عِنْدَ الزُّفَاةِ، وَفِي الْقَبْرِ، وَعِنْدَ التُّشْرِيبِ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ، وَعِنْدَ الْحِسَابِ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ، وَعِنْدَ الصَّوَابِ. جناب جابرؓ کی روایت: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”میری اور میرے اہلبیت کی محبت ایسے سات مقامات پر نفع پہنچانے والی ہے جن کی ہولناکیاں بہت سخت ہوں گی:

(۱): موت کے وقت (۲):۔ قبر میں۔ (۳):۔ محشر میں۔ (۴):۔ نامہ اعمال پر پیش کئے جانے کے وقت (۵) ہر کتاب کے وقت (۶) میزان کے موقع پر اور (۷) (پہلے صراط) سے گزرنے کے موقع پر۔

حضور اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا،

”جو شخص میرے اہلبیت سے جتنی زیادہ محبت رکھے گا، وہ پل صراط پر اتنا ہی زیادہ ثابت قدم رہے گا۔“

محبت علیؑ کا مرکز مومن کا دل ہے

عَنْ أَبِي حَمْرَةَ التَّمَالِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا بُنِيَ حُبُّكَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ فَزَلَّتْ بِهِ قَدَمُهُ عَلَى الصِّرَاطِ، إِلَّا بُنِيَ لَهُ قَدَمٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِحُبِّكَ الْجَنَّةَ.

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ: حضرت رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

”جس مومن کے دل میں تمہاری محبت راسخ ہوگی، اگر اس کا ایک پیر پل صراط پر ڈمک گیا بھی تو پروردگار عالم تمہاری محبت کی بنا پر اس مومن کے دوسرے قدم کو پل صراط پر مضبوطی سے جمارہندے گا، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔“

شیعوں کیلئے امان ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْإِيمَانَ وَالْإِيمَانَ مَا طَلَعَتْ شَسُنُ أَوْ غُرِبَتْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَخُونِيَّةً بِنَاخِلٍ.

زید بن ثابت کی روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص علیؑ سے اُن کی زندگی میں، اور دنیا سے اُن کے گھڑنے کے بعد محبت کرے گا، تو خداوند عالم اس کے لئے امن و امان لکھ دے گا جب تک

آفتاب طلوع و غروب ہو رہا ہے — اور جو شخص اُن سے ان کی زندگی میں یا اس کے بعد عداوت رکھے گا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور اُس کے اس طرز عمل پر اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔

لوگوں سے محبت اہلبیت کا سوال ہوگا

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ: عَنْ شِبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ نَهْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَمِينٍ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَلْفَقَهُ وَعَنْ حُبِّمَا أَهْلِ الْبَيْتِ.

قیامت کے دن کوئی بندہ اپنی جگہ سے قدم بھی نہیں ہٹا سکتا، جب تک اُس سے چار باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے :

- (۱)۔ اپنی جوانی کو کون باتوں میں گنوا یا۔؟
- (۲)۔ اپنی زندگی کو کون کاموں میں ختم کیا؟
- (۳)۔ مال کن ذرائع سے حاصل کیا، اور کہاں خسریج کیا۔؟
- (۴)۔ ہم اہلبیت کی محبت (دل میں رکھتا تھا یا نہیں) !!

فشتوں سے بڑھ کر

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا قُبِلَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، (أَسْتَلْبِزُّتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيَيْنِ) فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِينَ هُمْ أَعْلَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ، كُنَّا فِي سَمَاقِ شَجَرٍ نَسْبِيحُ اللَّهَ وَنُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةَ بِسَبِّحْنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ بَأْتِيَّ عَامٍ. فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا لَهُ، وَلَمْ يَأْمُرْنَا بِالسُّجُودِ فَسَجَدَتْ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ إِلَّا إِبْلِيسَ فَاتَّهَ أَبُو وَلَمْ يَسْجُدْ. فَقَالَ اللَّهُ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ) عَنِّي مِنْ هَؤُلَاءِ الْخُسُفَةِ الْمَكْتُوبَةِ أَسْمَاءُ لَهُمْ
فِي سُرَادِقِ الْعَرْشِ -

فَنَحْنُ بَابُ اللَّهِ الَّذِي يُؤْتِي مِنْهُ بِمَا يَشَاءُ مِنَ الْمُهْتَدُونَ فَمَنْ أَحْسَنَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَأَسْكَنَهُ جَنَّتُ
وَمَنْ أَبْغَضَنَا أَبْغَضَهُ اللَّهُ وَأَسْكَنَهُ نَارًا وَلَا يَجْنَانًا إِلَّا مَنْ طَابَ مَوْلَاكَ -

ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ
ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا:

”اے خدا کے رسول، قرآن کی وہ آیت جس میں خداوند عالم نے ابلیس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ:

”استكبرت ام كنت من العالمين (تو نے تکبر کیا، یا عالین میں سے ہو گیا)؟ — اے خدا کے

رسول، وہ لوگ کون ہیں جن کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: میں، علی، فاطمہ، حسن، حسین — ہم لوگ عرش کے حجابات میں تھے۔

حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے، ہم خدا کی تسبیح کرتے تھے تو ہماری تسبیح (سن کر)
فرشتوں نے خالق کی تسبیح (شروع کی)

پھر جب خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ انہیں سجدہ کریں تو ہمیں اس کا
حکم نہیں دیا گیا۔

سارے فرشتوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا، اس نے انکار کیا اور تکبر سے کام لیا۔

تو خداوند عالم نے اس سے فرمایا کہ:

”تو نے تکبر کیا ہے، یا تو عالین میں سے ہے۔

(عالین یعنی بلند مرتبہ حضرات)

اس سے وہی پانچ نام مراد ہیں جو عرش کے حجابات پر لکھے ہوئے تھے۔

”ہم لوگ ہی اللہ کا وہ دروازہ ہیں جن سے وہ انہیں عطا کرتا ہے، ہمارے ہی ذریعہ ہدایت چاہنے

والوں کو ہدایت ملتی ہے، تو جو ہم سے محبت کرے، خدا اس سے محبت کرے گا اور اس کو جنت میں داخل

کمرے گا۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھے گا، خداوندِ عالم اسے اپنا دشمن قرار دے گا، اور اسے واصلِ جہنم کرے گا۔
(اور یاد رکھو) ہم سے صرف وہی محبت کرے گا جو پاکیزہ طریقہ سے دنیا میں آیا ہوگا۔

ائمہ کرام کے نزدیک شیعوں کا مرتبہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنِيدَةَ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّارِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بِأَنَا مِنْ أَحْصَابِهِ بَيْنَ الْقَيْلِ وَالْمَنْبَرِ
قَالَ: فَذَنَابِنَهُمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ لَأُحِبُّ رِجْلَيْكُمْ وَأُرْوَاحَكُمْ فَأَعِينُونَا عَلَى ذَلِكَ
بِوَرِيحٍ وَالْإِحْبَابِ وَاعْلَمُوا أَنَّ وَلَا يَتَنَالَا تَنَالِ الْبَانُورِجِ وَالْإِحْبَابِ
مَنْ اسْتَمَّ مِنْكُمْ بِمَوْمٍ فَلْيَعْمَلْ بِصَلْبِهِمْ، اسْتَمَّ شَيْعَةَ اللَّهِ، وَأَنْتُمْ أَنْصَارُ اللَّهِ، وَأَنْتُمْ السَّابِقُونَ
أَزْوَاجُونَ، وَالسَّابِقُونَ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ فِي الدُّنْيَا إِلَى مَجِيئَتِنَا، وَالسَّابِقُونَ فِي الْآخِرَةِ
إِلَى الْجَنَّةِ -

خَمِنْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ لِضَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَضَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنْتُمْ
الطَّيِّبُونَ وَنِسَاءُكُمْ الطَّيِّبَاتُ، كُلُّ مَوْمَةٍ حَوْرَاءُ، وَكُلُّ مَوْمٍ مِنْ صِدْقَةٍ -
كَمْ مِنْ مَرَّةٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَبْرِ: الشُّوْءِ، وَبِتَرْدِ الْقَدَمَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَى أُمَّتِهِ إِلَّا الشَّيْعَةَ
أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرْوَةً، وَعُرْوَةُ الدِّينِ الشَّيْعَةُ -
أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَوْفًا، وَشَوْفُ الدِّينِ الشَّيْعَةُ -
أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا وَسَيِّدُ النُّجَالِسِ مَجَالِسُ الشَّيْعَةَ -
أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ إِمَامًا، وَإِمَامُ الْأَرْضِ أَرْضٌ تَسْكُنُهَا الشَّيْعَةُ -
أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَهْوَةً، وَإِنَّ سَهْوَةَ الدُّنْيَا سَكُنِي شَيْعَتِنَا فِيهَا -
وَاللَّهِ نَوْلًا مَا فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ مَا اسْتَكْمَلَ أَهْلُ خِلَافَتِكُمْ طَيِّبَاتِ مَا لَكُمْ وَمَا لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ -

مِنْ نَصِيبٍ، كُلُّ نَاصِبٍ وَإِنْ تَعَبَدَ وَاجْتَهَدَ مَسْئُوبٌ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: «عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصَلَّى نَارًا حَامِيَةً» وَمَنْ دَعَاكُمْ مُخَالَفًا فَاجَابَةٌ دَعَاؤُهُ لَكُمْ.

وَمَنْ طَلَبَ مِنْكُمْ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ حَاجَةٌ فَلَهُ مِائَةٌ وَمَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ مَسْأَلَةً فَلَهُ مِائَةٌ وَمَنْ دَعَا دَعْوَةَ فَلَهُ مِائَةٌ وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَا يُحْصِي لَهَا عِشْرًا وَمَنْ أَسَاءَ سَيِّئَةً فَتَحْتَدَّرُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حُجَّةً عَلَى تَبِعَتِهَا. وَاللَّهُ إِنَّ مَا بَيْنَكُمْ لِيُرْسَخُ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ قَدْ عُوِلَهُ الْمَلَكُ فَلَهُ بِالْفُورِ حَتَّى يَلْفُطَ وَإِنْ حَاجَكُمْ وَمُعْتَبِرَكُمْ لِعَاصَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأْتِيكُمْ بِمِيعَاتِ الْخَلِّ دَعْوَةَ اللَّهِ وَأَهْلِهِ لَا تَخُوفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا حَزَنٌ، كَلِمَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَتَسْأَلُونَ فِي الصَّالِحَاتِ وَاللَّهُ مَا أَحَدًا أَقْرَبَ مِنْ عَرْشِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَدِّ نَالِيَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ شَيْئَيْنَا مَا أَحْسَنَ صُنْعَ اللَّهِ إِلَيْهِمْ. لَوْلَا أَنْ تَفَسَّلُوا لَشِئِمْتَ بِكُمْ عَدُوُّكُمْ، وَيُعْظِمُ النَّاسُ ذَلِكَ لَسَأَلْتُ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةَ قَبْلًا. قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُخْرِجُ أَهْلَ دِلَيْتِنَا مِنْ تَبُورِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُشْرِقَةً وَخَوْهُمُ مَمْرُتٍ أَعْيُنُهُمْ قَدْ أُعْطُوا الْأَمَانَ. يَخَافُ النَّاسُ وَهُمْ لَا يَخَافُونَ وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَهُمْ لَا يَحْزَنُونَ.

قَالَ: وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُحَسِّنِ بْنِ أَبِيانَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي نَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (مِثْلُهُ) إِلَّا أَنَّ حَدِيثَهُ لَمْ يَكُنْ بِهَذَا الطَّوِيلِ وَفِي هَذَا إِزْيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ وَالْمَعْنَى مُتَقَارِبَةٌ:

محمد بن حمران نے اپنے والد سے روایت کی ہے، کہتے ہیں کہ:

ایک روز میں اور میرے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہی دینے کے لئے مسجد نبی پینچے تو دیکھا کہ آپ حضور اکرم کی قبر مبارک اور منبر کے چچ میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں۔

میرے والد آپ کے قریب گئے اور ان سب لوگوں کو سلام کیا۔

امام علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا۔

خدا کی قسم مجھے تم لوگوں کی خوشبو اور ارواح پسند ہیں، البتہ تم لوگ پر ہیرنگاری اور سب بیہم کے ذریعہ

سے اس میں ہماری مدد کرو) اور یاد رکھو کہ ہماری محبت و ولایت کو پرہیزگاری اور سچی ایمان کے بغیر نہیں پایا جاسکتا)

تم میں سے جو لوگ جس امام کی پیروی کرتے ہوں ان ہی کے مطابق عمل کریں۔
(یاد رکھو)۔ تم لوگ اللہ کے ناصر اور شیعہ ہو۔

تم لوگ اولین میں بھی سابق ہو، آخرین میں بھی سابق ہو۔

(اولین میں اس طرح سے کہ، دنیا میں تم لوگوں نے ہماری محبت میں سبقت کی۔ اور (آخرین میں اس طرح سے کہ، آخرت میں، جنت کی طرف تم ہی لوگ سبقت کرنے والے ہو۔

خداوند عالم کی ضمانت اور پیغمبر اکرم کی ضمانت کے مطابق، میں تم لوگوں کے لئے پیش پروردگار جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔

تم لوگ بھی، پاکیزہ ہو، اور تمہاری عورتیں بھی، پاکیزہ ہیں۔

ہر مومنہ عورت کے مانند، اور ہر مومن صداقت شعار (لوگوں جیسا ہے۔

۹

کھنتی ہی بار حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے قبر سے فرمایا:

”خوش رہو (کہ تم ہم سے وابستہ ہو) اور لوگوں کو نوید رساند کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا سے تشریف لے گئے تو شیعوں کے علاوہ امت کے دوسرے لوگوں سے ناراض تھے۔

یاد رکھو ہر چیز کی رسیماں ہوتی ہے اور دین کی رسیماں آل محمد کے پیروکار ہیں۔

ہر چیز کا ایک شرف ہے، اور دین کا شرف پیروان آل محمد ہیں۔

ہر شے کی ایک سیلت ہوتی ہے اور تمام نشستوں کی سردار آل محمد کے پیروکاروں کی نشست ہے

ہر چیز کا ایک راہنا ہوتا ہے اور زمینوں کی راہنا وہ (خط ارض) ہے جہاں آل محمد کے پیروکار رہتے ہیں۔

ہر چیز کی ایک اشتہا ہوتی ہے اور دنیا کو اس جگہ کی اشتہا ہے جہاں آل محمد کے پیروکاروں کی

رہائش ہو۔

خدا کی قسم — اگر تم لوگ نہ ہوتے تو دوسروں کو جو لذائذ حیات میسر ہیں ان کی تکمیل نہ کی جاتی، ان لوگوں کے لئے آستین میں تو کچھ ہے ہی نہیں!

ناصبی شخص، چاہے کتنی ہی عبادت کرے اور (اس راہ میں) مشقت اٹھائے اس کی نسبت مندرجہ ذیل آیت کی طرف رہنے لگی کہ:

عاملة فاصبة. تصلى نارا حامية.

(مشقت کرنے والے، تھکے ماندے، دکھی ہوئی آگ میں داخل ہونگے)۔

(سورۃ الناشیہ آیت ۴۰۳)

... ..

تم میں سے جو شخص خداوندِ عالم سے ایک حاجت طلب کرے اس کے لئے تڑپ ہے جو ایک چیز مانگے اس کے لئے تڑپ ہے۔

جو (شخص خدا کی طرف) ایک نوت لے، اس کے لئے سوگنا اجر ہے

اور جو عمل خیر بجالائے اس کو کتنے گنا (ثواب ملے گا) ادا نہ نہیں کیا جاسکتا۔

اور جس سے کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی سفارش فرمائیں گے

تم میں سے جو روزہ دار ہو وہ ریاضتِ جنت میں فیضیاب ہوتا ہے فرشتے اس کی کامیابی کے لئے افطار کھانے

تک دعا کرتے رہتے ہیں۔

تم میں سے جو حج و عمرہ ادا کرنے، وہ خداوندِ عالم کے نزدیک خاص (عزت و شرف کا لکھ ہے)۔

تم سب لوگ خداوندِ عالم کی دعوت کے اہل اور اسکی محبت کے حقدار ہو۔

قیامت میں تمہارے لئے نہ خوف ہوگا نہ غم۔

تم سب جنت میں ہو گے، البتہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

روزِ قیامت ہمارے بعد عرشِ الہی سے سب سے زیادہ نزدیک، ہمارے شیعہ ہوں گے۔

خداوندِ عالم نے انھیں جس قدر فضیلت سے نوازا ہے۔

اگر یہ اندیشہ نہ ہو تا کہ تم لوگ سست ہو جاؤ گے، تمہارے دشمن شہادت کر سینگے اور لوگ اس کو انہونی بات سمجھیں گے تو فرشتے تمہارے سامنے (آخر) تم لوگوں کو سلام کرتے۔



امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

”ہماری ولایت رکھنے والے قیامت کے دن اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے کہ ان کے چہرے درخشاں ہوں گے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوگی (کیونکہ انہیں امان نام دیا جاتے گا۔
لوگ خوفزدہ ہونگے، مگر یہ خوفزدہ نہ ہوں گے۔ لوگوں کو غم ہوگا مگر انہیں غم نہیں ہوگا۔



(شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ):

”ابو بصیر نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مضمون کی روایت کی ہے، لیکن وہ روایت اتنی طویل نہیں ہے اس روایت میں کچھ باتیں زیادہ ہیں لیکن مفہوم کے لحاظ سے دونوں نزدیک ہیں۔



صَاحِبَانِ شَرَفٍ وَمَعَاوِنَ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَقَدْ ضَرَبَ كَتِفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا عَلِيُّ، مَنْ أَحَبَّنَا فَمِنَ الْعَرَبِيِّ وَوَصَّنَ أُنْقَضْنَا فَمِنَ الْعِلَاجِ فَمَسِينَتْنَا أَهْلَ الْبَيْتَاتِ وَالْمَعَاوِنَ وَالشُّرَفَ، وَمَنْ كَانَ مَوْلِدًا صَحِيحًا وَمَا عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا عَنَّا وَشِيعَتَنَا وَسَائِرَ النَّاسِ مِنْهَا بُرَاءٌ، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُعَذِّبُ مَوْنِ سَيِّئَاتِ شِيعَتِنَا كَمَا يُعَذِّبُ الْعَوْمَ الْبُيَّيَاتِ -

جناب ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ: میں نے (خود) دیکھا کہ حضرت رسول خدا نے حضرت علیؓ کے سر تازن

پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

”اے سلی جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ اسیل ہے... اور جو ہم سے عداوت رکھتا ہے
اُس کی صورت حال ناگفتہ بہ ہے“

ہمارے شیعہ _____ صاحبانِ معادن و مشرف ہیں۔

یہ وہ ہیں جن کی دنیا میں آمد صحیح طریقے سے ہوتی ہے۔

ملتِ ابراہیمِ یم یم، اور ہائے شیعہ ہیں باقی لوگ الگ ہیں۔

خداوندِ عالم اور فرشتے، ہمارے شیعوں کی کوتاہیوں کو اس طرح منہدم کر دیں گے، جس طرح عملت
منہدم کی جاتی ہے۔



جناب ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا:

”علی بن ابیطالب کی محبت برائیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ، سوکھی بکھڑی کو کھا

جاتی ہے۔



نور کے منبروں پر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ
عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي فَلَجِيَّةٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَجَاسَ إِلَى جَانِبِ عَلِيٍّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا - ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَنِ يَمِينِ الْعُرْشِ وَعَنِ يَسَارِ الْعُرْشِ
لِرِجَالٍ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ سَلَاةٌ لَأَوْخِرُهُمْ نُورًا.

قَالَ: فَهَامَ أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مِنْهُمْ، قَالَ لَهُ: اجْلِسْ.

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ: ائْتِئْسَ.

فَلَمَّا رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ مَا قَالَ لِهَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّ اسْتَوَى قَائِمًا عَلَى قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَتِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، نَعْرِفُهُمْ بِصِفَتِهِمْ. قَالَ فَضُيَّبَ عَلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: هَذَا أَوْ شِبَعَتُهُ هُمُ الْفَارِزُونَ.

محمد بن زیاد نے عقبہ سے روایت کی ہے، انہوں نے عامر جہنی سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ:-

ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے، ہمارے ساتھ فلاں فلاں... صاحبان بھی تھے اور حضرت علیؑ ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو اسی گوشے میں حضرت علیؑ کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔

واہتی اور بائیں طرف دیکھنے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا:

عرش کے واہتی طرف، اور عرش کے بائیں طرف کچھ لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ ان کے چہرے نورانیت کی بناء پر چمک رہے ہوں گے۔

ایک بزرگ کھڑے ہوئے، اور انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ: کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں گا؟ حضور نے فرمایا: آپ تشریف رکھئے۔

اس کے بعد ایک اور بزرگ... کھڑے ہوئے اور ویسا ہی سوال کیا، تو آنحضرتؐ نے اُن سے بھی فرمایا کہ: آپ تشریف رکھئے۔

حضور اکرمؐ نے اُن دونوں حضرات سے جو کچھ فرمایا تھا، جناب ابن مسعود نے جب اس کا مشاہدہ کیا تو اپنی جگہ سے اٹھے اور سیدھے کھڑے ہونے کے بعد حضور اکرمؐ سے درخواست کی:

اے خدا کے رسول۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اُن لوگوں کی توصیف فرمائیے

تاکہ ہم ان کی صفات کے ذریعہ انہیں پہچانیں۔

کہتے ہیں کہ: (یہ سن کر) حضرت رسول خدا نے حضرت علی کے شالوں پر ہاتھ مار کر فرمایا:
”یہ — اور ان کی پیروی کرنے والے ہی قاتل المرام (ہوں گے)



عذاب اور مغفرت

مَنْ جَبِيبَ السَّجِسْتَانِي، عَنْ أَبِي جَبْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

لَا عَذَابَ لِكُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ لِوَلَايَتِهِ إِمَامٌ جَابِظٌ لِمَنْ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَارَةً لَقِيَتْهُ، وَلَا غَفْوَتَ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ لِوَلَايَةِ إِمَامٍ مُعَادٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً۔

جبیب جستانی کی روایت ہے: امام محمد باقر سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا:
خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ:

”اسلام (کا کلمہ پڑھنے والوں) میں سے وہ تمام لوگ جنہوں نے ان ظالم و جاہل کمرانوں کو اپنا
پیشوا بنایا ہوگا، جن کا تقرر اللہ کی طرف سے نہیں تھا۔ وہ سزا پائیں گے، چاہے کارکردگی کے اعتبار سے اچھے
رہے ہوں۔

اور اسلام (کا کلمہ پڑھنے والوں) میں سے وہ تمام لوگ جنہوں نے امام برحق کی ولایت کو قبول کیا
ہوگا، انہیں معاف کر دوں گا، چاہے ان کے اعمال میں... کچھ تاہمیاں (ہری) ہوں۔



نہ خوف زدہ نہ غمزدہ

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَنْتُمْ أَهْلُ حَيَّةِ اللَّهِ وَسَلَامِهِ

وَأَنْتُمْ أَهْلُ أَسْرَةِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ وَأَهْلُ تَوْفِيقِ اللَّهِ وَعِزَّتِهِ وَأَهْلُ دَعْوَةِ اللَّهِ وَطَاعَتِهِ - لِأَحِبَّابِ عَلِيٍّ
وَلَا خَوْفٌ وَلَا حَزَنٌ.

الوحمزہ کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:
”تم لوگ خداوندِ عالم کی طرف سے سلام و آداب کے اہل ہو۔
تم لوگ خداوندِ عالم کی خصوصی عنایت اور رحمت کے حقدار ہو، اسکی توفیق اور حفاظت کے سزاوار ہو۔
اللہ کی دعوت اور اطاعت کے اہل ہو۔
تم سے باز پرس نہیں، نہ خوف ہے نہ حسم۔

شیعیان علیؑ کو کاہیں

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَتَوَلَّى: إِنِّي لَا عَلَمَ تَمَوْا قَدْ عَفَا اللَّهُ لَكُمْ ضُرِّي عَنْكُمْ وَعَصَمَ عَنْكُمْ وَرَحِمَكُمْ
وَحَفِظَكُمْ مِنْ كُلِّ سُورٍ وَأَيَّدَهُمْ وَهَدَاهُمْ إِلَى كُلِّ رُشْدٍ وَطَبَّحَ بِهِمْ عَلَيْهِ الْمَكَانَ.
قِيلَ: مَنْ هُمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْلِيَاكَ شَيْعَتُنَا الْأَبْرَارُ شَيْعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

احمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ” میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں،
جن کی خداوندِ عالم نے مغفرت فرمائی ہے ان سے راضی ہے ان کی حفاظت فرمائی ہے ان پر رحم فرمایا ہے ہر
برائی سے انکو سچایا ہے انکی تائید کی ہے ہر اچھائی کی طرف انکی رہنمائی کی ہے اور انھیں آخری مرتبہ تک فائز کیا ہے۔

دریافت کیا گیا:۔۔ یا حضرت وہ کون لوگ ہیں؟
فرمایا:۔۔ وہ ہمارے بھوکار شیعہ، حضرت علیؑ کے پیروکار ہیں۔

لوگوں پر گواہ

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَحْنُ الشُّهَدَاءِ عَلَى شَيْعَتِنَا، وَشَيْعَتُنَا الشُّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ
أَوْلِيَاهَا وَرَحْمَتُنَا يُحِبُّونَ وَنُحِبُّونَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے : " ہم لوگ شیعوں پر گواہ ہیں، ہمارے شیعہ (دوسرے) لوگوں پر گواہ ہیں، جنہیں ان کی گواہی کی روشنی میں ہزاروں سزا دی جائے گی۔"



مُحِبِّانِ عَلِيِّ كِي مَنْزِلَتِ

عَنْ أَبِي لَيْسَبِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَبَكَ حَبَّ السَّائِكِينَ وَالسَّائِعِينَ فِي الْأَرْضِ فَحَرِّضَكَ بِهِمْ إِخْوَانًا وَضُرَابًا بِكَ إِمَامًا.

فَطُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ عَلَيْكَ، وَوَدَّ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ عَلَيْكَ.

يَا عَلِيُّ، أَنْتَ الْعَالِمُ بِهَذَا الْأُمَّةِ، مَنْ أَحَبَّكَ فَازَ، وَمَنْ أَبْغَضَكَ هَلَكَ.

يَا عَلِيُّ، أَمَا الْمَدِينَةُ دَأْبُ بَابِهَا، وَهَلْ تُوْقَى الْمَدِينَةَ إِلَّا مِنْ بَابِهَا؟

يَا عَلِيُّ، أَهْلُ مَوَرَّثِكَ كُلُّ أَدَابٍ حَفِظَ وَكُلُّ دِي طَمَّرَ نَوَّأْتَسَمَّ عَلَى اللَّهِ لَبْرَقْتَمَمَه.

يَا عَلِيُّ، إِخْوَانُكَ كُلُّ طَاهِرٍ وَرَكِي مُجْتَبِيهِ يُحِبُّ فِيكَ وَيُبْغِضُ فِيكَ فَتُحَقِّقْ عِنْدَهُ الْخَلْقَ عَظِيمَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللَّهِ.

يَا عَلِيُّ، يُحِبُّوكَ جَيْرَانُ اللَّهِ فِي دَارِ الْقُدُوسِ، لَا يَتَأَسَّفُونَ عَلَى مَا خَلَفُوا مِنَ الدُّنْيَا.

يَا عَلِيُّ، أَنَا وَبِي لِسْمَنُ وَالنَّيْتُ، وَأَنَا عَدُوٌّ لِسْمَنُ عَادِيَتِي.

يَا عَلِيُّ، مَنْ أَحَبَّكَ فَهَذَا أَحِبِّي، وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَهَذَا أَبْغَضِي.

يَا عَلِيُّ، إِخْوَانُكَ الذُّبْلُ الشِّقَاةُ لَعَرَفَ الرَّهْبَانِيَّةَ فَرَجُوا بِهِمْ.

يَا عَلِيُّ، إِخْوَانُكَ لِيَفْرَحُونَ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنَا شَاهِدُهُمْ وَأَنْتَ،

وَعِنْدَ انْقِسَاءِ لَوْنِهِ فِي قُبُورِهِمْ، وَعِنْدَ الْعَرْضِ وَعِنْدَ الصَّوَابِ، إِذَا سُئِلَ سَائِرُ الْخَلْقِ عَنْ

إِنِّي أَنَا نَعِيهِمْ فَلَمْ يُجِيبُوا.

يَا عَلِيُّ، حَرْبُكَ حَرْبِي، وَسِلْمُكَ سِلْمِي، وَحَرْبِي حَرْبُ اللَّهِ، وَسِلْمِي سِلْمُ اللَّهِ مِنْ سَائِلِكَ

فَمَسَّ سَالِمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

يَا عَلِيُّ لَبِثْتُ إِخْرَانَكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدَّرَ خِيَّ عَنْهُمْ إِذْ رَضِيَكَ لَهُمْ قَائِدًا أَوْ رَضُوا بِكَ وَرِيًا .
يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَقَائِدُ الْعَرِّ الْمُحِبِّينَ -
يَا عَلِيُّ شَيْعَتِكَ الْمُتَحَبِّبُونَ ، وَلَوْلَا أَنْتَ وَشَيْعَتُكَ مَا قَامَ لِلَّهِ دِينٌ ، وَلَوْلَا مَنْ فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ
لَمَا أَنْزَلْتَ السَّمَاءَ قَطْرًا هَا .

يَا عَلِيُّ لَكَ كُنُزٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَنْتَ ذُرِّيَّتُهَا ، وَشَيْعَتُكَ تُعْرَفُ بِحُجُبِ اللَّهِ .
يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشَيْعَتُكَ أَلْفَا تَمُورٌ بِالْفَيْسِطِ ، وَخَيْرٌهَا اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ
يَا عَلِيُّ أَنَا أَدْوَلُ مَنْ يَنْفُضُ التُّرَابَ مِنْ رَأْسِهِ وَأَنْتَ مَعِي ثُمَّ سَابَرْنَا الْخَلْقَ .
يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشَيْعَتُكَ عَلَى الْخَوْصِ تَسْقُونَ مِنْ أَجْبَتِهِمْ ، وَتَسْعَوْنَ مِنْ كَرِهَتِهِمْ ، أَنْتُمْ الْأَمِينُونَ
يَوْمَ الْفُرُجِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ -

يَفْرَحُ النَّاسُ وَلَا تَفْرَحُونَ ، وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا تَحْزَنُونَ - فَيَكُمُ تَرَكْتُ هَذِهِ الْأَيَّةَ :
إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۖ لَا يُلَاقُونَ حَبِيبَهَا
وَعُمْ فِي مَا اسْتَهَمْتُمُ النَّفْسَهُمْ خَالِدُونَ ۖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ الْفَرْعُ الْكَبِيرُ وَتَسْلَقَا هُمُ
الْمَلَائِكَةُ هَذِهِ الْيَوْمَ كُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ .

يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشَيْعَتُكَ تَطْلُبُونَ فِي السُّوقِ ، وَأَنْتُمْ فِي الْجَنَانِ تَسْتَعْمُونَ -
يَا عَلِيُّ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ وَالْمُخْتَرَانَ يَشْتَاقُونَ إِلَيْكُمْ وَإِنَّ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَالْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ
لَيَخْفَتُونَكُمْ بِالذَّعَاءِ وَيَسْأَلُونَ اللَّهَ بِحُبِّتِكُمْ ، وَيَفْرَحُونَ لِمَنْ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنْكُمْ كَمَا
يَفْرَحُ الْأَهْلُ بِالْغَائِبِ الْقَادِمِ بَعْدَ طَوْلِ الْغَيْبَةِ
يَا عَلِيُّ شَيْعَتُكَ الَّذِينَ يَخَافُونَ اللَّهَ فِي السِّرِّ وَيَصْحُومُونَ فِي الْعَلَانِيَةِ .

يَا عَلِيُّ شَيْعَتُكَ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَ فِي الدَّرَجَاتِ لِأَنَّهُمْ يَلْفَحُونَ اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِمْ مِنْ ذَنْبٍ -
يَا عَلِيُّ إِنَّ أَعْمَالَ شَيْعَتِكَ تُعْرَضُ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ ، فَأَفْرَحُ بِصَالِحِ مَا يَبْلُغُنِي مِنْ أَعْمَالِهِمْ

وَأَسْتَغْفِرُ لِسَيِّئَاتِهِمْ -

يَا عَلِيُّ ذَكَرْتُ فِي التَّوْرَةِ وَذَكَرْتُ شَيْئَاتِكَ قَبْلَ أَنْ يُخْلَقُوا بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَذَلِكَ فِي الْإِنْجِيلِ.
فَأَسْأَلُ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ وَأَهْلَ الْكِتَابِ يُخْبِرُوكَ عَنِ "إِلْيَا" مَعَ عِلْمِكَ بِالتَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ، وَأَنْ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ لَيَتَغَاظِمُونَ إِلْيَا وَمَا
لَيَفِرُّونَ شَيْئَةً، وَإِنَّمَا لَيَفِرُّونَهُمْ بِمَا حَجَدُوا فِي كُتُبِهِمْ -
يَا عَلِيُّ إِنَّ أَصْحَابَكَ ذَكَرَهُمْ فِي السَّمَاءِ أَكْثَرُ مِنْ ذِكْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَهُمْ بِالْخَيْرِ فَلْيَفِرُّوا
بِذَلِكَ، وَلْيَزِدُوا الْجَهْدَ -

يَا عَلِيُّ إِذَا حُشِنَتْكَ تَصَعَّدَ إِلَى السَّمَاءِ فِي رِقَادِهِمْ، فَتَنْظُرُ الْمَلَائِكَةُ إِلَيْهِمْ كَمَا يَنْظُرُ النَّاسُ
إِلَى الْهَلَالِ شَوْقًا إِلَيْهِمْ، وَلَيَسْأَلُونَ مِنْ لَدُنْكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -
يَا عَلِيُّ قُلْ لِأَصْحَابِكَ الْعَرَبِيِّينَ بِكَ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الْأَعْمَالِ الَّتِي يُقَارِفُهَا عَدُوُّهُمْ، فَمَا مِنْ يَوْمٍ
وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَرَحْمَةُ اللَّهِ تُغْشَاهُمْ، فَلْيَجْتَنِبُوا النَّاسَ -

يَا عَلِيُّ إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَيَّ مِنْ قَلَامِهِ وَبَرِيءٌ مِنْكَ وَمِنْهُمْ، وَأَسْتَبْدَلُ بِكَ وَبِهِمْ وَمَالَ
إِلَى عَدُوِّكَ وَدُرُوكَ وَشَيْئَاتِكَ، وَأَخْتَارَ الضَّلَالَ، وَلَصَبَ الْحَرْبِ لَكَ وَلَشَيْئَاتِكَ وَانْقَضَ
أَهْلَ الْبَيْتِ، وَالْبَعْضُ مِنَ الْوَالِدِ وَالصَّبْرُ وَالْحَتْرُوكُ وَبَدَلُ مُهْجَتِهِ وَمَالَ فِينَا -

يَا عَلِيُّ إِتْرَاهُمْ مِنْ بَيْتِي السَّلَامِ مَنْ لَمْ أَرَهُ لَمْ يَرِدْ فِي وَأَعْلَنَهُمْ أَنَّهُمْ إِخْوَانِي الَّذِينَ أَشْتَقُّ إِلَيْهِمْ
فَلْيَقُوا عَلَيَّ إِلَى مَنْ يَبْلُغُ التُّورَانَ مِنْ بَدْرِي وَلَيْسَتْ كَلِمَةً عَجَلُ اللَّهِ وَلَيَتَصَيَّبُ بِهِ، وَلَيَجْتَنِبُوا فِي الْعَمَلِ -
فَارِنَا لَخَيْرِهِمْ مِنْ هُدَايَ إِلَى ضَلَالَةٍ - وَأَخْبِرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَأَمَّا يَبَاهِي بِهِمْ
مَلَائِكَةُ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ بِرَحْمَتِهِ، وَيَأْمُرُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لَهُمْ - يَا عَلِيُّ، لَا
تَرَعَبْ عَنْ نُصْرَةِ قَوْمٍ يَبْلُغُهُمْ أَوْ لَيْسَتْ عُنُونُ أَيْ أَحْيَاكَ فَاحْبُوكَ بِعَجْبِي إِيَّاكَ وَذَانُوا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِذَلِكَ، وَأَعْطَاكَ صَفْوَةَ السُّورَةِ مِنْ قُلُوبِهِمْ، وَأَخْتَارَ ذَلِكَ عَلَى الْآبَاءِ وَالْأَخْوَةِ وَالْأَوْلَادِ،
وَسَلَّكَوا طَرِيقَكَ وَقَدْ حَبَلُوا عَلَى الْمَكَارِهِ فِينَا فَأَبُوا إِلَّا لِنَصْرَانَا، وَبَدَلُوا السُّبْحَ فِينَا مَعَ الْأَدْعَى

وَسُوْرُ الْقَوْلِ وَمَا لِيَاقُوتُهُ مِنْ مَضَاوِئِهِ ذَلِكَ - فُكُنْ بِهِمْ رَحِيْمًا، وَاقْشَعْ بِهِمْ، فَاتَ اللهُ
اِخْتَدَهُمْ بِعَلِيٍّ لَنَا مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ، وَخَلَقَهُمْ مِنْ طِينَتِنَا، وَاسْتَوْدَعَهُمْ سَيِّئًا، وَالنَّامُ قَلْبُوبُهُمْ
مَعْرِفَةٌ حَقِيْقًا، وَشَاخِصٌ صُدُوْرُهُمْ، وَجَعَلَهُمْ مُتَسْتَكِيْنٍ بِجَبَلِنَا -

كَأَيُّوْثَرُوْنَ عَلَيْنَا مَنْ خَالَفَنَا مَعَ مَا يُزُوْلُ مِنَ الدُّنْيَا عَنْهُمْ، وَمِثْلُ الشَّيْطَانِ بِالْمَكَارِهِ عَلَيْهِمْ
أَيَّدَهُمُ اللهُ وَسَلَّكَ بِهِمْ طَرِيْقَ الْهُدَى فَاعْتَصَمُوا بِهِ، وَالنَّاسُ فِي غَمْرَةِ الضَّلَالَةِ مَتَحِيْرُوْنَ
فِي الْاَهْوَاءِ، عَمُوا عَنِ الْحُجَّةِ وَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ، فَهُمْ يَسْتَسُوْنُ وَيُصْبِحُوْنَ فِي سَهْطِ اللهِ
وَشَيْئَتِكَ عَلَى مَنَافِحِ الْحَقِّ وَالْوَسْتِقَامَةِ، كَالِئْتِنَا لِنُسُوْنُ اِلَى مَنْ خَالَفَهُمْ، لَيْسَتْ الدُّنْيَا مِنْهُمْ
وَلَيْسُوا مِنْهَا.

اَوْلِيْكَ مَصَابِيْحُ الدِّيْنِ اَوْلِيْكَ مَصَابِيْحُ الدُّنْيَا، اَوْلِيْكَ مَصَابِيْحُ الدِّيْنِ -

ابو بصیر کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا :

اے علیؑ! خداوند عالم نے روتے زمین پر رہنے والے مسکینوں اور کمزوروں کی محبت تمہارے

دل میں ڈالی ہے، تم راہی ہو ان کی اُخوت پر، اور وہ تمہاری امامت سے خوش ہیں۔

خوشحال مجال۔ جو تم سے محبت کرے تمہاری تصدیق کرے، اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو

تم سے عداوت رکھیں اور تمہاری تکذیب کریں۔

اے علیؑ! تم اس پوری امت کے عالم ہو، جو تم سے محبت کرے وہ کامیاب رہے گا، اور جو تم سے

عداوت رکھے، ہلاکت (ابدی) سے دوچار ہوگا۔

اے علیؑ! میں شہر علم ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو، اور کیا شہر میں دروازے کے بغیر آیا جاتا ہے؟

اے علیؑ! تم سے محبت کرنے والے سب کے سب خدا کی بارگاہ میں یکسوئی کے ساتھ حاضر ہونے والے (راز

کی) حفاظت کرنے والے اور مادہ لباس جتنے ہیں، اگر اللہ کو قسم دیں، تو وہ ان کی قسم پوری کرے گا۔

اے علیؑ! تمہارے بھائی سب کے سب پاک و پاکیزہ اور سنی بیہم کرنے والے ہیں، تمہاری (محبت،

میں (دوسروں سے) محبت کرتے ہیں اور تمہاری خاطر (ہی دوسروں سے) دشمنی کرتے ہیں،

لوگ انہیں معمولی سمجھتے ہیں، لیکن اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ عظیم ہے۔

◀ اے علیؑ۔ تم سے محبت کرنے والے جنت الفردوس میں جو راہِ رحمت پر درگاہ میں ہوں گے اور دنیا میں جو کچھ چھوڑ کر آئے ہیں، اُس پر انہیں کوئی افسوس نہ ہوگا۔

◀ اے علیؑ۔ جس سے تم محبت کرو میں اُس کا دوست ہوں، اور جس کے تم دشمن ہو، میں اُس کا دشمن ہوں۔

◀ اے علیؑ۔ جس نے تم سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے تم سے عداوت کی، اُس نے مجھ سے عداوت کی۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے بھائیوں کے لب (کثرتِ عبادت سے) خشک رہتے ہیں، اور دنیا سے بے توجہی ان کے پہروں سے آشکار ہے۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے بھائیوں کو تین مقامات پر خوشی ہوگی:

(۱): حال کنی کے وقت، جب میں اور تم ان کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے۔

(۲): قبر میں بازپرس کے موقع پر۔

(۳): خدا کی بارگاہ میں پیشی اور (پل) صراط سے گزرنے کے وقت۔

جب کہ دوسرے لوگوں سے اُن کے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو وہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔

◀ اے علیؑ۔ تمہاری جنگ میری جنگ ہے، تمہاری صلح میری صلح ہے، میری جنگ (درحقیقت) اللہ

کی جنگ ہے، اور میری صلح اللہ کی صلح ہے، تم سے جو صلح کرے، اس نے خدا سے صلح کی۔

◀ اے علیؑ۔ اپنے بھائیوں کو خوشخبری سنا دو کہ اللہ اُن سے خوش ہے، کیونکہ تم اُن کے قائد ہوئے اور راضی ہو، اور وہ تمہاری ولایت سے خوش ہیں۔

◀ اے علیؑ۔ تم امیر المؤمنین، اور روشن پیشانی والوں کے رہنما ہو۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے شیعہ منتخب لوگ ہیں۔

اگر تم اور تمہارے شیعہ نہ ہوتے تو دینِ خدا استوار نہ ہوتا، اور زمین میں اگر ایسی (شخصیت)

نہ ہوتی، جو تم سے ہے، تو آسمان سے بارش کے قطرے نہ گرتے۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے لئے جنت میں خزانہ ہے، تم وہ ہو جس کی پیشانی پر دو نشان ہیں، اور تمہارا پیشہ 'الہی گروہ' کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

◀ اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعوں کو قائم کرنے والے اور مخلوقات میں اللہ کے پسندیدہ ہیں۔

◀ اے علیؑ۔ (روزِ محشر قبر سے اٹھتے وقت) سب سے پہلے میں اپنے سر سے مٹی جھاڑوں گا پھر تم، اُس کے بعد سب لوگ۔

◀ اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعوں کو شہرِ برہمہ سے چاہو گے، سیراب کر دو گے، اور جسے ناپسند کرتے اُسے محروم رکھو گے۔

تم لوگ، قیامت کے دن کی سخت ہولناکی سے محفوظ، عرشِ الہی کے سایہ میں ہو گے۔
لوگ ڈر رہے ہونگے، مگر تمہیں (کوئی) ڈرنہ ہوگا۔

لوگ غمزدہ ہوں گے مگر تم غمزدہ نہیں ہو گے۔

تم ہی لوگوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے کہ:

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ. لَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَلَمْ يُنْفَخْ عَنْهَا
فِيهَا أَصْحَابُهَا. لَئِن مَّ عَاوَدُوا لَنَعْتَمِدَنَّ بِعُنُقِهِمْ وَنُضِيقَنَّ لَهُمْ الصُّرُوفَ فَالْحُكْمَ. فَذٰلِكَ
هِيَ الْآيَةُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ۔ (انبیاء ۱۰۱ - ۱۰۳)

”بیشک وہ لوگ جن کے لئے نیکی ہماری طرف سے سبق سے سبق لے جا چکی ہے، وہ جہنم سے دور ہو گئے،

وہ دوزخ کی آہٹ تک نہیں گئے، اور اپنی پسندیدہ جگہ ہمیشہ رہیں گے، گھبراہٹ والا برا (قیامت کا دن)

بھی ان کو خوف زدہ نہ کرے گا اور فرشتے ان سے ملاقات کر کے (کہیں) گے کہ یہی تمہارا وہ دن ہے

جس کے بارے میں تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔“ (ملاحظہ فرمائیں سورہ انبیاء آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳)

◀ اے علیؑ۔ موقف (عدلِ الہی) میں تمہیں اور تمہارے شیعوں کو دریافت کیا جائے گا اور تم لوگ جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہو گے۔

◀ اے علیؑ۔ فرشتے اور خازنِ بہشت تم لوگوں کا اشتیاق رکھتے ہیں، حاملینِ عرشِ الہی اور مقربِ بارگاہِ فرشتے تمہارے لئے خاص طور سے دعا کرتے ہیں، خداوندِ عالم سے تمہاری محبت کی درخواست کرتے ہیں، اور جب تم میں سے کوئی اُن کے پاس پہنچتا ہے تو اسی طرح خوش ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص اپنے گھر والوں سے عرصہ تک غائب رہنے کے بعد اُن کے درمیان پہنچنے تو وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے شیعہ وہ ہیں جو مخفی طور سے اللہ سے ڈرتے ہیں اور ظاہر لفظاً اس سے اخلاص رکھتے ہیں۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے شیعہ وہ ہیں جو خداوندِ عالم کی بارگاہ میں جو بلند درجات ہیں اُن کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ اُس کے پاس پہنچیں گے تو اُن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے شیعوں کے اعمال میرے پاس ہر جمعہ کے دن پیش کئے جاتے ہیں، تو اُن کے اعمال میں سے جو اچھی باتیں مجھ تک پہنچتی ہیں اُن پر میں خوش ہوتا ہوں، اور اُن کی کوتاہیوں کے سلسلے میں (خدا سے) مغفرت طلب کرتا ہوں۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارا ذکر تورات میں ہے، اور تمہارے شیعوں کا ذکر ان کی پیدائش سے پہلے سے ہر بھلائی کے ساتھ موجود ہے۔ اور اسی طرح انجیل میں بھی۔

انجیل والوں، اور اہل کتاب کے دریافت کردہ وہ تمہیں "ایلیا" کے بارے میں بتائیں گے، جبکہ تمہارے پاس تورتا، انجیل اور جو علم کتاب خداوندِ عالم نے تمہیں عطا کیا ہے، سب موجود ہے۔

انجیل والے "ایلیا" کی بہت تعظیم کرتے ہیں، وہ لوگ شیعوں کو (جیسے) نہیں پہچانتے، البتہ اُن کی کتابوں میں جو باتیں موجود ہیں اُن کے ذریعے سے پہچانتے ہیں۔

۵

◀ اے علیؑ۔ تمہارے ساتھیوں کا ذکر اہل زمین کے درمیان جس قدر خیر کے ساتھ ہے، اس سے بہت زیادہ آسمان میں ہے، لہذا ان لوگوں کو اس بات پر خوش ہونا چاہیے اور مزید کوشش کرنی چاہیے۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے شیعوں سے ہوتے ہیں اور ان کی ارواح آسمانوں کی طرف بلند ہو رہی ہوتی ہیں، فرشتے ان کی طرف دیکھتے ہیں، جس طرح سے لوگ شوق سے چاند کی طرف دیکھتے ہیں، کیونکہ خدا کے نزدیک تمہارے شیعوں کا، جو مرتبہ ہے، فرشتے اسے دیکھتے ہیں۔

◀ اے علیؑ۔ تمہارے وہ ساتھی جو تمہاری معرفت رکھتے ہیں ان سے کہو کہ ان کاموں سے اجتناب کریں جو ان کے دشمن کرتے ہیں، پھر کوئی دن و رات ایسی نہ ہوگی کہ رحمت الہی ان کے شامل حال نہ ہو، لہذا ان لوگوں کو برائیوں سے اپنا دامن بچانا چاہیے۔

۶

◀ اے علیؑ۔ خداوند عالم اس شخص سے زیادہ ناراض ہوتا ہے جو تمہارے شیعوں سے عداوت رکھے، تم سے عداوت رکھے، تم سے دُوری اور تمہارے چلبنے والوں سے برارت اختیار کرے، تمہارے اور ان کے بدلے کسی اور سے وابستہ ہو، تمہارے دشمن کی طرف مائل ہو، تمہیں اور تمہارے شیعوں کو چھوڑ دے، گمراہی کی راہ اختیار کرے، تمہارے خلاف اور تمہارے شیعوں کے خلاف برسرِ پیکار ہو، اور ہم اہلبیت سے دشمنی کرے۔ جو لوگ تم سے محبت کرتے ہیں اور تمہارے مددگار ہیں، جھوٹے تمہارے دامن سے وابستگی اختیار کر رکھی ہے اور جو اپنے جان و مال کو ہماری خاطر قربان کرتے ہیں، ان سے عداوت رکھے۔

◀ اے علیؑ۔ اپنے ان شیعوں کو میرا سلام کہنا، جنہیں نہ میں نے دیکھا، نہ انہوں نے مجھے دیکھا، میں جانتا ہوں کہ وہ مسیخ بھائی ہیں، جن کا مجھے اشتیاق ہے۔

ان لوگوں کو چاہیے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہیں، اس سے وابستہ رہیں اور عملِ کھیلے سخی بیہم سے کام لیں، کیونکہ ہم انہیں ہدایت کی بجائے کسی غلط راستے کی طرف

نہیں لے جائیں گے۔

ان لوگوں کو یہ بھی بتا دو کہ :

”خدا اُن سے خوش ہے، ملائکہ اُن پر فخر و مباہلات کرتے ہیں۔“

وہ اُن پر ہر جمعہ کو رحمت کی (خامس) نظر ڈالتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کے لئے استغناء
کھریں۔

◀ اے علیؑ! ایسے لوگوں کی مدد و نصرت گریز نہ کرنا، جن لوگوں تک یہ بات پہنچی، یا انہوں نے سنا کہ میں تم

سے محبت کرتا ہوں، تو میری محبت کے سبب تم سے بھی محبت کرنے لگے، اور اسی سبب سے

وہ لوگ دینِ خدا سے وابستہ، اپنے دل کی خالص محبت تمہارے لئے رکھی، اپنے آباؤ اجداد

اور بھائیوں اور اولاد پر تمہیں ترجیح دی، وہ تمہارے راستے پر چلے، ہماری خاطر اپنی جان کی بازی لگادی

(جس کے سبب، انہیں لوگوں کی طرف سے) ایذا رسانی، بدکلامی اور تلخیاں (برداشت کرنی

پڑیں)

تم اُن لوگوں پر مہربان رہنا اور ان کی طرف سے مطمئن رہنا کیونکہ خداوندِ عالم نے اپنے علم کے مطابق

تمام مخلوقات کے درمیان میں سے، ان لوگوں کو ہمارے لئے منتخب کیا، ہماری فاضلِ طہیّت

انہیں پیدا کیا، ہمارے رازوں کا انہیں امانت دار بنایا، اُن کے قلوب کو ہمارے حق کی معرفت

کا پابند بنایا، اُن کے سینوں کو کشادہ کیا، اور انہیں ہماری رسی سے متمسک رہنے والوں (دوستوں)

اختیار کرنے والوں) میں سے قرار دیا۔

وہ لوگ ہمارے مخالفین کو ہم پر ترجیح نہیں دینگے، چاہے اسکی وجہ سے اُن کی دنیا اُن کے

ہاتھ سے نکل جائے، اور شیطان ان کی طرف مشکلات کا رخ موڑ دے۔

خدا نے ان لوگوں کی تائید کی، اور انہیں ہدایت کے راستے پر گامزن کر دیا، تو وہ مفسدوں کے

ساتھ اسی سے وابستہ رہے۔ جبکہ دوسرے لوگ ضلالت کے مہلکوں میں (گمراہ) اور

نفس کی خواہشات (کے ہاتھوں) حیران و سرگرداں ہوئے، جو محبت (خدا) اور جو کچھ —

اللہ کی طرف سے آیا تھا ان لوگوں نے ان کی طرف سے (اپنی آنکھیں بند کر لیں) اندھے بن گئے تو وہ لوگ اللہ کی ناراضگی میں ہی صبح و شام کریں گے۔

اور تمہارے شیعہ، حق کی منہاج اور استقامت (کی راہ) پر ہوں گے۔
وہ مخالفین سے انس رکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ نہ یہ ان لوگوں سے ہیں، اور نہ وہ لوگ ان سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہی تمہارے شیعہ) وہ ہیں جو ہدایت کے چراغ، راہِ حق کے سراج، اور رہنمائی کرتے والی شعل ہیں۔



شیعوں کے جوان اور ان کے بزرگ

سَلِمَانَ اللَّهِ لَيْبِي، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ وَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ
وَقَدْ أَحْضَرَهُ النَّفْسُ، فَلَمَّا أَنْ أَخَذَ مَجْلِسَهُ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ
مَا هَذَا النَّفْسُ الْعَانِي؟ قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ كَبُرْتُ سِتِي، وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ
أَجْرِي مَعَ الْبَيْتِ لَا أُدْرِي عَلَى مَا أُرِدُّ عَلَيْهِ فِي آخِرَتِي؟

فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَإِنَّكَ لَتَقُولُ هَذَا؟
قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ لَا أَقُولُ؟ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى يُكْرِمُ الشَّبَابَ مِنْكُمْ وَيَسْتَجِيبُ مِنَ الْكُهُولِ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ
يُكْرِمُ الشَّبَابَ وَيَسْتَجِيبُ مِنَ الْكُهُولِ؟ قَالَ: اللَّهُ يُكْرِمُ الشَّبَابَ مِنْكُمْ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَيَسْتَجِيبُ مِنَ
الْكُهُولِ أَنْ يُجَاسِبَهُمْ. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا النَّاسُ أَحْسَنُ أُمَّةٍ لَمْ يَلِ السُّؤْجِدَ؟
قَالَ: فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ إِنَّمَا لَكُمْ خَاصَّةٌ دُونَ الْعَامَّةِ. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنَّا قَدْ رَمَيْنَا
بِشَيْءٍ أَكْثَرَتْ لَهُ ظُهُورُنَا وَمَاتَتْ لَهُ أَمْتُنَا إِذْ اسْتَحَلَّتْ بِهِ الْوَلَاةُ وَمَا رَأَى فِي حَدِيثٍ رَوَاهُ لَهُمْ

فَقَالُوا هُمْ - قَالَ: فَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الرَّافِضَةُ؟

قَالَ: قُلْتُ: لَعَنَ - قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا هُمْ سَمْتُوكُمْ بِهِ بَلْ إِنْ اللَّهُ سَمَّاكُمْ بِهِ أَمَا عَلِمْتُمْ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنَّ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رَفَضُوا فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ لَمَّا اسْتَبَانَ لَهُمْ ضَلَا لَهُمْ فَلَحِقُوا بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اسْتَبَانَ لَهُمْ هَذَاهُ فَسَمُّوا فِي عَسْكَرِ مُوسَى الرَّافِضَةَ لِأَنَّهُمْ رَفَضُوا فِرْعَوْنَ وَكَانُوا أَهْلَ ذَلِكَ الْعَسْكَرِ عِبَادَةَ وَأَسْمَدَهُمْ حُبًّا سَمُّوا فِي هَارُونَ وَذُرِّيَّتِهِمَا فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى أَنْ أُثْبِتَ لَهُمْ هَذَا الْإِسْمَ فِي التَّوْرَةِ فَإِنِّي قَدْ سَمَّيْتُهُمْ بِهِ وَخَلَقْتُمْ إِيَّاهُ فَأُثْبِتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا الْإِسْمَ لَهُمْ ثُمَّ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ هَذَا الْإِسْمَ حَتَّى تَحْلِكُنُوهُ - يَا أَبَا مُحَمَّدٍ رَفَضُوا الْخَيْرَ وَرَفَضْتُمْ الشَّرَّ بِالْخَيْرِ -

لَفَرَّقَ النَّاسُ كُلَّ فِرْقَةٍ لَشَعَبُوا كُلَّ شَعْبَةٍ، فَالْتَمَعْتُمْ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَانْهَبْتُمْ حَيْثُ ذَهَبَ اللَّهُ وَاخْتَرْتُمْ مِنْ اخْتَارَ اللَّهُ وَأَرَادْتُمْ مِنْ أَرَادَ اللَّهُ فَالْبُشْرَى ثُمَّ الْبُشْرَى فَأَنْتُمْ - وَاللَّهِ - الْمَرْخُومُونَ، السَّمَقِيلُ مِنْ مَحْسِنِكُمُ السَّجَاوِدُ عَنْ مُسِينِكُمْ، مَنْ لَمْ يَأْتِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُتَقَبَلْ مِنْهُ حَسَنَةٌ وَلَمْ يُجَاوِزْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ - يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَائِكَةً تَسْقِطُ اللَّهُ نُوبَ عَنِ الظُّهْرِ شَيْعِنًا كَمَا تَسْقِطُ الرِّيحُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ فِي أَوَانٍ سُقُوطِهِ -

ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا) فَاسْتَغْفَرْتُمْ - وَاللَّهِ - لَكُمْ دُونَ هَذَا الْخَلْقِ - يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَوَّرْتُكَ؟
قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ قَدَاكَ زِينًا.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَعَنَ ذِكْرُكَمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، فَقَالَ: (مَنْ السُّومِنِينَ جَالٌ صَدَّ نَوَا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ فَبَيْنَهُمْ مَنْ قَضَى خَبَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا يَدَّبُّوا سِيدَ نِيْلًا -) إِذْكُمْ وَفَبَيْنَكُمْ بِمَا أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِيثَاقَكُمْ مِنْ وَلَائِنَّا، وَإِنَّا لَمْ نُبَدِّ لَوْا بِأَغْيَرْنَا، وَلَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَعَيَّرْتُمْ اللَّهُ كَمَا عَيَّرْتُمْ حَيْثُ يَقُولُ جَلَّ ذِكْرُهُ.

رَوَمَا وَجَدْنَا لَكَ أَكْثَرَهُمْ مِنْ عَهْدِهِ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَا سَقِينِ) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتِكَ؟
قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَلَمْ تَذَكِّرْكُمْ اللَّهَ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ: (إِخْوَانَا عَلَى سُورٍ مَتَقَابِلِينَ)؟
وَاللَّهِ مَا أُرَادُ بِهَذَا غَيْرَكُمْ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ
زُرِّي -

قَالَ: فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ: (الْأَحِلَّةُ يَوْمَ مِيْذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ) وَاللَّهِ مَا أُرَادُ
بِهَذَا غَيْرَكُمْ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرْنَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَشِيعَتَنَا وَعَدَدْنَا فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِهِ هَالِ
عَزَّ وَجَلَّ: (هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَسَاءَتِنَا كَرُّ أَوْلِيَ الْأَلْبَابِ)
فَنَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ، وَعَدَدْنَا الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ، وَشِيعَتُنَا هُمْ أَوْلِيَ الْأَلْبَابِ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ
فَهَلْ سَرَرْتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا اسْتَشَى اللَّهُ أَحَدًا مِنْ أَوْصِيَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا أُمَّتِيَا عَنْهُمْ مَا خَلَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشِيعَتَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ: (يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى
عَنْ مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ) (إِلَّا مَنْ رَحِمَ) - لِيَعْنِي بِذَلِكَ عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ
سَرَرْتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي.

قَالَ: لَقَدْ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِذْ يَقُولُ: (يَا عِبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا
تَقْتُلُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) - وَاللَّهِ مَا أُرَادُ بِهَذَا
غَيْرَكُمْ - يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ: (إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطَانٌ) وَاللَّهِ مَا أُرَادُ بِهَذَا إِلَّا الْأَسْمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَشِيعَتَهُمْ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتِكَ؟
قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي -

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَعَدَا ذَكَرَكُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ:
 (فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 وَحَسُنَ أُولَئِكَ رِيفًا) وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي هَذَا الْآيَةِ مِنَ النَّبِيِّينَ ،
 وَخُنَّ فِي هَذَا السُّورَةِ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ ، وَأَنْتُمْ الصَّالِحُونَ ، فَسَمُّوا بِالصَّلَاحِ كَمَا
 سَمَّاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، فَهَلْ سَوَّيْتُكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي .
 قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَعَدَا ذَكَرَكُمُ اللَّهُ إِذْ حَكَى عَنْ عَدُوِّكُمْ وَهُوَ فِي السَّارِ إِذْ يَقُولُ : (وَقَالُوا
 مَا لَنَا لَا نَرَى رِجَالًا كَمَا لَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْأَشْوَارِ ۗ أَخَذْنَا هُمُ سِحْرِيَا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمْ الْأَبْصَارُ) وَاللَّهُ
 مَا عَنِىَ اللَّهُ وَلَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ .

إِذْ صِرْتُمْ عِنْدَ أَهْلِ هَذَا الْعَالَمِ شَيْءًا لَيْسَ بِأَنْتُمْ - وَاللَّهُ - فِي الْجَنَّةِ مُخْبِرُونَ ، وَأَنْتُمْ فِي
 السَّارِ تَطْلُبُونَ . يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، فَهَلْ سَوَّيْتُكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي . قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ
 مَا مِنْ آيَةٍ نَزَلَتْ تَقُولُ إِلَى الْجَنَّةِ وَتَذَكُرُ أَهْلَهَا بِخَيْرِ الْأَوْهَى فِينَا وَفِي شَيْعَتِنَا وَمَا مِنْ آيَةٍ
 نَزَلَتْ تَذَكُرُ أَهْلَهَا بِسُوءِهِ وَتَسُوقُ إِلَى السَّارِ إِلَّا وَهَى فِي عَدُوِّنَا وَمَنْ خَالَفْنَا ، فَهَلْ سَوَّيْتُكَ يَا
 أَبَا مُحَمَّدٍ ؟

قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي .

فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَّا خُنَّ وَشَيْعَتُنَا وَسَائِرُ
 النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ بُرَاءٌ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَوَّيْتُكَ ؟

سلیمان دہلی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ کے جلیل القدر

صحابی جناب ابو بصیر، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اس وقت اُن کی سانس پھول رہی تھی۔

جب اپنی نشست پر وہ بیٹھ گئے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اُن سے پوچھا:

”اے ابو محمد۔ یہ اتنی زور سے سانس کیوں لے رہے ہو؟۔ (ابو بصیر کی کیفیت ابو محمد تھی)۔

کہنے لگے :- ”فرزندِ رسول، میرا بن زیادہ ہو چکا ہے، ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور موت نزدیک ہے، جبکہ مجھے نہیں معلوم کہ آخستہ میں میرے لئے کیا ہے؟

امام نے فرمایا :- ”اے ابو محمد۔ تم ایسی بات کہہ رہے ہو۔؟

انہوں نے کہا :- ”آقا۔ کیسے نہ کہوں؟

امام نے فرمایا :- ”اے ابو محمد۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوندِ عالم تمہارے جوانوں کا احترام کرتا ہے!

اور تمہارے بزرگوں سے شرماتا ہے!

انہوں نے پوچھا :- ”آقا کس طرح جوانوں کا احترام کرتا ہے اور بزرگوں سے شرماتا ہے؟

فرمایا کہ، جوانوں کا احترام یہ ہے کہ انھیں مذاہبے دوچار نہیں کرے گا، اور تمہارے بزرگوں سے حساب

لیتے ہوئے شرماتا ہے!

پوچھا :- ”یہ صرف ہمارے لئے ہے یا تمام صاحبانِ توحید کے لئے۔؟

فرمایا :- ”یہ (شرف) تمہارے لئے مخصوص ہے!

و

ابو بصیر نے عرض کیا :- ”مولاً۔ یہ لوگ تو ہم پر ایک ایسا الزام لگاتے ہیں جس نے ہماری کمزوری کو ہی ہمارے

ہمکے دلوں پر مردنی چھا جاتی ہے، اور اس کے ذریعہ سے حکمرانوں کو ہمارا خون بہانے کا راستہ مل گیا ہے، جیسا کہ ان کے علماء نے تمہیں سمجھایا ہے۔

امام نے فرمایا ”کیا تم لفظ ”رافضی“ کے بارے میں کہہ رہے ہو۔؟“

عرض کی :- ”جی ہاں۔

امام نے فرمایا :- ”اے ابو بصیر۔ اس لفظ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ تو..

خداوندِ عالم کی طرف سے تمہیں ملا ہے۔

”اے ابو محمد۔ بنی اسرائیل کے ستر (آدمی تھے، جن پر جب فرعون اور اس کے لوگوں کی گمراہی و باغی

ہو گئی، تو ان لوگوں نے، ان کا ساتھ چھوڑ دیا، اور ان سے الگ ہو کر حضرت موسیٰ کے ساتھ شامل ہو گئے

کیونکہ ان پر حضرت موسیٰ کا (صاحب) ہدایت ہونا واضح ہو چکا تھا۔ تو چونکہ وہ لوگ فرعون کا انکار کر کے آئے تھے اس لئے موسیٰ کے لشکر میں ان کو رافضی کہا گیا۔ (رافضی یعنی انکار کرنے والے) یہ لوگ اس پورے لشکر میں سب سے زیادہ سخت عبادت گزار تھے اور حضرت موسیٰؑ و لاہرون کی اولاد سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے تو خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ کے پاس وحی بھیج کر "توریت" میں ان لوگوں کا یہی نام رکھ دیا۔ کیونکہ ہم نے ان کو اسی نام کو اختیار کیا ہے چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے کھل لیا۔

پھر یہ نام خداوند عالم کے پاس محفوظ رہا۔ اور اب تم لوگوں کو بلا ہے۔

اے ابو محمد۔ (تمہارے مخالفین نے رسول اکرمؐ کی طرف سے دکھائی گئی

راہِ صواب کا انکار کیا ہے اور تم لوگوں نے بُرائی کو ترک کر کے اچائی کی راہ اختیار کی ہے۔

وہ لوگ تو مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے، مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ لیکن تم لوگ اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ بنے جو خدا سے وابستہ ہیں تم لوگوں ان لوگوں کی راہ اختیار کی جو خدا کی راہ ہے۔

تم لوگوں کو بشارت ہو۔ بشارت ہو!

تم وہ لوگ ہو جن پر (خدا کی خاص) رحمت ہے۔ تمہارے بچے کلاہوں کے عمل مقبول ہوں گے اور کوتاہی کرنے والوں سے درگزر کیا جائے گا۔

جس رحمتِ اہلبیتؑ پر تم لوگ گامزن ہو، اس کے بشیر، قیامت میں جو شخص سبھی خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اس کی بچی قابل قبول نہ ہوگی، نہ بُرائی قابل درگزر۔

اے ابو محمد۔ کیا میری اس بات سے تمہیں مسرت ہوئی؟

کہنے لگے:۔ "میری جان آپ پر قربان۔ کچھ اور فرمائیے۔"

ارشاد ہوا:۔ اے ابو محمد خداوند عالم کے کچھ فرشتے (ایسے ہیں) جو شیعوں کے کانڈھوں پر سے

گناہوں کا بوجھ ہٹا رہے ہیں جس طرح (خزاں کے) زمانہ میں، ہوا درخت کے پتوں کو گراتی ہے۔

ارشادِ قدرت ہے: "وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُسْتَغْفِرُونَ.."

(اور فرشتے اپنے پروردگار کی تسبیح اسکی حمد کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں۔ (شوری - ۵)

اور فرشتے۔ تم ہی لوگوں کے لئے استغفار کرتے ہیں کسی اور کیلئے نہیں:

اے ابو محمد۔ اس بات سے تمہارا دل خوش ہوا۔؟

کہنے لگے۔ (بشک)۔ مولانا کچھ اور اضافہ فرمائیے۔

امام نے فرمایا۔ "اے ابو محمد۔ خداوند عالم نے قرآن مجید میں تم لوگوں کا تذکرہ کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ - فَمِنْهُمْ مَن قَضَىٰ نَجْبَةً وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ، وَمَا بَدَّلُوا كَيْدًا نَّيْلًا۔ (صحابانِ ایمان میں ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا، بعض نے اپنی مدت پوری کر لی اور کچھ ابھی انتظار کر رہے ہیں اور ان لوگوں کوئی تبدیلی نہیں کی (احزاب: ۲۳)

تم لوگ ہی وہ جو جنہوں نے ہماری ولایت کے عہد و پیمان کے ساتھ وفا کی اور تم نے ہمارے بیٹے کسی اور کو اپنا پیشوا نہیں بنایا۔

اگر تم لوگوں نے عہد و پیمان کے ساتھ وفا نہ کی ہوتی تو خداوند عالم تم پر بھی الزام لگاتا، جس طرح اس دوسرے لوگوں پر الزام عائد کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا جِدْنَا كُفْرَهُمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ جَدْنَا مَا أَكْثَرُ هُمْ لَفَا سَاقِينَ۔ (اور ان میں اکثر لوگوں میں ہم نے ایسے عہد نہیں دیکھی اور ہم نے ان میں سے زیادہ لوگوں کو نافرمان ہی پایا) (اعراف: ۱۰۲)

اے ابو محمد۔ کیا میرے بیان سے تمہیں فرصت ملی۔؟

کہنے لگے۔ (بشک)۔ آقا۔ مزید ارشاد فرمائیے!

فرمایا:- "اے ابو محمد۔ خداوند عالم نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں تم لوگوں کو یاد کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے:

إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مَّتَّاعِينَ، (وہ لوگ بھائیوں کی طرح سے) ایک دوسرے کے سامنے، تخت پر بیٹھے ہوں گے۔ (سورۃ الحجرات: ۱۰)

تمہارے علاوہ، کوئی اور مقصود نہیں ہے۔

”اے ابو محمدؑ۔ کیا تمہیں خوشی ہوئی؟“

عرض کی (بشک)۔ مولاً افساذ فرمائیے۔

فرمایا:۔ ”اے ابو محمدؑ۔ (ارشادِ قدرت ہے) :

”الْاِخْلَافُ لِيَوْمٍ يُبْغِضُهُمْ عَدُوًّا لِّلْمُتَّقِينَ“

(دوستوں میں سے بھی کچھ اُس دن دشمن ہونگے، سوائے پرہیزگاروں کے (سورۃ زخرف: ۶۷)۔

آیت میں پرہیزگاروں کا جو ذکر ہے، وہ تم ہی لوگ تو ہو۔

”اے ابو محمدؑ۔ تمہیں مسرت حاصل ہوئی؟“

عرض کی۔ (بشک)۔ آقا۔ مزید مسرت فرمائیے۔

فرمایا:۔ ”اے ابو محمدؑ۔ خداوندِ عالم نے اپنی کتاب کی ایک آیت میں ہمارا، ہمارے شیعوں کا

اور ہمارے مخالفین کا ایک ہی جگہ ذکر کیا ہے۔ ارشادِ قدرت ہے :

”... هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يُعْمَلُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْمَلُونَ، اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ۔“

(کیا وہ لوگ جو صاحبِ علم ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ بیشک صاحبانِ عقل ہی نصیحت

حاصل کرتے ہیں۔

(زمر: ۹)

”صاحبانِ علم، ہم لوگ ہیں، جو ”علم نہیں رکھتے“ وہ ہمارے مخالفین ہیں اور ہمارے شیعوں

صاحبانِ عقل ہیں۔

”اے ابو محمدؑ۔ کیا میں نے تمہیں مسرت پہنچائی؟“

عرض کی۔ (بشک)۔ مولاً، کچھ اور عطا ہو۔

فرمایا:۔ ”اے ابو محمدؑ۔ خداوندِ عالم نے روزِ محشر کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک ایسی بات

فرمائی ہے، جس سے... صرف حضرت امیرالمؤمنینؑ اور ان کے شیعوں کا استثناء کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے :

”يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَىٰ عَنْ مَوْلَىٰ شَيْئًا، وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ۔ اِلَّا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ۔ (دخان، ۴۱، ۴۲)“

”سو اُن کے جن پر خدا رحم فرمائے۔“ اس فقرے سے حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعوں کو مراد میں۔
 ”اے ابو محمد۔ تمہیں اس بات سے خوشی ہوئی؟“
 کہا۔ (بیشک)۔ فرزندِ رسول کچھ اور فرمائیے۔
 فرمایا:۔ ”خداوندِ عالم نے اپنی کتاب میں (ایک اور جگہ بھی) تم لوگوں کا ذکر کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے:

”قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا أَعْلَىٰ أَلْفَيْهِمْ لَا تَسْبُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ بِمَنِيْعًا
 إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔“ (کہہ دیجیے کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی ذات کے ساتھ زیادتی کی ہے، خدا کی رحمت
 مایوس نہ ہونا بیشک خدا سارے گناہوں کو بخشے والا بہت بخشش والا پرامہربان ہے) (زمسہ: ۵۳)
 یہ بھی تم ہی لوگوں کا تذکرہ ہے۔

... لہ

”اے ابو محمد۔ قرآن مجید میں خداوندِ عالم نے ایک اور جگہ تم لوگوں کا ذکر فرمایا ہے:

ارشادِ قدرت ہے: (جس میں خدا نے شیطان سے فرمایا ہے)
 ”إِنَّ عِبَادِي لَأَنسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ۔“

(میرے خاص بندوں پر تیری سلطنت نہیں ہوگی۔) (الحجبر: ۴۲)

”اے ابو محمد۔ خداوندِ عالم نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ایک اور مقام پر تم لوگوں کا ذکر کیا ہے۔
 ارشادِ قدرت ہے:

”كَأُوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَنِيْنَ وَالصَّادِقِيْنَ وَالشَّهِيْدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔
 وَكَانَ أُوْلَئِكَ رَفِيْقًا۔“ (تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، جیسے انبیاء، صدیقین
 شہداء اور نیکوکار، دُبندے) اور یہ (بہت) اچھے رفیق ہیں) (سورۃ نساء: ۶۹)

بنیین... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 صدیقین و شہداء... ہم لوگ (ائمہ طاہرین)

اور صالحین تم لوگ ہو۔

لہذا جیسا کہ خداوند عالم نے تم لوگوں کو "صالح" کہا ہے (اپنے طرز عمل سے) خود کو اس نام کا حقدار ثابت کرو۔

.....

(قرآن مجید میں جس جگہ تمہارے دشمنوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ جہنم میں ہوں گے (اور کیا گفتگو کرینگے) وہاں بھی تمہارا ذکر ہے — ارشادِ قدرت ہے۔

وَقَالُوا مَا لَنَا لَنُؤْمِي بِمَا لَمْ نَحْمَدُكَ يَا أَيُّهَا الَّذِي هُوَ أَعْلَمُ بِمَا فِي الصُّلُوبِ... (وہ لوگ کہیں گے: کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جسے انہیں انکار کرتے تھے کیا ہم نے انکا مذاق بنا رکھا تھا یا ہماری نگاہیں کھٹ گئی ہیں؟) (ص: ۶۲۰، ۶۲۱)

یہاں بھی تم ہی لوگوں کا تذکرہ ہے (کہ وہ لوگ جہنم میں جا کر پڑھیں گے کہ ان لوگوں کو ہم خراب سمجھتے تھے وہ نہ مانتے تھے)؟

کیونکہ ان دنیا والوں نے تم لوگوں کو خراب ہی سمجھ رکھا ہے۔

لیکن تم لوگ جنت میں آراستہ کئے جاؤ گے: جبکہ (ہل جہنم تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے) کہ جن لوگوں کو ہم برا سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں؟

.....

۱۰ ابو محمد جو آیتیں بھی اس مضمون کی نازل ہوئی ہیں جو (لوگوں کو) جنت کی طرف لے جا رہی ہیں اور اہل جنت کا ذکر نہیں کر رہی ہیں؛ وہ ہمارے شیعوں ہی کے بارے میں تو ہیں!!

.....

۱۱ "اے ابو محمد — طلتِ ابراہیم" پر ہم اور ہمارے شیعوں کا مزہ ہے۔ باقی لوگ اس سے الگ ہیں۔

... کیا تمہیں (یہ سب) باتیں (سن کر) مسترت ہوئی!!



۱۱/۳۱/۲۰۱۵ء ان تمام مقامات پر امام نے البصیر سے پوچھا کہ کیا تمہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے مزید کچھ فرماتے کی گزارش کی تھی (کلام میں اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے) فقروں کی تخرار کو حذف کر دیا گیا ہے۔

نور سے تخلیق

الذَّهَبِيُّ قَالَ: كَلَّمَ لِأَيِّ عِبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلَتْ فَذَلِكَ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْكَ مَا لَفْسِيكَ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟

قُلْتُ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ» فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةَ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ نُورِهِ وَصَبَعَهُمْ فِي رُحْمَتِهِ وَاتَّخَذَ مِنْهَا قَهْمًا لَنَا فِي الْوَلَايَةِ عَلَى مَعْرِفَتِهِ يَوْمَ عَشْرَفْتُمْ لِنَفْسِهِ فَالْمُؤْمِنُ الْوَالِدُ لِلْمُؤْمِنِ لِأَبْنِيهِ وَأُمُّهُ الْبُزْءُ الشُّورُ وَأُمُّهُ الرَّحْمَةُ إِتْسَاءً يَنْظُرُ بِذَلِكَ الشُّورِ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ.

.. راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ:

”ایک حدیث میں نے آپ کی زبان مبارک سے سنی ہے اس کی تشریح کیا ہے؟“

امام نے فرمایا:۔ ”کون سی حدیث؟“

میں نے عرض کیا: ”وہ حدیث جس میں فرمایا ہے کہ ”المؤمن ينظر بنور الله (مؤمن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)!“

فرمایا کہ:۔ ”خداوند عالم نے صاحبانِ ایمان کو (بنیادی طور سے) اپنے نور سے پیدا کیا، اپنی رحمت کا آن پر رنگ چڑھایا، اور جس دن انہیں اپنی معرفت کرائی، تو اپنی معرفت کے ساتھ ان سے ہر ساری ولایت کا عہد و پیمان بھی لیا۔“

اس لئے ہر مؤمن دوسرے مؤمن کا حقیقی بھائی ہے۔

نور ان کے لئے باپ (کے مانند) اور رحمت ماں (کی جگہ) ہے۔ لہذا وہ اسی نور سے دیکھتا ہے جس سے اُس کی تخلیق ہوئی۔

کثرتِ عبادت

عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَنَا الرَّبِّيُّ، رَأَى الْأَقَامَ، أَسْتَرَى الرَّبِّيَّ لَا يَعْرِفُ عَنْهُ، قَالَ: فَأَمَّا إِلَيْهِ مُبَوِّبِيهِ وَقَالَ: يَا
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ عَنْكَ؟ قَالَ: مُصْفَرُ الْوُجُوهِ، ذُبُلُ الشَّفَاهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ -

ابولیسیر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:
 "میری (چشیت) گلہ بانی کرنے والے کی ہے، بنی نوح انسان کی گلہ بانی کرنے والا ہوں۔
 کیا تم لوگوں کا خیال ہے کہ گلہ بانی کرنے والا، اُن (جہان داروں) کو نہیں پہچانتا، جن کی وہ گلہ بانی
 کر رہا ہے۔"

یہ سن کر جو یہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:
 "اے امیر المؤمنین۔ وہ "جاہل" کون ہیں؟
 فرمایا:۔ وہ لوگ ہیں جن کے لب ذکر خدا سے خشک اور چہرے (کثرت عبادت سے) زرد ہو۔



ائمہ کی معرفت

عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّبِّيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ لِي: جُعِلَتْ
 فِدَاكَ، قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَأَنِّي لَنِعْمَ رَاسِمٌ تَابٌ وَأَمَّنٌ وَعَمِلَ صَالِحًا ثَمَّ أَهْتَدَى)، فَمَا هَذَا الْفَهْدَى
 بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِيمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ

قال: فقال: معرفته الأئمة - واللله - امام بعد امام -
 داؤد بن کثیر رتی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر
 عرض کیا: "اے میرے آقا۔ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے:

"وَأَنِّي لَنِعْمَ رَاسِمٌ تَابٌ وَأَمَّنٌ وَعَمِلَ صَالِحًا ثَمَّ أَهْتَدَى -

ز میں بہت معاف کرنے والا ہوں اُن لوگوں کو جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک اعمال انجام دیں

(طہ: ۸۳)

پھر راہِ ہدایت پر کامن رہیں۔)

توبہ کرنے، ایمان لانے اور عمل صالح بجالانے کے بعد بھی۔ یہ کون سی ہدایت ہے، جس کا اس آیت میں تذکرہ ہے؟

فرمایا: اطلبہم بنی کی مغفرت، ایک امام کے بعد دوسرے امام کو پہچانا۔



فرشتہ موت کی سفوفت

عَنْ سَدِيدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَكْرَهُ الْمُؤْمِنُ عَلَى قَبْضِ رُوحِهِ؟

قَالَ: لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ إِذَا آتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ جَزَعَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ: يَا وَلِيَّ اللَّهِ لَا تَجْزَعْ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالْحَقِّ لَأَنَا نَبِيُّكَ وَأَسْفَقْتُ عَلَيْكَ مِنَ الْوَالِدِ الرَّحِيمِ لَوْلَدِهِ حِينَ يَخْضَعُكَ، إِفْتَحْ عَيْنَيْكَ وَالْظُّرْ-

قَالَ: وَيُسْقَلُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْأُمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - فَيَقُولُ لَهُ: هُمْ رَفِئَاتُكَ - قَالَ: يَفْتَحُ عَيْنَيْهِ وَيَنْظُرُ نِيَّابِي رُوحَهُ مُنَادٍ قَبْلَ الْوَرُوشِ: دِيَا أَيُّهَا النَّفْسُ السُّطَمِيَّةُ إِلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ - رَجَبِي إِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً - بِالْوَلَايَةِ - مَرَّ حَبِيَّةً - بِالشَّوَابِ - فَأَدْخِلِي فِي عِبَادِي - يُغْنِي مُحَمَّدٌ وَأَهْلُ بَيْتِهِ - وَأَخْبَلِي جَنَّتِي - قَالَ: فَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ إِسْلَالِ رُوحِهِ وَاللَّحُوقِ بِالسَّادَةِ

سید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

”اے مولا۔ فرزندِ رسول:

کیا مومن، جاں کنی (قبض روح) کو ناپسند کرتا ہے؟

فرمایا: نہیں۔ (البتہ) جب فرشتہ موت اس کی روح قبض کرنے آتا ہے تو اسے اس وقت

گھبراہٹ ہوتی ہے۔

تفرشتہ اُس سے کہتا ہے: اے پیارے (بندۂ) خدا۔ گھبرا نہیں۔ اُس ذات (مردگار) کی قسم جس نے
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبیِ بحق بنایا، شفیق باپ جتنا اپنے بیٹے پر مہربان ہوتا ہے، اُس سے
زیادہ میں تجھ پر مہربان ہوں۔

اپنی آنکھیں کھولو اور دیکھو:

پھر اُسے حضورِ اکرمؐ اور ائمہؑ ہرین علیہ السلام کی زیارت کرائی جاتی ہے اور ایک پکارنے والا جنت
کی طرف اُسے پکارتا ہے.... پھر وہ انتہائی خوشی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ (مفہوم ملخص)



عصرِ محشر میں حاضری

عَنْ مَعَارِدِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامِ
قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُوتَى بِأَقْوَامٍ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ تَلَاؤُا
وَيُؤْتُوهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيَغِيظُهُمُ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ. ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ أَعَادَ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا.
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَأُمِّي هُمُ الشَّهَدَاءُ؟ قَالَ: هُمُ الشَّهَدَاءُ، وَلَيْسَ هُمُ الشَّهَدَاءُ
الَّذِينَ تَلْطَنُونَ. قَالَ: هُمُ الْأَوْصِيَاءُ؟ قَالَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ، وَلَيْسَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ تَلْطَنُونَ
قَالَ: — فَيَنْ أَهْلَ السَّمَاءِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: هُمْ مِنْ
أَهْلِ الْأَرْضِ.

قَالَ: فَأَخْبِرَنِي مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فَأَوْصِيَاءُ هِيَ إِلَى عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هَذَا أَوْصِيَاءُ
مَا يُبْغِضُهُ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا سَفَاحِي، وَلَا مِنْ الْأَنْصَارِ إِلَّا مَهْجُورِي، وَلَا مِنْ الْعَرَبِ
إِلَّا دَرَجِي، وَلَا مِنْ سَائِرِ النَّاسِ إِلَّا سُفْيَا، يَا عَمْرُ! كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّكَ يُحِبُّنِي وَ
يُبْغِضُ عَلِيًّا.

معاویہ بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

جب قیامت کا دن ہوگا تو کچھ لوگوں کو، نور کے مندروں پر لایا جائے گا، ان کے چہرے، چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگا رہے ہوں گے، جن پر اولین و آخرین (کے لوگ) رشک کریں گے۔ اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

پھر تین بار ان جملوں کو دہرایا تو (ایک صحابی...) نے دریافت کیا:

(وہ مشہداء ہوں گے؟..... انبیاء ہوں گے؟..... اوصیاء ہوں گے؟..... ان لوگوں کا زمین

سے تعلق ہوگا، یا آسمان سے)؟

حضور اکرم نے فرمایا: ان کا تعلق زمین ہی سے ہوگا۔

پوچھا:۔۔۔ بتائیے وہ کون لوگ ہوں گے؟

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ:

”یہ۔۔۔ اور ان کے شیعو۔۔۔“

قریش میں سے صرف وہ لوگ جو بداصل ہونگے، مدینہ کے یہودی... عرب کے ولد الحرام اور تمام

لوگوں میں سے صرف بد قسمت لوگ ہی ان کے دشمن ہونگے۔

وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود علی سے عداوت رکھے (منہوم شخص)



قابل رشک منزلت

عَامِرُ بْنُ السَّمِطِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ عَلَيْهِمْ شَيْبٌ مِنْ نُورٍ عَلَى رُجُومِهِمْ نُورٌ لَيْعُرُ فَنُونَ بِأَثَارِ السُّجُودِ

يَسْخَطُونَ صَمًا بَعْدَ صَفِّ حَتَّىٰ لَيَصِيرُوا بَيْنَ يَدَي رِبِّ الْعَالَمِينَ لَيُعْبَطُهُمُ الْبَيْتُونَ

وَالْمَلَائِكَةُ وَالشَّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ - فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ هُوَ لَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ
الَّذِينَ يَعْبُطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالشَّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ ؟ قَالَ : أَوْلِيكَ سَيُخْتَلَعُ وَعَلَى
إِمَامِهِمْ -

عمر بن سہم کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا :
قیامت کے دن کچھ لوگ اس طرح آئیں گے کہ ان کا لباس نورانی، ان کے چہروں پر تابندگی ہوگی،
وہ سپردے کے نشانات سے پہچانے جائیں گے !
وہ صفوں میں سے گذرتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں گے یہاں تک کہ بارگاہ معبود میں
پیش ہوں گے -

... سب لوگ ان پر رشک کریں گے -

ایک صحابی نے پوچھا :

”اے خدا کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے جن پر سب رشک کریں گے ؟

آنحضرت نے فرمایا :

”وہ ہمارے شیعہ ہوں گے علی بن ابی طالب کے امام ہیں - (مفہوم ملخص)



قبر سے نکلنے کے وقت

حَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِعَلِيٍّ :
يَا عَلِيُّ لَقَدْ مَثَلْتُ إِيَّيْكَ فِي الطَّيْنِ حَتَّى رَأَيْتُ صَعِيرَهُمْ وَكَبِيرَهُمْ أَرْوَا حَاقِبِلَ أَنْتَ
تَخْلُقُ أَجْسَادَهُمْ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِكَ وَبَشَيْعَتِكَ فَأَسْتَعْفَرْتُ لَكُمْ - فَقَالَ عَلِيُّ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ذُو فِئ
فِيهِمْ - قَالَ : نَعَمْ ، يَا عَلِيُّ تَخْرُجُ أَنْتَ وَشَيْعَتُكَ مِنْ قُبُورِكُمْ وَوَجُوهَكُمْ كَالْقَسْرِ لِنَيْلَةِ السِّدْرِ

وَقَدْ فَرِحَتْ عَنْكُمْ الشُّدَّاءُ، وَذَهَبَتْ عَنْكُمْ الْأَخْرَانُ، تَسْتَظِلُونَ عَثَّةَ الْعَرْشِ، تَخَافُ النَّاسُ
وَلَا تَخَافُونَ، وَتَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا تَحْزَنُ لُؤُنُ، وَتَنْصَحُ بِكُمْ مَائِدَةُ النَّاسِ فِي الْمَحَاسِبَةِ.

معاویہ بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت) علی علیہ السلام سے فرمایا۔
’اے علی!۔ میرے سامنے، میری امت کی... ان کے جسموں کی پیدائش سے قبل کی تمثیل
بیش کی گئی، میں نے ان میں بڑے پھوٹے سب کو دیکھا۔
میں تمہارے، اور تمہارے شیعوں کے پاس سے بھی گذرا، تو میں نے (تمہارے شیعوں)
کے لئے مغفرت کی دعا کی۔

حضرت علی نے عرض کیا: اے پیغمبر خدا ان کے بارے میں کچھ ادارشاد فرمائیے:

آنحضرت نے فرمایا:

’اے علی!۔ تم اور تمہارے شیعوں جب اپنی قبر سے اٹھیں گے تو تمہارے چہرے چودھویں رات
کے چاند کی مانند (جگمگا رہے) ہوں گے۔

سختیوں کا دور ختم بھیجا جائیگا۔ رنج و غم دور ہو چکا ہوگا۔ اور تم لوگ عرش کے نیچے سائے
میں ہو گے۔

لوگ خوف کی حالت ہوں گے مگر تم لوگوں کو کوئی غم نہ ہوگا۔
تمہارے سامنے خوانِ نعمت رکھ دیا جائے گا جبکہ (باقی) لوگ ابھی حساب دے رہے ہوں گے۔



محبت و بشارت

عَنْ مُحَمَّدِ الْقَيْنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: النَّاسُ أَعْفَلُوا قَوْلَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ حَنْدِ نِيرِخْتُمْ كَمَا أَعْفَلُوا قَوْلَهُ يَوْمَ مَشْرُوبَةِ

أُمُّ إِبْرَاهِيمَ أُمُّ النَّاسِ لِيُؤَدُّنَهُ فِجَاءً عَلَيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَدُنُومِن رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
وَأَلِهِ فَلَمْ يَجِدْ مَكَانًا فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَتَقَهُمْ لَا يُفِرُّ جُنُونَ لِعَلِيٍّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النَّاسِ هَذَا أَهْلُ بَيْتِي تَسْتَخْفُونَ بِهِمْ وَأَنَا سَيِّدُكُمْ بَيْنَ ظَهْرَانِكُمْ
أَمَا وَاللَّهِ لَئِن بَعِثْتُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَغِيْبُ عَنْكُمْ إِنَّ السَّوْخَ وَالرَّاحَةَ وَالرِّضْوَانَ وَالْبُشْرَى وَالْحَبَّ
وَالْمُحَبَّةَ لِسُنِّ إِبْنِ بَيْتِي وَتَوَلَّاهُ وَسَلَّمَ لَهُ وَبَلَّأَ وَصِيَاءٍ مِنْ بَعْدِهِ -

مَنْ عَلَيَّ أَنْ أَدْخِلَهُمْ فِي مَنَاقِبِي لَا تَقْتُمُوا بَيْتِي. «فَمَنْ بَعِثْتُمْ فَإِنَّهُ مِنِّي» مِثْلَ مَا جَرَى
فِي مَنْ إِبْرَاهِيمَ لِأَنِّي مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْرَاهِيمَ مِنِّي وَرَدِّيهِ وَسَيِّدُهُ، وَسُنَّتِي سُنَّةٌ، وَفَضْلُهُ فَضْلِي،
وَأَنَا فَضْلٌ مِنْهُ، وَفَضْلِي لَهُ فَضْلٌ تَصَدِّقٌ قَوْلِ رَبِّي: (وَرَمَيْتُهُ لِبَعْضِهَا مِنْ بَعْضِ وَاللَّهُ سَبِيحٌ عَلِيمٌ)
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَدْ أَثْبَتَ رَجُلَهُ فِي مَشْرَبَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ
حِينَ عَادَهُ النَّاسُ -

محمد قبطی کی روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں، غدیر خم کے دن، حضرت رسول خدا نے جو کچھ فرمایا تھا
لوگوں نے اس سے غفلت برتی۔

جس طرح سے کہ مشربہ اُمّ ابراہیم میں حضور اکرم نے جو کچھ فرمایا تھا، لوگوں نے اسے بھی فراموش
کھردیا۔

واقعہ یہ ہے کہ حضور اکرم ایک زمانہ میں، علالت کے دوران مشربہ اُمّ ابراہیم چلے گئے تھے (لوگ
وہاں آپ کی عیادت کے لئے پہنچے۔

جب حضرت علی علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے اور آپ نے حضور اکرم کے قریب جانا چاہا۔
تو آنحضرت نے دیکھا کہ (کچھ لوگ ایسے ہیں) جو علی علیہ السلام کو آگے بٹھانے کے لئے، جگہ نہیں
دے رہے ہیں تو آپ نے فرمایا:

”اے لوگو۔ ابھی میں زندہ ہوں۔ تمہارے درمیان موجود ہوں، اور تم لوگ میرے اہلبیت کے

مرتبہ کے خلاف گمراہ ہے۔

عذرا کی قسم۔ اگر میں تم لوگوں کے درمیان موجود نہ بھی رہوں، تو اللہ تو موجود ہے (وہ تمہاری سب باتیں دیکھ رہا ہے)۔

(یاد رکھو۔ قیامت میں ہر قسم کی آسانی، راحت، خوشنودی پروردگار کا بشارت، محبت، شفقت، اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو علی اور اُن کے بعد اُن کے اوصیاء کی امامت کو تسلیم کریں، ان سے محبت کریں اُن کے آگے تسلیم نہ کریں۔

مجھ پر فرض ہے کہ انھیں اپنی شفاعت میں دخل کروں، کیونکہ وہ لوگ، میرا اتباع کرنے والے ہیں۔ اور جو میرا اتباع کرے وہ مجھ سے ہے۔

جیسا کہ میرا اور حضرت ابراہیم کا معاملہ ہے۔

میں ابراہیم سے ہوں، اور وہ میرے ہیں۔

میرا دین اُن کا دین میری سنت، ان کی سنت، ان کا شرف میرا شرف ہے۔

اگرچہ میں ان سے افضل ہوں۔

میرا اُن پر فضل، درحقیقت میرے پروردگار کے قول کی تصدیق ہے (جس نے فرمایا ہے کہ):

”خُرْفَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ“

(آل عمران: ۲۴)



محبتِ اہلبیتِ حسنا میں ہے

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَدَّبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا أَحَدٌ تُكَلِّمُ بِالْحُسَيْنَةِ الَّتِي مِنْ جَاءِ بِهَا أَمْرٌ مِنْ فَرْجِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَالسِّيئَةِ الَّتِي مِنْ جَاءِ بِهَا أَوْ كَبَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي السَّارِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: الْحُسَيْنَةُ

حُبْنَا وَالشَّيْئَةَ بُغُضْنَا.

’ابو عبد اللہ صہبلی‘ کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :

”اے ابو عبد اللہ، کیا میں تم کو اسی کی کے بارے میں نہ بتاؤں، جس نبی کو لے کر جو شخص (میدانِ حشر میں آئے گا، وہ قیامت کے دن کے خوف سے محفوظ رہے گا۔ !

(اسی کے ساتھ) اُس بدی کے بارے میں بھی بتاؤں، جسے لے کر جو شخص بھی آئے گا، خداوندِ عالم اُسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔“

میں نے عرض کیا :- ضرور ارشاد فرمائیے۔

فرمایا :- وہ نیکی، ہماری محبت ہے۔ اور وہ بدی (جس کی بنا پر خدا منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا، وہ ہماری عداوت ہے۔



ائمہ کرام کی شیعوں سے محبت

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَدْبَرَ نَيْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ: (وَإِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ) ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَوْمًا إِنَّا كَلَّمُ التَّهْمُولَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَاسْتَمُوا. وَقَالَ: (مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ.) وَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَوَّضَ إِلَى عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَّتْهُ فَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدَ النَّاسَ. فَوَاللَّهِ لَنُحِبِّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا، وَتَصْمَعُوا إِذَا صَمَّئْنَا، وَتُحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا جَعَلَ لِأَحَدٍ مِنْ خَيْرٍ فِي خِلَافِ أَمْرٍ.

ابو اسحاق نخعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :

خداوندِ عالم نے اپنے نبیؐ کو محبت کے ساتھ یہ بتایا کہ :

انك لعلىٰ خالق عظيم، بیشك آپ خلق عظیم پر فائز ہیں) (۴۶:۸۰)



اور پھر (احکام کا) سرچشمہ اُن کی ذات کو قرار دیا، چنانچہ ارشاد فرمایا:
 وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ جو کچھ پیغمبر تمہارے پاس لائیں اُسے
 لے لو، اور جس (بات) سے منع کریں اُس سے رُک جاؤ (سورہ مائدہ: آیت نمبر ۵۷)
 اور یہ بھی فرمایا کہ:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ. (جو پیغمبر کی اطاعت کرتا ہے، اُس نے درحقیقت خدا
 کی اطاعت کی) (سورہ نسا آیت ۸۰)

اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دینا سے جاتے ہوئے دین کے تمام معاملات) حضرت
 علی علیہ السلام کے سپرد فرمائے: اور انھیں (اپنے منصب کا) امانت دار قرار دیا، تو تم لوگوں نے تو قبول
 کر لیا، اور دوسرے لوگوں نے انکار کیا۔

خدا کی قسم۔ مجھے تم لوگوں کی یہ بات بہت پسند آئے گی کہ:
 اگر ہم کوئی بات کہیں، تو تم کہو، اگر ہم (کسی بات پر) خاموش رہیں تو تم بھی خاموش رہو۔
 (یاد رکھو)۔ ہم (اہلبیت) تمہارے اور خدا کے درمیان (وسیلہ) ہیں۔
 ... اور خدا نے، اپنے امر کی مخالفت میں، کسی کھیلے بھلائی نہیں رکھی ہے۔



گناہوں کی مغفرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ ذُنُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَغْفُورَةٌ لِمَنْ
 فَلْيَسِّرْ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْتِيهِ أَمَا إِنِّهَا لَيْسَتْ إِلَّا لَهْلِ الْإِيمَانِ۔

محمد بن مسلم کی روایت ہے: امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ: "صاحبانِ ایمان کے گناہ

معاف کر دیتے (جس میں گئے) ان لوگوں کو چاہیے کہ از سر نو عمل فرمایا جائے اور خداوند عالم کی طرف سے
پیشکش) صرف صاحبانِ ایمان کے لئے ہے۔

دنیا اور آخرت

وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الدُّنْيَا
مَنْ يَحْتَبِئُ وَيُبْتِغِضُ، وَلَا يُعْطِي الْآخِرَةَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ، وَإِنَّ السُّؤْمَانَ لَيَسْأَلُ رَبَّهُ مَوْضِعَ سُوْطِهِ مِنَ
الدُّنْيَا فَلَا يُعْطِيهِ، وَيَسْأَلُهُ الْآخِرَةَ فَيُعْطِيهِ مَا شَاءَ، وَيُعْطِي الْكَافِرَ مِنَ الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهُ مَا شَاءَ
وَلَيَسْأَلُهُ مَوْضِعَ سُوْطِهِ فِي الْآخِرَةِ فَلَا يُعْطِيهِ إِلَّا هُوَ.

اسی سلسلہ سند سے منقول ہے کہ :

”خداوند عالم دنیا تو ان لوگوں کو بھی دیتا ہے جو اسے پسند ہیں، اور ان کو بھی جو اسے ناپسند ہیں، لیکن
آخرت صرف ان ہی لوگوں کو دے گا جن سے محبت کرتا ہے۔

بندہ مومن (بسا اوقات) خداوند عالم سے، دنیا میں (ایک چھوٹی سی) جگہ مانگتا ہے اور خداوند عالم
اسے نہیں دیتا، لیکن آخرت میں مانگے تو جو چاہے دے گا۔
جبکہ کافروں کو دنیا میں ان کے مانگے بغیر جتنا چاہے دیتا ہے، لیکن اگر وہ آخرت میں کوئی
(چھوٹی سی) جگہ مانگیں، تو نہ دے۔

اہل جنت

عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَنْتُمْ لِلْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ لَكُمْ أَسْمَاءُ وَكُنْتُمْ مِنَ الْقَائِلِينَ وَالْمُصَلِّحُونَ، وَأَسْمَاءُ أَهْلِ الرِّمَاءِ

عَنِ اللَّهِ بِرِضَاهُ عَنْكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ إِخْوَانَكُمْ فِي الْخَيْرِ إِذَا اجْتَهَدُوا.
 قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِيَّاكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ، وَقَبُورُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ، لِلْجَنَّةِ خَلْفَتُمْ
 وَإِلَى الْجَنَّةِ تَصِيرُونَ -

الوجہ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
 ”تم لوگ جنت کے لئے ہو اور جنت تمہارے لئے ہے، تمہارے نزدیک تم لوگوں کا نام: صالح،
 نیک، اور مصلح (اصلاح کرنے والے) رکھا گیا ہے۔

خداوند عالم کی خوشنودی کی وجہ سے، تم لوگ اس کی بارگاہ میں اہل رضا ہو۔
 فرشتے، بھلائی اور سچی میں تمہارے بھائی ہیں؛ بشرطِ سچی یتیم۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ:
 ”تمہارے گھر تمہارے لئے جنت، تمہاری قبریں تمہارے لئے بہشت (ہوں گی)
 ”تم لوگ گویا جنت ہی کیلئے پیدا ہوئے ہو، اور جنت ہی کی طرف تمہیں جانا ہے۔



عَنْ مَالِكِ الْجَنَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: يَا مَالِكُ، أَمَا تَرَوْنَ تَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَتُؤَدُّوا
 الزَّكَاةَ، وَتُكْفَرُوا أَيُّدِيكُمْ، وَتُدْخِلُوا الْجَنَّةَ؟ ثُمَّ قَالَ: يَا مَالِكُ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ تَقْوَمِ اسْتَمُوا بِإِيمَانٍ
 فِي دَارِ الدُّنْيَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْعَنُهُمْ وَيَلْعَنُونَ، إِلَّا أَنْتُمْ وَمَنْ كَانَ بِمِثْلِ حَالِكُمْ، ثُمَّ قَالَ:
 يَا مَالِكُ، مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ شَهِيدًا بِمِزْلَةِ الصَّارِبِ، يَسْتَفِئِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.
 قَالَ: وَقَالَ مَالِكُ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ، وَذَاتَا أَحَدَاتٍ لِقَسِي لَيْثِي، مِنْ فَضْلِهِمْ، فَقَالَ لِي:
 أَمْسَمُ وَاللَّهِ شَيْعَتًا لَا تَقْرَنُ أَتَيْتُكَ مَفْرُطًا فِي أَمْرِنَا.

يَا مَالِكُ، إِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ أَحَدًا، فَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ، فَكَيْفَ الْبِكْ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الرَّسُولِ، فَكَيْفَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ
 لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِينَ -

يَا مَالِكُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُلْقَىٰ أَحَاهُ فَيَصَادِقُهُ فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يُنْظِرُ الْبَيْعَةَ وَالذُّنُوبَ تَنْحَاطَ عَنْ
 وَبُؤْهِمَا حَتَّىٰ يَنْفَرَا، وَإِنَّهُ لَأَقْبِرُ عَلَىٰ صِفَةٍ مِنْ هُوَ مَكْدَا
 وَقَالَ إِنَّ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ لِمَنْ تَطْعَمُ النَّاسَ مِنْ يَمِينِ هَذَا الْأَمْرِ
 مَالِكٌ جَهَنَّمِي كَقَتَمِي كَمَا أَنَّ مَالِكٌ بِيَمِينِ بِيْرَاتٍ أَجْمَعٍ هِيَ لَيْسَ لِي كَمَا
 "نماز پڑھو، روزے رکھو، کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔ اور جنت میں پہنچ جاؤ؛"
 "اے مالک۔ جن لوگوں نے بھی دنیا میں اپنا پیشوا، کچھ اور لوگوں کو بنا رکھا ہے، جب قیامت
 کا وہ دن آئے گا تو ایک دوسرے پر نفریں کرینگے۔

سوا تم لوگوں کے اور جو تم جیسے (معتدے) کے مالک ہوں۔
 "اے مالک۔ تم میں سے جو بھی اس (معتدے کے) ساتھ موت سے ہچکندہ ہوا، وہ گویا خدا کی راہ میں
 تلوار لے کر جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے والا ہے۔
 مالک کہتے ہیں کہ: "ایک روز میں امام علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا، اُن کے بعض فضائل کے
 بارے میں سوچ رہا تھا کہ امام نے فرمایا:
 "تم لوگ خدا کی قسم ہمارے شیوعہ ہو، یہ خیال کرنا کہ ہمارے معاملے میں افراط سے کام لے رہے ہو۔
 اے مالک۔

"کوئی شخص خداوند عالم کی (حقیقی) توصیف کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔
 اور جس طرح خداوند عالم کی (حقیقی) توصیف نہیں کی جاسکتی، اسی طرح حضرت رسول خدا کی عظمت
 کا بھی (پوری طرح) ادراک نہیں ہو سکتا۔
 "اور جس طرح رسول خدا کی عظمت کا (پوری طرح) ادراک نہیں ہو سکتا، اسی طرح ہمارے (فضائل بھی) کامل
 انداز سے بیان نہیں کئے جاسکتے۔
 "اور تم لوگ بندہ مومن کی قدر و منزلت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔
 "اے مالک۔

”جب ایک مومن دوسرے برادر مومن سے ملاقات کے موقع پر مصافحہ کرتا ہے تو خدا اور نبر عالم کی نظر (رحمت) اُن کے شامل حال ہوتی ہے اور اُن دونوں (برادر ایمانی) کے گناہ ڈھلتے رہتے ہیں... یہاں تک کہ دونوں جسد ہوں۔

(جن کی یہ کیفیت ہو اُن کی قدر و منزلت کس طرح بیان کر سکتے ہو)

میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے:

”جس کی اسی قدر و منزلت ہو۔ وہ آتشِ جہنم کا مزہ نہیں چکھے گا۔

حَلَالٌ عِذَا - حَلَالٌ لِبَاسٍ

عَنْ مَسْئُورِ الْقَيْنِقَلِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي فُنْطَاطِهِ بِمِثْنِي، فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا كَلْبُونَ الْحَرَامِ، وَيَلْبَسُونَ الْحَرَامَ وَيَتَكَبَّرُونَ الْحَرَامَ، وَلَكِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ الْحَلَالَ، وَتَلْبَسُونَ الْحَلَالَ وَتَسْكِحُونَ الْحَلَالَ لِأَنَّ اللَّهَ مَا يَصِحُّ عَيْتُكُمْ وَلَا يُتَقَبَّلُ إِلَّا مِنْكُمْ.

منصور صیقل کا بیان ہے کہ: میں (سج کے موقع پر) منیٰ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پاس بیٹھے تھے میں اثناء کچھ لوگوں پر آپ کی نگاہ پڑی، تو فرمایا:

”حرام کھاتے ہیں۔ حرام پہنتے ہیں، حرام طریقے سے (خواہشات پوری) کرتے ہیں....

(پھر اپنے پیروکاروں کی طرف خطاب کر کے فرمایا):

”لیکن تم لوگ۔ حلال (رزق) کھاتے ہو۔ مباح (لباس) پہنتے ہو، اور جائز (طریقے سے اپنی خواہشات

پوری) کرتے ہو۔

اصل برج تو تمہی لوگوں کا بے تمہارا ہی عمل قبول کیا جائے گا۔



محبت کرنے والوں کے ساتھ

عَنْ مُوسَى التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ. قَالَ: إِنَّكَ لَتُحِبُّنِي، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أُحِبُّبْتَ.

موسیٰ تمیمی کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا :

’اے خدا کے رسول میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔‘

آنحضرتؐ نے فرمایا :- تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟

کہنے لگا :- خدا کی قسم — میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا :- تم آخرت میں اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔

ائمہ کرام کی شفاعت

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عِيصٍ، رَفَعَهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَشَفَعُ فِي الْمَذْنُوبِينَ مِنْ شَيْعَتِنَا، فَأَمَّا الَّذِينَ سَوَّوْا فَمَنْ نَجَّاهُمْ اللَّهُ:

احمد بن عیص کی روایت ہے ... امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :
’جب قیامت کا دن ہوگا تو ہم اپنے شیعوں میں سے ان لوگوں کی جو گنہ گار ہوں گے، شفاعت کریں گے۔‘

نیکی کاروں کو تو خداوند عالم (ویسے ہی) نجات عطا کر دے گا۔

تَسْتَبِأُ بِالْخَيْرِ

۷۸۶

صفات الشیخ

تالیف :- شیخ صدوق علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ سید رضی جعفر نقوی

شیعہ پر ہمزگار اور سعی پیہم کرنے والے ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

شِيعَتُنَا أَهْلُ النُّوحِ وَالْإِبْرَاهِيمَ، وَأَهْلُ التَّوْفَى وَالْأَمَانَةِ، وَأَهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ،
أَصْحَابُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ جَنَّةٍ فِي النَّوْمِ وَاللَّيْلَةِ، الْقَائِمُونَ بِاللَّيْلِ الصَّابِرُونَ
بِالسَّهْرِ، يُزَكُّونَ أَمْوَالَهُمْ، وَيَحْجُونَ الْبَيْتَ، وَيَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ.
ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ:

”ہمارے شیعہ پر ہمزگار اور (راہ خدا میں) سعی پیہم کرنے والے صاحبانِ وفا، امانت داز زاهد
جو گناہوں سے باز رہنے والے راتوں میں عبادت کرتے دن میں روزگار کھتے والے ہوتے ہیں اپنے مال کی
زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، حج بیت اللہ کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور ہر حرام سے اپنا دامن بچاتے ہیں۔“

شیعہ ائمہ کے احکام کو تسلیم کرتے ہیں

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: شِيعَتُنَا الْمُسْلِمُونَ

لَا مَرِفًا، أَلَا خِذُّونَ بَقَوْلِنَا، أَلَا نَخَالِفُونَ لِأَعْدَائِنَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَّا.

حسین بن خالد کہتے ہیں کہ حضرت امام علی رضائے فرمایا:

”ہمارے شیعہ ہمارے حکم کو تسلیم کرنے والے ہماری بات پر عمل کرنے والے اور ہمارے دشمنوں
کے مخالف ہوتے ہیں، جو ایسا نہ ہو، وہ ہمارا نہیں ہے۔“

شیعہ اور تقیہ

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لِأَدْوَانِ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ،

وَلَا إِتْيَانَ لِمَنْ لَا وَرْعَ لَهُ.

ابان بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ :
 "جو تعلقہ کو نہیں (مانتا) وہ دین نہیں رکھتا" اور جس میں پرہیزگاری نہیں اس کے پاس ایمان
 نہیں۔



جھوٹے دعویٰ دار

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مِنْ شِيعَتِنَا
 وَهُوَ مَتَمِّسٌ لِبَعْزِ رُؤْيَا غَيْرِنَا :-

مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا :
 "وہ شخص غلط بیانی کر رہا ہے جو خود کو ہمارا شیعوں میں شمار کرتا ہے اور دوسروں کی روایت پر گامزن ہے۔"



شیعہ... فاضل طینت کے پیرائے ہیں

عَنْ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ، مَنْ عَادَى شِيعَتَنَا
 فَقَدْ عَادَانَا، وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا؛ لَا نَهْمُ مَنْ خَلَعُوا مِنَّا طِينَتَنَا مِنْ أَحَبِّهِمْ فَلَوْ مَتَا وَمَنْ
 الْبَعْضُ مِنْ فِيلَسٍ مَتَا شِيعَتِنَا يَنْطُرُونَ بِنُورِ اللَّهِ؛ وَيَتَعَلَّمُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ وَيُؤْمِنُونَ بِكَرَامَةِ اللَّهِ.
 مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ شِيعَتِنَا يَمْرُضُ الْأَمْرَ ضَالِماً مِنْهُ وَلَا اعْتَمَّ إِلَّا اعْتَمَّ عَلَيْنَا بِعَيْبِهِ، وَلَا لَفِرْحُ إِلَّا وَرَحْنَا لِمَرْجَبِهِ
 وَلَا لِيَغِيْبَ عَنَّا أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا آتَيْنِ كَانَتْ فِي تَشْرِيقِ الْأَرْضِ أَوْ غَرْبِهَا - وَمَنْ تَرَكَ مِنْ شِيعَتِنَا دِينَنَا
 يَهُوَ عَلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ مَالاً فَهُوَ لِيُورِثَهُ - شِيعَتُنَا الَّذِينَ يُعْمَلُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
 وَيَحْتَمُونَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، وَيُصُومُونَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَيُؤْتُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَيَتَبَرَّزُونَ
 مِنْ أَعْدَائِهِمْ - أُولَئِكَ أَهْلُ الْإِيمَانِ وَالسَّخَى وَأَهْلُ الْوَرَعِ وَالسُّرَى - مَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللَّهِ
 وَمَنْ طَعَنَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ طَعَنَ عَلَى اللَّهِ، لَا فَهْمَ عِبَادَ اللَّهِ حَقًّا وَأَوْلِيَاءَهُ حَقًّا.

وَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَهُمْ يَشْفَعُ فِي مِثْلِ رِبِيعَةَ وَمُضَى فَشَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ لِكِرَامَتِهِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

ابن ابی نجران کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
 ”جو ہمارے شیعوں سے عداوت رکھنے اُس نے ہم سے ملو رکھی اور جس ان سے محبت کی اس نے
 ہم سے محبت کی کیونکہ وہ ہمارے ہیں، ہماری ہی (فاضل، طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔
 جو ان سے محبت کرے وہ ہمارا ہے، اور جو ان سے دشمنی کرے وہ ہمارا نہیں ہے۔
 شیعہ اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں اللہ کی رحمت میں جنبش کرتے ہیں، اللہ کی کرامت کے فائز المرام
 ہوتے ہیں۔“

اگر ہمارا کوئی شیعہ بیمار ہو تو (گویا) اس کی بیماری کی وجہ ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ بخیر ہو تو ہم بخیر ہوتے ہیں۔
 اگر وہ غمگین ہو تو ہم غمگین ہوتے ہیں، مشرق یا مغرب میں کہیں رہنے والا شیعہ ہم سے غائب نہیں ہے
 اگر کوئی شیعہ مفروض مرے تو ہمارے ذمہ ہے، اگر کچھ مال چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو تو اس کے ورثہ
 کا ہے۔

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، خانہ کعبہ کارج کرتے ہیں۔ ماہ رمضان
 میں روزے رکھتے ہیں، اہلبیت (کرام، علیہم السلام سے محبت رکھتے ہیں، اور ان کے دشمنوں سے برائت
 کرتے ہیں۔

وہ صاحبان ایمان و تقویٰ، اور اہل درع و پرہیزگار ہوتے ہیں۔
 اُن کو رد کرنے والا اللہ پر زد کرنے والا، اور اُن پر طعن و تشنیع کرنے والا، خدا پر طعنہ زن ہے، کیونکہ یہ
 خدا کے سچے بندے ہیں اور اسکے بھتیجے دوست دار ہیں۔

خدا کی قسم اگر ان میں سے کوئی رعبہ و مضر جتنے لوگوں کی سفارش کرے تو خداوند عالم ان کے احترام میں
 اس سفارش کو قبول کرے گا۔





حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباء اجداد کے سلسلہ سے نقل کیا ہے کہ خداوندِ عالم کا فرمان ہے :

كَلِمَةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنِي ، مَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِي ، وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي
أَمِنَ مِنْ عَذَابِي .

’کلمہ‘ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ — مسیرِ اقلد ہے، جو کلمہ پڑھے، وہ میرے قلعے میں داخل ہو جاتا ہے اور جو میرے قلعے میں داخل ہو جائے۔ وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ :

البتہ اس کی کچھ شرطیں ہیں — واثامن شو و طہا (اور اس کی شرطوں میں سے ایک شرط میں خود ہوں)

(نقل بالمعنی)



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کا ثواب

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" مُخْلِصًا وَدَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَإِخْلَاصُهُ بِمَا أَنْتَ يَحْجِزُهُ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" ، عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى .

محمد بن حمران کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :

جو شخص خلوص سے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہے وہ جنت میں جائے گا اور اس کے خلوص کی (نشانی یہ) ہے کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار اور اس پر ایمان اُسے ان باتوں سے روکے جن کو خداوندِ عالم نے حرام قرار دیا ہے۔

(یہی روایت جناب زید بن آرم نے حضرت رسولؐ خدا سے بعینہ نقل کی ہے)



شیعہ پر ہمزگار ہوتے ہیں :

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَدَّثِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ :

لَمَّا فَجَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَكَّةَ فَأَمَّ عَلَى الشَّافَا فَقَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ، وَإِنِّي شَفِيقٌ عَلَيْكُمْ، لَا تَقُولُوا: إِنَّمَا مُحَمَّدٌ مِمَّنْ فَوَلَّاهُ مَا أَوْلِيَ ابْنِي مِنْكُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِكُمْ إِلَّا الْمُتَّقُونَ - (الْأَلْفَلَاكُ) فَلَا أَعْرِفُكُمْ تَأْتُونِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْمِلُونَ الدُّنْيَا عَلَى رِقَابِكُمْ، وَيَأْتِي النَّاسُ يَحْمِلُونَ الْآخِرَةَ، أَلَا وَإِنِّي قَدْ أَعْذَرْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنِكُمْ، وَفِيمَا بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنِكُمْ، وَإِنِّي عَلَىٰ وَلِيِّكُمْ عَلَيْكُمْ.

ابو عبیدہ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

فتح مکہ کے موقع پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر فرمایا:

”اے بنی ہاشم! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں اور تم پر مہربان ہوں (لیکن اس کے باوجود یہ) نہ کہنے لگو کہ: محمد تو ہمارے ہیں۔ خدا کی قسم تم میں سے اور دوسروں میں سے میرا دست دہی ہے جو پر میزگار ہو۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ روز قیامت اس طرح آؤ کہ اپنی گردنوں پر تم تو دنیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے اور دوسرے لوگ آنت رکا سامان لے کر آ رہے ہوں۔

آگاہ رہو کہ میں نے اپنے اور تمہارے درمیان اپنے اور خدا کے درمیان حجت تمام کر دی میرے لئے میرا عمل، اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے)

اچھے اور بُرے لوگوں کی ہم نشینی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَجَالِسَةُ الْأَشْقَاءِ تُوْرَثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْأَخْيَارِ وَمَجَالِسَةُ الْأَخْيَارِ تُلْحِقُ الْأَشْرَارَ بِالْأَخْيَارِ وَمَجَالِسَةُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ تُلْحِقُ الْفُجَّارَ بِالْأَبْرَارِ فَمَنْ اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ أَهْوَاهُ وَلَمْ تَعْرِضُوا دِينِيهِ، فَانظُرُوا إِلَى خُلَاطِئِهِ، فَإِنْ كَانُوا أَهْلَ دِينِ اللَّهِ فَهَوَّ عَلَى دِينِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ دِينِ اللَّهِ فَلَا تَحْطَلُوهُ مِنْ دِينِ اللَّهِ - إِنَّا رَسُولُ اللَّهِ

كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُلَاحِظُ كَافِرًا وَلَا يُخَالِطُ فَاجِرًا أَوْ
آخَاكَ فَرًّا، أَوْ خَالَطَ فَاجِرًا، كَانَ كَافِرًا فَاجِرًا.

محمد بن قیس کی روایت ہے، امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

”برے لوگوں کی ہم نشینی، نیک لوگوں سے برگمائی پیدا کرتی ہے، اور نیک لوگوں کے ساتھ ہم نشینی
بروں کو بھی اچھوں میں شامل کر دیتی ہے، جبکہ بدکار لوگوں کی نیکو کار لوگوں کے ساتھ نشست دہرخواست
اتھیں نیکو کار سے ملتی کر دیتی ہے۔

تو جس شخص کا معاملہ تمہارے لئے مشتبہ ہو اور اس کا دین معلوم نہ ہو تو اس کے ملنے والوں کو دیکھو،
اگر وہ دینِ خدا کے پابند ہیں تو یہ بھی دینِ خدا پر ہے اور اگر وہ لوگ دینِ خدا پر نہیں ہیں تو اس جیسے بھی سمجھو کہ
دینِ خدا میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

”جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی کافر کو بھائی نہ بنائے نہ بدکار سے میل جول رکھے،
کیونکہ جو شخص کافر کو بھائی بنائے اور بدکار سے میل جول رکھے وہ کافر و فاجر (ہو جائے) گا۔



دشمنانِ ایلیدیتا کا احترام کرنے والا ہمارا نہیں ہو سکتا

عَنْ ابْنِ فَضَالٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ وَاصَلَ لَنَا قَاطِعًا أَوْ قَطَعَ
لَنَا وَاصِلًا أَوْ مَدَحَ لَنَا غَائِبًا أَوْ كَفَرَ لَنَا مُخَالِفًا فَلَيْسَ مِنَّا وَلِنَسَامِنَهُ.

ابن فضال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:
”جو ہم سے قطع تعلق کرنے والوں سے میل جول رکھے یا ہم سے تعلق رکھنے والے سے قطع تعلق
اختیار کرنے ہماری تمغیص کرنے والوں کی تصریف کرے یا ہمارے مخالفین کا احترام کرے، وہ ہم میں سے
نہیں۔ نہ ہم اس سے (تعلق رکھتے) ہیں۔

دشمنانِ خدا سے دوستی؟

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ فَضَالٍ عَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ :
مَنْ دَانِيَ أَعْدَاءَ اللَّهِ فَقَدْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ عَادَى اللَّهَ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى وَحَقَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ فِي سَائِرِ جَهَنَّمَ .
نیز فرمایا :- جو دشمنانِ خدا سے محبت کرتا ہے، وہ اولیائے خدا سے دشمنی کرتا ہے اور جو اولیائے
خدا سے دشمنی کرتا ہے، وہ خدا و نبی و عالم سے دشمنی کرتا ہے اور وہ اس بات کا حقدار ہے کہ خدا و نبی و عالم اُسے
واصلی جہنم کر دے۔

پیاک دامنی - اور خدا کیلئے عمل

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادٍ زَوَّجَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَوْلِهِ : وَاللَّهِ
مَا شِيعَةُ عَمِّي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرَّجَتَهُ، وَعَمِلَ لِحَالَتِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ
وَدَخَاةَ عِقَابِهِ -

امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے :

خدا کی قسم - علیؑ کے شیعوں کا شیعہ وہ ہے جو اپنے دشمن کو حرام سے بچائے، پاک دامن ہو، خدا
کی (خوشنودی) کے لئے عمل کرے، اُس سے ثواب کی امید رکھے، اور اس کی منزل سے ڈرتا رہے۔

شیعوں کے اخلاق

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، قَالَ، كُنْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخُذِلَ رَجُلٌ
فَسَأَلْتُهُ : كَيْفَ مِنْ خَلْفَتِكَ مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَخْبَنَ النَّبَأَ ذَرَعِي وَأَطْرَمِي -
فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ عِيَارَةٌ أَغْنِيَا تِهْمَ لِقَمِّ الْبُهْمِ؟ قَالَ : قَلِيلَةٌ، قَالَ : كَيْفَ مَوَاصِلَةٌ
أَغْنِيَا تِهْمَ لِقَمِّ الْبُهْمِ فِي ذَاتِ أَيِّدِ الْبُهْمِ؟ فَقَالَ : إِنَّكَ تَذْكُرُ أَخْلَاقًا مَا هِيَ فِي مَعْنَدِنَا -

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَكَيْفَ يُزْعَمُ هَؤُلَاءِ أَنَّهُمْ لَنَا شَيْخٌ؟
 محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اس نے سلام
 کیا تو امام علیہ السلام نے پوچھا:
 ”تم اپنے برادران (ایمانی) کو اپنے پیچھے کیسا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو اُس نے ان لوگوں کی بہت زیادہ تعریف
 تو صیغ کی۔

امام نے فرمایا: ”اُن میں جو مالدار ہیں وہ غریبوں کی مزاج پرسی کے لئے (کتنا جانتے) ہیں؟
 اُس نے کہا: ”بیت کم۔
 امام نے پوچھا: جو صاحبانِ ثروت ہیں وہ اپنے محتاج و تنگ دست لوگوں کی کس قدر مدد
 کرتے ہیں؟
 یہ سن کر اس نے کہا کہ: آپ تو ایسے اخلاقِ کریمانہ کا ذکر فرما رہے ہیں جو ہم اپنے درمیان نہیں
 پاتے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ لوگ کیسے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شیخ ہیں!!

محبت کے دعوے دار

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ مَسْئِنَ
 يَتَّخِذُ مَوَدَّةً أَهْلَ الْبَيْتِ لَعَنَ هُوَ أَشَدُّ فِتْنَةً عَلَى شَيْعَتِنَا مِنَ الدَّجَالِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا بَنَ
 رَسُولِ اللَّهِ، بِنَاذِرًا؟ قَالَ: بِسُؤَالِهَا أَعْدَائِنَا وَمَعَارَاةِ أَوْلِيَانِنَا. إِنَّهُ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ اِحْتَلَطَ
 الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَاشْتَبَهَ الْأَمْرُ فَامَّ يُعْرِفُ مُؤْمِنٌ مِنْ مُنَافِقٍ.

احمد بن محمد بن مختار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
 ”ہم اہلبیت سے محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں کچھ ایسے ہیں جن کا فتنہ ہمارے شیعوں کیلئے
 دجال سے بھی سخت ہے۔

میں نے پوچھا: "اے فرزندِ رسول! وہ کیسے ہے؟"
 فرمایا کہ: یہ لوگ (وہ ہیں جو) ہمارے دشمنوں سے محبت اور ہمارے چاہنے والوں سے عداوت رکھتے
 ہیں اور جب ایسا ہو تو حق و باطل باہم خلط ملط ہو جائیں گے معاملہ مشتبہ ہو جائے گا اور مومن و منافق
 کی پہچان نہیں ہو سکے گی۔

دشمنِ خدا کا دوست بھی دشمنِ خدا ہے

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ كَافِرًا فَتَدَّ أَبْغَضَ
 اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ كَافِرًا فَتَدَّ أَحَبَّ اللَّهُ.
 ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صِدِّيقِ عَدُوَّ اللَّهِ عَدُوَّ اللَّهِ -
 علاء بن فضیل کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ:
 "جو کافر سے محبت کرے اس نے خدا کو تاراض کیا اور جو کافر سے بغض رکھے اس نے خدا سے
 محبت کی۔"

سچھ فرمایا:۔ دشمنِ خدا کا دوست (بھی تو) دشمنِ خدا ہے۔

مشکوک لوگوں کے ساتھ نشست

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا
 عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مَنْ جَاسَ أَهْلَ الرَّيْبِ فَهُوَ مَرِيئٌ -
 امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:
 "جو شخص ایسے لوگوں کے ساتھ نشست رکھتا ہے جن کی (سرگرمیاں) مشکوک
 ہوں، وہ خود بھی مشکوک ہے۔"



ناصبی؛ شیعوں سے عداوت رکھتے ہیں

عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَيْسَ النَّاصِبُ مَنْ نَصَبَ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَّا ذَلِكَ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَقُولُ: أَنَا الْبَغْضُ مُحْتَدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَلَكِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَكُمْ وَهُوَ لَيْسَ بِكُمْ أَنْكُمْ سَوَّوْا التَّوْفَا وَتَسْتَبْرِؤُنَ مِنْ أَعْدَائِنَا. وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَشْبَحَ عَدُوَّ النَّاسِ تَشَبَّهَ قَسَلًا وَذَلِيئًا.

معلى بن خنيس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "ناصبی (صرف) وہ نہیں جیسا جو ہم اہلبیت سے عداوت رکھے ہم کسی مسلمان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنتو گے کہ میں محمد و آل محمد سے عداوت رکھتا ہوں، ناصبی وہ ہے جو تم لوگوں سے عداوت رکھتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم لوگ ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے برات کرتے ہو۔ (فرمایا کہ): جو ہمارے دشمن کو شکم سیر کرے (گویا) اس نے ہمارے ایک چاہنے والے کی زندگی سلب کر لی۔"

شیطانِ علی کی صفات

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّا شَيْئَةٌ عَلِيٌّ مَلَأَتْ اللَّهُ عَلَيْهِ كَأَنَّا خُنْضُ الْبَيْطُونِ ذُئِلُ الشِّفَاهِ وَأَهْلُ رَأْفَةٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ يُعْرِضُونَ بِالرَّهْبَانِيَّةِ. فَأَعْيَنُوا عَلِيًّا مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَجْهِ وَاجْتِهَادٍ. امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ:-

علی علیہ السلام کے شیعوں کے پیٹ چپکے ہوتے، اور ہونٹ خشک ہوتے تھے، وہ نرم دل، صاحبِ حلم و علم (ہوتے ہیں) دنیا کی طرف بے توجہی ان کی پہچان ہے، لہذا تم لوگ جس عقیدے پر ہو اسے پرہیزگاری اور سچی سہیم سے مدد پہنچاؤ۔



عَنْ أَبِي الْمُقَدِّمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهُ قَالَ:
 يَا أَبَا الْمُقَدِّمِ، إِنَّمَا سَيِّئَةٌ عَلَيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الشَّاجِرُونَ النَّاجِلُونَ الدَّابِلُونَ
 ذَابِلَةٌ شَفَا هُمْ مِنْ الْقِيَامِ نَحِيصَةٌ لَطُونُكُمْ، مُصَفَّرَةٌ أَلْوَانُكُمْ، مُتَغَيَّرَةٌ وَجُوهُكُمْ،
 إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ فِرَاشًا، وَاسْتَقْبَلُواهَا بِجَبَاهِهِمْ.
 بِأَكْبَرِ عَيْونِكُمْ، كَثِيرَةٌ دُمُوعُكُمْ، صَلَاتُكُمْ كَثِيرَةٌ، وَدُعَاؤُهُمْ كَثِيرٌ، تِلَاوَتُكُمْ
 كِتَابِ اللَّهِ، لِيَفْرَحَ النَّاسُ وَهُمْ يَحْزَنُونَ.

اے ابو مقدم۔ علی علیہ السلام کے شیعوں (کی خصوصیت یہ) ہے کہ: لاغراور بھان زدہ جسم مثلاً
 ”مسلل، عبادت سے اُن کے ہونٹ خشک رہتے ہیں، پیٹ چپکے ہوتے ہیں انگٹ زرد
 ہو جاتی ہے، پیرے متغیر ہو جاتے ہیں، جب رات چھا جاتی ہے تو وہ زمین کو اپنا (اڈھنا) بھوننا بنا لیتے
 ہیں اور اپنی پشائیاں اُس پر رکھتے رہتے ہیں ان کی آنکھیں روتی رہتی ہیں کثرت سے آنسو بہاتے ہیں،
 نماز زیادہ پڑھتے ہیں، دعا بہت مانگتے ہیں، کتابِ خدا کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ لوگ (دنیاوی
 لذتوں میں) مگن رہتے ہیں جبکہ لوگ غمزدہ رہتے ہیں۔

شیعوں کی علامات

عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:
 قَوْمٌ تَبِعَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاتَّقَمَتِ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟
 قَالُوا: شَيْعَتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.
 قَالَ: مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكُمْ سِيَمَاءَ الشَّيْعَةِ؟
 قَالُوا: وَمَا سِيَمَاءُ الشَّيْعَةِ؟
 قَالَ: صُمْرٌ نُوجُوهُ مِنْ السَّمْرِ، خُمْصُ الْبُطُونِ مِنَ الصِّيَامِ، وَدُبُلُ السَّفَاهِ مِنَ الدُّعَاءِ، عَلَيْهِمْ
 غَيْرَةُ الْخَاسِعِينَ.

سندی بن محمد کا بیان ہے کہ کچھ لوگ بناب امیر کے پیچھے پیچھے آرہے تھے، آپ نے ان لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا:

”تم لوگ کون ہو۔؟“

کہنے لگے :- اے امیر المؤمنین ہم آپ کے شیعہ ہیں۔

فرمایا :- پھر کیا وجہ ہے کہ مجھے تم لوگوں میں شیعوں کی علامات نظر نہیں آرہی ہیں۔؟

پوچھا :- شیعوں کی علامات کیا ہیں۔؟

فرمایا :- راتوں کو جاگنے سے چہرے زرد، روزہ رکھنے سے پیٹ چپکے ہوئے، دعا مانگتے رہنے سے

ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور ان پر خضوع و خضوع رکھنے والوں کا انداز ہوتا ہے۔۔۔

شکم کی پاکیزگی اور جہلِ عمل

عَنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا شَيْعَةٌ جُعِفَتْ مِنْ عَفْ بَطْنُهُ وَفَرْجِهِ، وَأَسْتَدَّ جِمَادُهُ، وَعَمِلَ بِخَالِقَتِهِ، وَرَجَا لَوَائِبَهُ، وَخَافَ عِقَابَهُ۔ فَإِذَا رَأَيْتَ أُولَئِكَ، فَأُولَئِكَ شَيْعَةٌ جُعِفَتْ۔

مفضل کی روایت ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”ہمارا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم کو حرام غذا سے، پچائے، پاک دامن ہو۔ سخت سخی میہم کرنے والا

ہو۔ اپنے خالق کیلئے عمل کرتا ہو، اس کی بارگاہ سے اجر کی امید رکھتا ہو اور عقاب سے ڈرتا ہو۔

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھنا تو سمجھ لینا کہ یہی ہمارے شیعہ ہیں۔

جھوٹے دعوے دار

عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

يَا حَابِسُ۔ أَيْلَتِي مِنَ اتِّخَاذِ الشَّيْعِ أَنْ يَقُولَ جُنُبْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ وَاللَّهِ مَا شَيْعْنَا إِلَّا مَنْ

اتقى الله واطاعه - وما كانوا لغير فؤاد إلا بالتواضع والتخشع، وأدوا الأمانة، وكثرة ذكر
الله، والصوم، والصلاة، والبر بالوالدين، والتعهد للجيران من الفقراء، وأهل المسكنة، والغارين
والأيتام، وصديق الحديث، وتلاوت القرآن، وكف الألسن عن الناس إلا من خير، وكانوا
أمناء عسائريهم في الأشياء.

فقال جابر: يا ابن رسول الله، ما أعرف أحدًا بهذه الصفة، فقال لي:

يا جابر، لا تذهبن بك المذاهب أحب الرجل أن يقول: أحب عليًا صلوات الله عليه
وأثره؛ فلو قال إني أحب رسول الله صلى الله عليه وآله ورسول الله خير من علي
عليه السلام ثم لا يتبع سيرته ولا يعمل بسنته ما فقهه حبه إياه شيئًا فالتقوا الله وأعملوا بسا
عده الله ليس بين الله وبين أحد قرابة. أحب البيار إلى الله عز وجل وأكرمهم عليه
أفهام له وأعملهم بطاعته. يا جابر ما يفترب العبد إلى الله تبارك وتعالى إلا بالطاعة،
فامعنا بزيادة من النار ولا على الله لأحد منكم حجة.

من كان لله مطنعًا فهو لنا ولي، ومن كان لله عاصيًا فهو لنا عدو، ولا مثال ولا يتنا إلا بال
والووع.

جابر جعفری کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اے جابر جس شخص نے مذہب شیعیہ کو اپنا یا ہے کیا اس کے لئے یہ دعویٰ کافی ہے کہ وہ ہم اہلبیت

سے محبت کرتا ہے۔؟

خدا کی قسم ہمارا شیعہ صرف وہ ہے جو خدا سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور یہ لوگ اپنے تواضع
(انکساری) خضوع و خشوع، امانت کی ادائیگی، کثرت سے ذکر خدا، نماز روزے، والدین کے ساتھ حسن سلوک
تنگدست پڑوسیوں، مسکینوں، مقروض لوگوں اور یتیموں کی نگرانی، گناہوں کی سچائی، تلاوت قرآن اور
سوائے کلمہ تمیز کے لوگوں کے بائیں میں اپنی زبانوں کو بند رکھنے سے ہی پہچانے جاتے ہیں اور یہ لوگ
اپنے قبیلوں میں چیزوں کے امانت دار بنائے جاتے ہیں۔

جاہر نے کہا، فرزندِ رسول مجھے تو کوئی ایسا نظر نہیں آتا۔

امام نے فرمایا، اے جاہر، مختلف باتیں تمہیں راستے سے ہٹانے دیں! کیا کسی شخص کے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں، اُن کا شیعہ ہوں!؟
اب اگر وہ یہ کہنے لگے کہ میں حضرت رسول خدا سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن وہ شخص آنحضرت کی سیرتِ طیبہ کا اتباع نہ کرے۔ اُن کی سنت پر عمل نہ کرے۔ تو اگرچہ حضرت رسول خدا حضرت علی سے افضل ہیں۔ لیکن اتباعِ عمل کے بغیر رسول کی محبت کا دعویٰ اس شخص کو کسی طرح کا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔
لہذا خدا سے ڈرو اور جو (مراتب) خداوندِ عالم کے پاس ہیں اُن کیلئے عمل کرو۔
(یاد رکھو) خداوندِ عالم اور کسی بندے کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے، خداوندِ عالم کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور معزز وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہو، اور اس کی زیادہ اطاعت کرتا ہو۔
اے جاہر۔ خداوندِ عالم کا تقرب صرف عبادت ہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے نہ ہمارے پاس حجیم کے سلسلے میں کوئی سرٹیفکیٹ ہے اور نہ تم میں سے کوئی شخص خدا کے سامنے کوئی حجت پیش کر سکتا ہے۔
جو اللہ کا اطاعت گزار ہے وہ ہمارا شیعہ ہے، اور جو اس کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے، ہماری ولایت تو عمل اور پرہیزگاری کے بغیر نہیں مل سکتی۔

✽ اخلاص و محبت کا پیکر

عَنْ ظُرَيْبِ بْنِ نَاصِحٍ رَفَعَهُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:
إِسْمَاءُ سِنَعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُسَيَّادَةُ لَوْ أَنَّ فِي رِوَايَتِنَا، الْمُسَيَّادَةُ لَوْ أَنَّ
لِإِخْبَاءِ أَمْرِنَا، إِنَّ غَضَبَنَا لَمْ يُظْلِمْنَا، وَإِنْ رَضِينَا لَمْ يُبْرِئْنَا، بَرَكَتُهُ لِمَنْ جَاوَدُوا وَسَلَامٌ لِمَنْ
خَالَطُوا.

ظریف بن ناصح کی روایت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ:

علی علیہ السلام کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کی خاطر ایک دوسرے کی ضرورت کے وقت اُس کی

خرچ کرتے ہیں؛ ہماری محبت کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ہمارے امر کو زندہ رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، اگر غضبناک ہوں (تب بھی) ظلم نہیں کرتے، خوشی کی حالت میں اسراف سے کام نہیں لیتے، اپنے پڑوسیوں کے لئے (خیر و) برکت (کا سرشتیر) اور ملنے والوں کے لئے سلامتی (کا ذریعہ) ہوتے ہیں۔

آواز اور سماعت

يَا جَابِرُ، إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يُعَدُّ وَصُوتَهُ سَمْعَهُ، وَلَا تُحْمَلُ وَهُ وَبَدَنُهُ.
لَا يَسْبُحُ لَنَا قَالِيًّا وَلَا لِوَأَصِلُ لَنَا مُنْعَضًا وَلَا يُجَالِسُنَا عَامِيًّا.
شِيعَةُ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يُبَعِّرُ هَرِيرًا نَكَلًا، وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغَرَابِ، وَلَا يُسْأَلُ
النَّاسَ بِكَفِّهِ وَإِنْ مَاتَ جُرْعًا، أَوْ لَيْتَكَ الْخَفِيفَةَ عَيْشَتَهُمْ، الْمُنْقِلَةَ وَيْلَهُمْ، إِنْ شَهِدُوا
لَمْ يُعْرِضُوا، وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقِدُوا، وَإِنْ مَرَضُوا لَمْ يُبَادُوا، وَإِنْ مَاتُوا لَمْ يُشْهِدُوا، فِي
قُبُورِهِمْ يَسْرًا وَرَوْنًا.

قُلْتُ: وَإِنَّ أَطْلُبُ هُوَ لَهُ؟ قَالَ: فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ وَبَيْنَ الْأَسْوَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:
رَأْدِلَةَ عَلَى السُّؤْمِنِينَ أُعِزَّةَ عَلَى الْكَاغِبِينَ

الوہم قدم کی روایت ہے۔ امام محمد باقر نے جناب جابر سے فرمایا:

”اے جابر۔ علی علیہ السلام کا شیعہ وہ ہے جس کی آواز ڈھیمی ہو، بدن زیادہ جیم نہ ہو۔ ہمارے دشمن کی طرح دشنا نہ کرے، ہمارے مخالف کے راہ درم نہ رکھے اور ہماری تقیص کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرے۔ ... نہ کتے کی طرح بھونکتا ہو، نہ کوسے کی طرح لالچ کرتا ہو نہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہو، اگرچہ جان پرین جائے۔“

یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی بھٹی بھٹی ہوتی ہے، مسکن بدلتا رہتا ہے، موجود ہو تو پہچانے نہ جائیں، غائب ہوں تو ڈھونڈنے نہ جائیں، بیمار ہوں تو لوگ ان کی عیادت کو نہ جائیں، مر جائیں تو لوگ جمع نہ ہوں۔

یہ لوگ قبروں میں ہی ایک دوسرے سے ملیں گے۔
 راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا کہ ایسے لوگوں کو کہاں ڈھونڈوں؟
 فرمایا:۔ زمین کے اطراف میں، بازا روں میں... (کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم نے
 فرمایا ہے:

أَزَلَّةً عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعْرَابُ عَلَى الْكَافِرِينَ (مومنین کیسیلے بھکے ہوئے اور کافروں پر غائب)

☆ صبرِ حق بات کریں

عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ لِي كَثْرَةُ شَيْعَتَابِ الْكُوفَةِ؛
 قَالَ: قُلْتُ: خَمْسُونَ أَلْفًا. قَالَ: فَمَا زَالَ يَقُولُ حَتَّى قَالَ: أُرْتَضِي أَنْ يَكُونُوا عَشْرِينَ؛ ثُمَّ قَالَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاللَّهِ لَوْ دَرْتُ أَنْ يَكُونَ بِالْكُوفَةِ ثَمَسَةٌ وَعَشْرُونَ رَجُلًا لَغَرَفُونَ أَمْرًا نَالَهُ فِي
 حَنْ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُولُونَ عَلَيْنَا إِلَّا الْحَقَّ۔

مفضل بن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا:

”کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں؟“

میں نے کہا: پچاس ہزار۔

مگر امام علیہ السلام اپنے اُس سوال کو برابر ہراتے رہے (اور میرا جواب قبول نہ فرمایا)

پھر پوچھا:۔ ”کیا تمہیں امید ہے کہ (پتے اور پتے) ہمیں شیعہ (دہاں) ہونگے؟“

اس کے بعد فرمایا... کاش دہاں ایسے پتے افراد ہوتے جو ہمارے امر کی (پوری) معرفت رکھنے والے

ہوتے، اور ہمارے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہتے۔

☆ دلوں میں سلامت ایمان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا جِيلُونِيهِ رَحِمَهُ اللَّهُ بِأَنَّ نَسْرَةَ نَزَعَتْهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

قَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الدَّوَانِقِيُّ بِالْحَيْزَةِ أَيَّامَ أَبِي الْعَبَّاسِ:
يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا بَالَ الرَّجُلِ مِنْ شَيْعَتِكُمْ يُسْتَحْرِجُ مَا فِي جُوفِهِ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُعْرِفَ
مَذْهَبَهُ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذَلِكَ لِخَلَاوَةِ الْإِيمَانِ فِي صُدُورِهِمْ، مِنْ خَلَاوَتِهِ يُبْدُونَ مَبْدِيًّا
مُحَمَّدَ بْنَ مَجِيلُوْبِيَّةَ كَمَا رَوَيْتَ هُنَا (عجاسی حکمران) ابوالعباس کے زمانہ میں حیرہ میں منصور دوانیقی نے
امام جعفر صادقؑ سے پوچھا:

”یا حضرت۔ کیا وجہ ہے آپ کے شیعوں کیسے ہی نشت میں اپنے دل کی بات بیان کر دیتے ہیں
اور لوگوں کو ان کے مذہب کا پتہ چل جاتا ہے؟
فرمایا: کیونکہ وہ اپنے دل میں ایمان کی مٹھاس محسوس کرتے ہیں (ادروشی میں) یہ مٹھاس خود بخود ظاہر
ہو جاتی ہے۔

حس کی معرفت زیادہ ہو

عَنْ أَبِي أَبِي عُمَيْرٍ، مِزْفَعَةَ، إِلَى أَحَدِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: بَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَلَاةً مِنْ بَعْضٍ
وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ حَجًّا مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَدَقَةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ مِيثَامًا مِنْ بَعْضٍ وَأَفْضَلُكُمْ
ابن ابی عمیر کی روایت ہے کہ امام نے فرمایا:
”تم میں سے بعض کی نمازیں دوسرے سے زیادہ ہونگی، کچھ نے دوسرے سے زیادہ حج کئے ہوں گے، کچھ نے
دوسرے سے بڑھ کر صدقہ دیا ہوگا، کچھ کے روزے دوسرے سے زیادہ ہوں گے (لیکن) تم میں افضل
وہ ہے جس کی معرفت زیادہ ہو۔

تمہارا مرکز توجہ اور دشمنوں کا؟

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ بِإِسْنَادٍ مِزْفَعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ زِيَارِ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آبَائِهِ وَأَيَّامِهِ سَلَامُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ صَادِقُونَ، هَسْتُمْ مَعَالِمُ نَبِيِّكُمْ وَهُمْ عَدُوُّكُمْ بِكُمْ وَالشَّرِيبَ قَلْبُونُكُمْ لَكُمْ يُغْضَا بِحَيْرِ قُرُونٍ مَا لِيَسْمَعُونَ مِنْكُمْ كَلِمَةً وَيَجْعَلُونَ لَكُمْ أَعْدَاءًا ثُمَّ يَرْمُونَكُمْ بِهِ بُهْتَانًا، فَحَسِبْهُمْ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ مَعْصِيَةً.

مفقل بن زیاد عدوی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
ہم اہلبیت صاحبانِ صداقت ہمیں۔ اور (اے میرے شیعو) تمہارا مرکز توجہ تو دین کی اہم معلوما
ہیں۔

البتہ جو تمہارے دشمن ہیں ان کے مرکز توجہ تم لوگ ہو، ان کے دلوں میں تمہاری عداوت راسخ ہے۔
تمہارے باپے میں جو بات سنتے ہیں اس میں تحریف کرتے ہیں (مفروضہ کے طور پر) تمہارا امثال بناتے ہیں
اور تمہارے خلاف الزام تراشی کرتے ہیں، خدا کے نزدیک ان کا یہی طرز عمل ان کے نافرمان ہونے کی سیئے
کافی ہے۔

بدکاری سے پاک

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سُدَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
إِذَا كَانَ لِيَوْمٍ الْقِيَامَةِ رُحِي الْخَلَائِقَ بِأَسْمَائِهِمْ مَا خَلَقْنَا وَشَيْئَانَا، فَإِنَّا لَا سَفَاحَ
بَيْنَنَا.

محمد بن یحییٰ کی روایت ہے، امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ:
قیامت میں (دوسرے) لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا، لیکن ہمیں
اور ہمارے شیعوں کو (ماں کے نام سے نہیں پکارا جائے گا) کیونکہ ہمارے یہاں بدکاری نہیں
ہوتی۔

دشمنوں کی کشت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَلَّةِ الْكِنَانِيِّ، قَالَ:

اسْتَقْبَلَنِي أَبُو الْحَرَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَدْ عَلَقَتْ سَمَكَةٌ بِيَدِي
أَقْدًا فَمَا إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ السَّرِيحِيِّ أَنْ يَحْمِلَ الشَّيْءَ الَّذِي يَنْفُسُهُ -

شَمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتُمْ تَقْمُ أَعْدَاؤَكُمْ كَثِيرًا وَمَعَهُ الشَّيْءُ أَنْتُمْ وَمَا كَانُوا يَحْمِلُونَ مَا قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ -
عبداللہ بن جبلی کہتے ہیں کہ: میری ملاقات حضرت امام موسیٰ کاظم سے اس حالت میں ہوئی
کہ میں ہاتھ میں ایک مچھلی اٹھائے ہوئے تھا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اسے ہٹاؤ، یہ ایک معزز آدمی کیلئے پسند نہیں کرتا کہ معمولی چیز اپنے ہاتھ میں لے ہوئے چلے
سچھ فرمایا:۔ (یاد رکھو) تم لوگوں کے دشمن زیادہ ہیں، اسے شیخان علی تم لوگ وہ جو جن سے عداوت
کہتے ہیں۔ لہذا جہاں تک ہو ان کے سامنے معزز طریقے سے رہا کر دو۔

نیکو کاری نمایاں - اچھے کاموں کی طرف تیز قدمی

عَنْ مَسْعَدِ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: سُبَّطِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ نَعْمَانَ
قَدَّمَ مَا اسْتَعْسَنَ وَأَهْسَنَ مَا اسْتَقْبَحَ وَأَلْهَمَهُ الْجَبَلِ وَسَارَعَ بِالْأَقْرَبِ الْجَبَلِ رُغْبَةً إِلَى رُحْمَةِ الْجَبَلِ فَذَلِكَ
مَنْطِقُ لَيْتِنَا وَمَعْنَا حَيْثُ مَا كُنَّا.

مسعد بن صدقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے شیعوں
کے بارے میں سوال کیا۔ تو فرمایا:

”ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اچھے کاموں میں آگے بڑھیں۔ برے کاموں سے دور رہیں پسندیدہ
باتوں میں نمایاں رہیں اور رحمت پروردگار کے امیدوار رہیں، نیک کاموں میں پیش قدمی کریں۔ ایسے
لوگ ہمارے ہیں ان کی بازگشت، ہماری طرف ہے اور جہاں ہم ہونگے وہیں یہ بھی ہوں گے۔“

متقین کی صفات

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَثِيرٍ الْأَشْجَبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقَالُ لَهُ هَمَامٌ - وَكَانَ

عَابِدًا - فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لِي الْمُتَّقِينَ حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرَ إِلَيْهِمْ.
فَتَأَقَّلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ السُّعْمُومِيِّينَ عَنْ جِوَابِهِ، ثُمَّ
قَالَ: وَنَحْيَكَ يَا هَمَامُ، اتَّقِ اللَّهَ وَأَحْسِنْ، فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ.
فَقَالَ هَمَامُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَلْزَمَكَ بِمَا خَصَّكَ بِهِ وَحَبَّكَ وَفَضَّلَكَ بِمَا
أَنَالَكَ وَأَعْطَاكَ، لَسْنَا وَصَفْتُمْ لِي -

فَقَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ قَائِمًا عَلَى قَدَمَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ: جناب امیر کے اصحاب میں سے ہام نامی شخص
جو بہت عبادت گزار تھے، کھڑے ہوئے اور گزارش کی:
”یا امیر المؤمنین - میرے لئے متقین کی ایسی توصیف کیجئے کہ میرے سامنے ان کی ایسی واضح
تصویر آجائے، گویا میں ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔“

امیر المؤمنین علیہ السلام نے چاہا کہ انھیں جواب نہ دیں (اس لئے) فرمایا:
... ہمام، خدا سے ڈرتے رہو، اچھے کام کرتے رہو، کیونکہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہوں
اور جو نیک کام کرتے ہوں۔

ہمام نے کہا: - یا امیر المؤمنین - آپ کو اس ذات (پروردگار) کی قسم جس نے آپ کو ان مراتب
سے نوازا اس نے آپ کو عظمت و فضیلت سے سرفراز فرمایا۔ کہ آپ متقین کی توصیف فرمائیے۔
(جب ہمام نے اتنی سخت قسم دی) تو جناب امیر کھڑے ہوئے، حمد و ثناء سے پروردگار اور نبی اکرمؐ پر
درد و وسلام کے بعد فرمایا:

”اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خداوند عالم نے جب مخلوقات کو پیدا کیا تو وہ ان کی اطاعت کے
بے نیاز تھا، اور ان کی معصیت سے اسے کوئی خوف نہیں، کیونکہ بندوں کی معصیت اسے کوئی نقصان نہیں
پہنچے گا، اور اطاعت کرنے والوں کی اطاعت سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔“

اُس نے اُن کے درمیان روزگار کو تقسیم کیا۔ اور دُنیا میں ان کی جگہیں مقرر کیں۔
جناب آدم وحوٰ کو خداوندِ عالم نے جو امر وہی فرمائی تھی اس کی پابندی نہ کر کے جس کی وجہ سے جنت سے
رزمین پر آئے گئے۔

(اب اُن کی اولاد میں سے) جو صاحبانِ تقویٰ ہیں وہی فضائل کے مالک ہیں (یہ وہ لوگ ہیں جن کی
گفتگو اچھی، جن کا لباس درمیان اور جن کی رفتار میں تواضع اور انکھاری ہو۔
(نوٹ) چونکہ یہ پورا خطبہ ترجمہ کے ساتھ نصحِ البلاغ میں موجود ہے اس لئے یہاں اس کا اعادہ نہیں کیا جا رہا ہے)

☆ رضامندی اور ناراضگی

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
إِنَّمَا السُّؤْمِنُ الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يَخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقِّهِ، وَالَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْجُلْهُ
رِضَاهُ فِي مَا طَلِبَ، وَالَّذِي إِذَا قَدَّرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ.

صفوان بن مهران کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:
”مومن وہ ہے جو اگر کسی بات پر ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اُسے حق سے دور نہ کر دے،
اور اگر خوش ہو تو اسکی خوشی اُسے کسی باطل میں مبتلا نہ کرے اور صاحب اختیار ہو تو اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔“

☆ شیعوں کیلئے ائمہ کرام کا فرمان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَوْصِيَكُمْ
عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلَا تَحْمِلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْتَادِكُمْ فَتَدُلُّوهُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي
كِتَابِهِ: وَقَوْلُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا،

ثُمَّ قَالَ: عَوِّدُوا مَرْضَاهُمْ، وَاشْهَدُوا إِجَابَتَهُمْ، وَاشْهَدُوا لِحُصْنِهِمْ وَعَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا عَلَيْهِمْ
فِي مَسَاجِدِهِمْ وَأَتَقُوا حَقُّوهُمْ.

ثُمَّ قَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدَّ عَلَى قَوْمٍ نَزَعُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ يَأْتُونَ بِسُوءٍ وَيَأْخُذُونَ بِقَوْلِهِمْ بِيَانًا وَنُفْرًا
وَيَقُولُونَ فَلَا يَسْئَلُونَ مِنْهُمْ -

وَيَذِجُونَ حَدِيثَهُمْ عِنْدَ عَدُوِّهِمْ فَيَأْتِي عَدُوَّهُمْ إِلَيْنَا فَيَقُولُونَ لَنَا: إِنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ وَيُرْوَدُونَ
كَذَا وَكَذَا، فَقُولُ: عَنَّا نَسْتَبْرَأُ مَسْنَنَ يَقُولُ هَذَا، فَنَقَعُ عَلَيْهِمُ الْبُرْءَاءَةَ؟

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
"اے بندگاہِ خدا میں تمہیں تقویٰ (اور خوفِ خدا) کی وصیت کرتا ہوں اور (یہ کہ) لوگوں کو اپنے اوپر
سوار نہ کر لینا (نہ اُن کے احترام کے خلاف کوئی بات کرنا) ورنہ ذلت میں پڑ جاؤ گے۔

خداوندِ عالم کا ارشاد ہے: قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ (لوگوں سے اچھی بات کہنا)
پھر فرمایا:۔ (اختیار کے) بیماروں کی عیادت کرتا، اُن کے جنازوں میں شریک ہونا، ان کے مسالامین
گواہی دینا، اُن کے ساتھ اُن کی مساجد میں نماز پڑھنا، اور اُن کے حقوق ادا کرنا۔
کچھ لوگوں کی یہ بات کتنی سخت ہے کہ:

وہ جن ائمہ کی پیروی اور اُن کے فرمان کو اپنانے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ (ائمہ) اُن لوگوں کو جن
باتوں کا حکم دیں یا جن باتوں سے منع کریں (اُن کی پابندی نہ کریں اور اُن کا امتناع نہ کریں)۔ ۱
اور ان (ائمہ کی راہ) کی باتوں کو دشمنوں تک پھیلا دیں، پھر وہ دشمن ہمارے پاس آکر یہ بتائیں کہ:
کچھ لوگوں نے (یہ باتیں) کہی ہیں، اور فلاں فلاں روایت بیان کی ہے اور ہمیں یہ کہنا پڑے، کہ
جن لوگوں نے ایسی باتیں کی ہیں، ہم اُن سے برادرت کرتے ہیں، پھر وہ برادرت بھی اُن ہی لوگوں پر
پڑے گی۔

گفتار کی صداقت اور اداۓ امانت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَلِبِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ بِأَسْتَلِيزِقَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَلَّمْنَا
عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبَغْدَادِ - ثُمَّ قُلْتُ: يَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ مُجْتَمِعُونَ لَنَا نَطِيقُ

هَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ كَمَا أَرَدْنَا فَأَوْصِنَا.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ،
وَحُسْنِ الصُّحْبَةِ بَيْنَ صَحْبِكُمْ، وَأَنْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ.

صَلُّوا فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَعَوِدُوا مَرْضَاهُمْ، وَاتَّبِعُوا جَنَاسَهُمْ، فَإِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي أَنَّ شَيْئَتُنَا
أَهْلَ الْبَيْتِ كَالْوَأَحْيَارِ مَنْ كَانُوا مِنْهُمْ إِنْ كَانَ فَقِيهِه كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ مُؤَدِّنًا كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ
كَانَ إِمَامًا كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ صَاحِبًا وَدَنِيحَةً كَانَ مِنْهُمْ وَكَذَلِكَ كُنُونَا أَجْبِلُونَا إِلَى النَّاسِ
وَلَا تَبْغِضُونَا إِلَيْهِمْ.

رادى کا بیان ہے کہ،... ہم لوگ نبیؐ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور ان سے عرض کیا:

’اے فرزند رسولؐ! ہم لوگ یہاں سے جا رہے ہیں۔ جتنا آپ کی ہم نشینی میں بیٹھا جاہتے تھے وہ تو
ممكن نہیں ہے۔ البتہ آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیے: تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

”تم لوگوں پر فرض ہے کہ خدا کی خاطر تقویٰ اختیار کرو، سچی بات کہنا، امانت ادا کرنا، جو تم سے ملے
اس سے اچھی طرح ملنا، ہر ایک کو سلام کرنا اور کھلانا پلانا۔

’اُن‘ لوگوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنا، اُن کے بیماروں کی عیادت کرنا، اُن کے جنازوں کی مشایعت
کرنا، کیونکہ میرے پر بزرگوار نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ:

شیعیان اہلبیتؑ جہاں بھی ہوں، اُن میں سب سے اچھے لوگ (ہوتے) ہیں۔ فقہ جاننے والا، ان ہی میں سے
اچھی اذان دینے والا، ان ہی میں سے، (جماعت قائم ہو تو) امانت کرنے (کے قابل) اُن ہی میں سے، صاحب
امانت، ان ہی میں سے، اور (لوگ) اپنی چیزیں اُسی کے سپرد کرتے ہوں۔

(دیکھو) تم لوگ بھی ایسے ہی ہو۔ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو۔ ہم سے متنفرد
نہ کرنا۔



شیعوں کی شناخت: عبادت اور سجدوں کے نشان

عَنْ حَمْرَانَ بْنِ أُعَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدًا فِي بَيْتِهِ إِذْ قَرَعَ قَوْمٌ عَلَيْهِ الْبَابَ.

قَالَ: يَا جَارِيَةَ انْظُرِي مَنْ بِالْبَابِ، فَقَالَتْ: قَوْمٌ مِنْ شِيعَتِكَ، فَوَسَّيْتُ عَجَلَانًا حَتَّى كَادَ أَنْ يَفْتَحَ. فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ، وَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، رَجَعَ وَقَالَ:

كِدُّوا فَاثْنَيْنِ السَّمْتِ فِي الْوُجُوهِ؟ أَيْنَ أَشْرُ الْعِبَادَةِ؟ أَيْنَ سِيْمَاءُ السُّجُودِ؟ إِنَّمَا سِيعَتُنَا نِعْرَ فُزْنِ الْعِبَادَةِ وَجُوهَهُمْ، وَأَخْلَقَ سَمْرَ اللَّيَالِي وَطَلَعَ الْهَوَاجِرِ جِشْمَهُمُ الْمَسَاجِدُونَ إِذَا سَلَّتِ النَّاسُ وَالْمُصَلُّونَ إِذَا نَامَ النَّاسُ وَالْمُخْرُؤُونَ إِذَا فَرَحَ النَّاسُ، نِعْرَ فُزْنِ بَالْتَهْدِ، كَلَامُهُمُ النَّحْتَةُ، وَتَشَاغُلُهُمُ بِالْمَحْتَةِ.

حمران بن اعین کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنے گھریں بیٹھ رہے تھے کہ کچھ لوگوں نے دروازہ کھٹکنا یا تو امام علیہ السلام نے گھر کی خادمہ سے فرمایا کہ دیکھو دروازہ پر کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا لایا کہ ہم آپ کے شیعہ آئے ہیں۔ یسُن کر امام علیہ السلام... فوراً ہی باہر تشریف لائے، دروازہ کھول کر انہیں دیکھا اور پیچھے ہٹ گئے۔ فرمایا: ان لوگوں نے غلطیائی کی۔

ان کے چہروں پر وہ خصوصیات کہاں ہیں؟۔ عبادت کے آثار کہاں ہیں، سجدوں کے نشان کہاں ہیں۔؟

ہمارے شیعہ تو وہ ہیں:

جو عبادت سے بچانے جائیں۔

(مسلسل عبادت کرنے سے ان کی ناک پر (مٹی) نشان پڑ جلتے ہیں، ان کی پیشانی بھی خاک آلود

ہوتی بنے اور اعضائے موجود بھی۔

اُن کے پیٹ چپکے ہوئے، لب نشک اور عبادت سے اُن کے پیرے متغیر ہوتے ہیں۔
رالوں کی بیداری اور دن کی تمازت اُن کے جسم کو متاثر کر دیتی ہے۔

جب دنیا کے لوگ (رات کے ستائے میں) خاموش ہوتے ہیں تو (ہمارے شیعہ) تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں، جب لوگ سو رہے ہوں تو یہ نماز پڑھتے ہیں۔

جب لوگ دنیاوی (لذت و مسرت میں) ڈوبے ہوئے ہوں تو یہ (خوفِ خدا سے) غمزدہ ہوتے ہیں۔

اپنے زہر اور پارسائی سے پہچانے جاتے ہیں۔

اُن کی گفتگو (زہری و رحمت) اور اُن کی مشغولیت کا اصل محور خدا کی رضا اور (جنت ہوتی ہے۔

صفاتِ امیانی

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَتَرَ لِسَبْعَةِ أَشْيَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ: الْبِرَاءَةُ مِنَ النِّجْبَةِ وَالطَّاعُونَ وَالرِّقَابُ وَالْوَلَانِيَّةُ وَالْإِيمَانُ بِالسَّجْدَةِ وَالِاسْتِغْلَالُ لِلشَّعَةِ وَتَحْرِيمُ الْجَبْرِ وَالنَّسْجُ عَلَى الْخَفِيِّينَ۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

”جو سات باتوں کا اقرار کرے وہ صاحبِ ایمان ہے:

اصنام اور طاغوت سے ہیزاری، ولایت کا اقرار، رجعت پر یقین، عقدِ منقطع کو جائز

سمجھنا، سارماہی کو..... اور (وضو میں) دونوں نوزوں پر سح کرنا حرام سمجھنا۔

دل میں قرآن کی عزت

عَنْ مَسْعُودَةَ بِنِ صَدَّقَةَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: مَا يَأَلُّ السُّؤْمِرُ

أَحَدٌ يَتَّبِعُهُ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّ عِزَّ الْقُرْآنِ فِي قَلْبِهِ، وَمُحَضَّنُ الْإِيمَانِ فِي صَدْرِهِ، وَهُوَ يُبِيدُ اللَّهَ

عَزَّوَجَلَّ مُطِيعٌ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ، مُصَدِّقٌ .

قِيلَ : فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَشْحَ شَيْءٍ ؟

قَالَ : لِأَنَّهُ يَكْسِبُ الرِّزْقَ مِنْ جِلْدِهِ ، وَمَطْلَبُ الْحَلَالِ عَزِيزٌ ، فَلَا يَجِبُ أَنْ يَفَارِقَهُ لِشِدَّةِ مَا يَعْلَمُ مِنْ عُنَى مَطْلَبِهِ ، وَإِنْ سَحَتْ لِنَفْسِهِ لَمْ يَضَعِهَا إِلَّا فِي مَوْضِعِهِ .

قِيلَ : مَا غَلَمَاتُ الْمُؤْمِنِ ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَرْبَعَةٌ : لَوْمَةٌ كَنُومِ الْعَرَقِ ، وَأَكْلَةٌ كَأَكْلِ الْمَرْضِيِّ ، وَبُكَاءَةٌ كِبَاءِ الشَّكْلِ ، وَتَعَوُّذَةٌ كَتَعَوُّذِ الْمَوَالِبِ .

قِيلَ لَهُ : فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَتَّكِحَ شَيْءٍ ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَحْفَظُ فَرْجَهُ عَنِ فُرُوجِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ ، وَلَكِنِّي لَا تَبِيلُ بِهِ شَهْوَتُهُ هَكَذَا أَوَّلًا هَكَذَا ، وَإِذَا ظَفَرَ بِالْحَلَالِ الْتَفَى بِهِ ، وَاسْتَعْتَى بِهِ عَنْ غَيْرِهِ .

وَقَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : إِنَّ فِي الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَمْ تَجْتَمِعْ إِلَّا فِيهِ : عِلْمُهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُحِبُّ ، وَعِلْمُهُ بِمَنْ يَبْغِضُ .

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ ، أَلَا تَرَوْنَ أَنَّكُمْ حَبِذْتُمْ ضَعِيفَ الْبَدَنِ حَيْفَ الْجَنَمِ ، وَهُوَ يَقْرُمُ النَّيْلَ وَيَصْنُومُ النَّقَارَ .

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْمُؤْمِنُ فِي دِينِهِ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ .

وَذَلِكَ لِأَنَّ الْجِبَالَ قَدْ يُنْحَتُ مِنْهَا ، وَالْمُؤْمِنُ لَا يُقَدَّرُ أَحَدٌ أَنْ يَنْحَتَ مِنْ دِينِهِ شَيْئًا ، وَذَلِكَ لِضَعْفِ دِينِهِ ، وَشَجَّةِ عَلَيْهِ .

مسعد بن سعد کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق سے دریافت کیا گیا کہ مؤمن میں اتنی شہتی کیوں ہوتی ہے ۔

فرمایا کہ ، کیونکہ اس کے دل میں قرآن کی عزت ہوتی ہے ، اس کے سینے میں خالص ایمان ہوتا ہے وہ خدا و رب عالم کی عبادت کرتا ہے ، خدا اور اس کے رسول کا اطاعت گزار اور ان کے کلام کی مکمل تصدیق

کرنے والا ہوتا ہے۔

پوچھا گیا کہ: (بسا اوقات) تجھ کیوں ہوتا ہے؟

فرمایا کہ:۔۔ وہ حلال طریقہ سے رزق کما تا ہے، جبکہ حلال حاصل کرنا (بسا اوقات) بہت دشوار ہوتا ہے تو چونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ رزق حلال حاصل کرنا کتنا سخت ہے، اس لئے اپنے ہاتھ سے اُسے کھونا پسند نہیں کرتا، اور جب سخاوت پر آمادہ ہوتا ہے تو بے محل خرچ نہیں کرتا۔

پوچھا گیا کہ: علامات مومن کیا ہیں؟

فرمایا: بے عیبی کے ساتھ سوتا ہے، بیماروں کی طرح (مختصر) کھانا کھاتا ہے، (خوف خدا سے) اس طرح روتا ہے جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے پر روئے اور اس طرح بیٹھے ہیں جیسے کہیں جانے کی جلدی میں ہوں؟ (۹) پوچھا گیا:۔۔ کیا دجر ہے کہ ”کچھ“ میں نکاح کی خواہش زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا:۔۔ چونکہ وہ ہر قسم کی غلط کاریوں سے اپنا دامن بچاتا ہے اور یہ نہیں چاہتا کہ اس کی خواہشات نفسانی اُسے ادھر ادھر مائل کر دیں (اس لئے نکاح کرتا ہے) اور جب اُسے حلال مل جاتے تو اسی پر اکتفا کرتا ہے اور اسے پالینے کے بعد دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا:

”مومن کی تین خصلتیں ہیں، جو ایسی ہی ہوتی ہیں:

(۱) خداوندِ عالم کی مغفرت۔ (۲)۔۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس سے محبت کرنی ہے۔ (۳) دشمن کی پہچان۔

فرمایا کہ:۔

”مومن قلب کے اعتبار سے (بہت) مضبوط ہوتا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ بدن کے اعتبار سے

کمزور اور جسم کے لحاظ سے لاغر ہونے کے باوجود راتوں کو عبادت میں بسر کرتا ہے، دن میں روزہ رکھتا ہے۔

فرمایا کہ:

”مومن اپنے دین (کے معاملے) میں پہاڑ سے زیادہ ثابت قدم ہوتا ہے؛۔۔ کیونکہ پہاڑ سے تو

بعض اوقات کچھ حصہ تراش لیا جاتا ہے، لیکن کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ مومن کے دین کا کوئی حصہ تراش لے (کم کر دے) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو بہت زیادہ سنبھال کر، اور حفاظت رکھتا ہے۔ (مہوم)



مسلمان، مہاجر، مومن

وَبِعِذَةِ الْأَمْسَابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُفَبِّتُكُمْ لِمِ نَبِيِّي الْمُنِيِّنَ مُؤْمِنًا؟ وَإِلْتِمَاتِ النَّاسِ آيَاهُ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ. أَلَا أُفَبِّتُكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِ؛ الْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهِ وَلسَانِهِ. أَلَا أُفَبِّتُكُمْ بِالْمُهَاجِرِ؛ الْمُهَاجِرِ مَنْ هَجَرَ الشَّيْئَاتِ وَمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضور اکرمؐ نے فرمایا،

”کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ مومن کو مومن کس بنا پر کہا گیا ہے؟۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے جان و مال کو اس کی طرف سے امن و امان حاصل ہے۔

”کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مسلمان کون ہے؟۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے انسان محفوظ ہو۔

”کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ مہاجر کون ہے؟۔ وہ جو برائیوں اور خدا کی حرام کی ہوتی چیزوں کو چھوڑ دے۔

نسیکی سے خوش ہونے والا

وَبِعِذَةِ الْأَسْبَابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَاءَتْهُ سَبِيئَةٌ وَسَيِّئَةٌ حَسَنَةٌ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا،

”جس شخص کو برائی سے تکلیف پہنچے اور نسیکی سے خوشی محسوس ہو، وہ مومن ہے۔



عَنْ جَنَابِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ مُتَدَلَّةٌ -

جناب واسطی کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ :

”مومن کیلئے کتنی بُری بات ہے کہ اُسے کوئی ایسی خواہش ہو جو اسے سوا کچھ دے !!“

قولاد سے زیادہ قوی

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أُدْخِلَ السَّارَتَيْنِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَوْ قَبِلَ شَيْئًا شَرًّا قَبِلَ لَمْ يَتَّعِزْ قَلْبُهُ -

امام جعفر صادق نے فرمایا : مومن.. قولاد سے زیادہ قوی ہے کہ لوگ میں ڈال دیا جائے تو بدل جائے گا، لیکن مومن کو قتل کیا جائے۔ آرزو سے حیر دیا جائے، پھر قتل کر دیا جائے، تب بھی اس کے دل کی حالت تبدیل نہیں ہوگی (وہ مومن ہی رہے گا)

سب کی اصل ایک ہے

عَنِ الْمُفْتَلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ اللَّهَ بَارِكَ وَمَعَالَى خَلْقِ السُّنْمِيَّيْنِ مِنْ أَضِلِّ وَاحِدٍ لَا يَدُ خُلِّ فِيهِمْ وَأَخِلُّ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَلَجٌ سَلَفٌ وَاللَّهُ يَمَثَلُ اللَّائِسِ مِنَ الْجَسَدِ وَوَسَلِ الْأَصْبَاحِ فِي الْكَتَبِ ، فَمَنْ رَأَيْتَهُمْ يُجَالِبُ ذَلِكَ فَاسْتَشْهِدْ وَأَعْلِيهِ بِمَا تَأْتِي مِنْ مَنَافِقٍ -

مفتل کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے :

خدا اوہ عالم نے مومنین کو ایک اصل سے پیدا کیا ہے اُن میں نہ کوئی باہر سے داخل ہو سکتا ہے نہ اندر سے باہر نکل سکتا ہے۔

ان کی مثال ایسی ہے جیسے جسم دوسرا یا انگلیاں اور پتھیلیاں (جو ایک دوسرے سے ہمیشہ جڑی ہوتی ہیں) اگر کسی کو اس سے مختلف یاد تو سمجھ لو کہ وہ منافق ہے۔



سردی مومن کیلئے بہار کا زمانہ ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّبَلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

الْشِّتَاءُ رَيْحُ السُّؤْمَنِ، يُطْوَلُ فِيهِ لَيْلَةٌ فَيَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى قِيَامِهِ -

سیلمان دہلی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”سردی کا دار، مومن کیلئے موسم بہار ہے، جس کی رات لمبی ہوتی ہے اور اسے دیر تک نماز

پڑھنے میں مدد ملی ہے۔

دُنیا کی آزمائشیں

عَنْ مَعْلُومَةَ بِنْتِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ

مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا، وَ لَكِنَّ أَمَنَةً مِنَ الْعَسَى فِي الْآخِرَةِ، وَ مِنَ الشَّقَاءِ، لِيُخَيَّرَ عَنِ الْبَصْرِ -

معاویہ بن عماری روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ

”خداوند عالم نے مومن کو دنیا کی آزمائشوں سے محفوظ نہیں قرار دیا ہے، البتہ اُسے آخرت

کی نایدانی اور شقاوت یعنی اندھے پن سے محفوظ رکھا ہے۔

ہمیرا پھیری

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَزْرَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: السُّؤْمُنُ لَا يَكُونُ

مُحَارَفًا -

سعید بن عزران کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

”مومن ہمیرا پھیری کرنے والا نہیں ہوتا۔“



امیاتی صفات

عَنِ الصَّالِحِ بْنِ مِيثَمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ امْتَكَنَ خِصَالَ الْإِيمَانِ :

مَنْ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ، وَكَلَّمَ غَيْظَهُ وَاسْتَسَبَّ وَعَفَا، كَانَ مِمَّنْ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَى.

صالح بن میثم کی روایت ہے امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :

”جس شخص میں تین باتیں ہوں اُس کے اندر ایمان کی صفات کامل ہیں :

(۱) جو ظلم پر صبر کرے (۲) غصہ کو پی جائے (۳) خدا سے اجر کی امید رکھتے ہوئے معاف کر دے، تو یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں خداوندِ عالم جنت میں داخل کرے گا اور ربیعہ و مضر کے برابر اس کی سفارش قبول کرے گا۔

آزمائشوں پر صبر

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ حَتَّى تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ، وَحَتَّى تَعُدَّ ذُنُوبَكُمْ مِصْبَةَ، وَذَلِكَ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ أَفْضَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ عِنْدَ الشَّجَاءِ.

زید کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :

”تم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ (لوگ تمہاری) امانت پر اطمینان نہ رکھتے ہوں، اور قاسخِ البالی کو بھی (ایک طرح کی) مصیبت نہ سمجھنے لگو۔

کیونکہ آزمائش پر صبر کرنا خوشحالی (دردِ فداغِ البالی) کی عافیت سے افضل ہے۔



مومن کے آداب اخلاق

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صِفَ فِي الْمُؤْمِنِ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُؤْمِنُ نُورٌ فِي دِينٍ، وَحُزْمٌ فِي لَبِنٍ، وَابْتِدَانٌ فِي لَبَتَيْنِ، وَحِرْصٌ فِي
فَتْنِهِ، وَنَشَاطٌ فِي هُدًى، وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ، وَإِعْظَاضٌ فِي شَمُوءَةٍ، وَعِلْمٌ فِي حِلْمٍ، وَكَيْسٌ فِي
رَفْقٍ، وَسَخَاءٌ فِي حَقِّ، وَقَصْدٌ فِي غِنَى، وَتَجَمُّلٌ فِي فَاقَةٍ، وَعَفْوٌ فِي قَذَرٍ، وَطَاعَةٌ فِي تَصْنِيعَةٍ،
دَوْرٌ فِي رَغْبَةٍ، وَحِرْصٌ فِي جَهَادٍ، وَصَلَاةٌ فِي شُغْلٍ، وَصَبْرٌ فِي شَتَّى، وَفِي الْفَرْقِ اهْتِزَاقٌ وَتَوَرُّدٌ فِي
الْمَكَارِهِ، وَسَبُورٌ فِي الرَّجَاءِ، شُكُورٌ لَا يُعْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ وَلَا يَبْتَخِرُ، وَإِنْ نَجَى عَلَيْهِ صَبْرٌ وَلَا يَطْلُعُ
الرَّحِمَ، وَكَيْسٌ يُوَاهِبُ وَلَا يَفْظُ وَلَا يَغْلِيظُ، وَلَا يَسْبِقُهُ لَظْرٌ، وَلَا تَفْضِيحُهُ بَطْنُهُ، وَلَا يُغْلِبُهُ فَرْحُهُ،
وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ.

وَلَا يُفْتِرُ وَلَا يُبَدِّرُ وَلَا يُبَيِّنُ بَلْ يُقْتَصِدُ. يَسْفِرُ الظُّلْمَ وَيُخَيِّمُ السَّكِينِ، نَفْسُهُ مَسْنُونَةٌ فِي عِبَادَةِ النَّاسِ
مَسْنُونَةٌ فِي رَاحَةٍ. لَا يُرْعَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا وَلَا يُفْرَعُ مِنْ مِمَائِلِ النَّاسِ. لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوا
عَلَيْهِ، وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَعَلَهُ لِأَمْرِ فِي جِلْمِهِ نَفْسٌ، وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ وَلَا فِي دُنْيِهِ ضَيْقٌ يُرْسِدُ مَنْ
انْتَشَارَهُ وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ وَيُكَيِّعُ عَنِ الْبَطْلِ وَالْحُنَّاءِ وَالْجُهْلِ فَضْبَةً ۖ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ -
ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے گزارش کی کہ مومن کی صفات بیان کیجئے تو فرمایا:
مومن :-

دین کے معاملے میں بہت مضبوط — دانشمندی کے ساتھ نرم دل — اُس کا ایمان
یقین سے ہم آہنگ — فہم و فراست کی طبع رکھنے والا — ہدایت کی راہ پر انبساط کے ساتھ گامزن -
نیکی کے ساتھ استقامت کا مالک — نرمی کے باوجود ہوشیار — حق کی راہ میں سخاوت
کرنے والا — تو نگری میں بھی میاں روی اختیار کرنے والا — تنگدستی کے باوجود خود دار —
قدرت رکھنے کے باوجود معاف کرنے والا — اخلاص کے ساتھ اطاعت پروردگار کرنے والا —
دنیا کی رغبت ہونے کے باوجود پرہیزگاری اختیار کرنے والا — جہاد کا بہت زیادہ مشتاق — اہمک

کے ساتھ نماز ادا کرنے والا — انتہائی مشکل حالات میں بھی باوقار نظر آنے والا — ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کر لینے والا — خوشحالی میں (خدا کا) بہت زیادہ شکر ادا کرنے والا۔

غیبت نہیں کرتا — تکبر نہیں کرتا — بغاوت نہیں کرتا — اگر اس کے خلاف بغاوت کی جائے تب بھی صبر کرتا ہے — قطع رحم نہیں کرتا — سستی دکاہی کرنے والا یا درشت خو و تند مزاج نہیں ہوتا — اس کی نظر اس پر سبقت نہیں لے جاسکتی — اس کا شکم اُسے رسوا نہیں کر سکتا۔ اس کی خواہش نفس اُس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتی — اور وہ لوگوں سے حسد نہیں کرتا۔
نہ کجھوسی کرتا ہے نہ فضول خرچی و اسراف، بلکہ میاں روئی اختیار کرتا ہے۔

مظلوم کی مدد کرتا ہے، مسکینوں پر رحم کرتا ہے۔

وہ اپنی ذات پر بہت سختیاں ڈالتا ہے، لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے راحت دہی پہنچتی ہے۔

دنیاوی شان و شوکت کئی اُسے رغبت نہیں ہوتی اور نہ لوگوں کی ہولناکیوں سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

لوگوں کے اپنے شوق ہیں جن کی طرف وہ آگے بڑھے جا رہے ہیں، جبکہ اس کا (آخرت کا) شوق اُسے کسی اور طرف مائل نہیں ہونے دیتا۔

اس کے حلم و بردباری میں نقصان نہیں دکھائی دے گا، نہ اس کی راستے میں کمزوری ملے گی، اور نہ وہ اپنے دین کو برباد ہونے دے گا۔

جو اس سے مشورہ طلب کرے اس کی رہنمائی کرتا ہے — مدد کرنے والوں کے ساتھ تعاون کرتا ہے اور خلاف حقیقت، لٹو باتوں اور جہالت کے کنارہ کش رہتا ہے۔

سب اس سے خائف؛ وہ کسی سے خوفزدہ نہیں

عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَنِدٍ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ يَخَافُهُ كُلُّ شَيْءٍ ذَلَّكَ إِنَّهُ عَزِيزٌ فِي دِينِ اللَّهِ، وَلَا يَخَافُ مِنْ شَيْءٍ، وَهُوَ عَلَامَةٌ كُنْ مُمِئِينَ.

ابوالعلاء کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے:

مومن — سے ہر شے ڈرتی ہے، کیونکہ وہ خدا کے دین میں مضبوطی پر ہے، وہ کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ یہ ہر مومن کی علامت ہے۔



عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَخْشَعُ لِكُلِّ شَيْءٍ.

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ مُخْلِصًا قَلْبَهُ لِلَّهِ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَحَتَّى هَوَامُ الْأَرْضِ وَسَبَاغُهَا وَطَيْرُ السَّمَاءِ.

صفوان جمال کہتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا،

”مومن کی پستی ہر چیز پر ہوتی ہے۔“

سچ فرمایا:۔ اگر اُس کے قلب میں خدا کیلئے (کامل) خلاص ہو تو خداوندِ عالم ہر شے کے دل میں حتیٰ کہ زمین کے حشرات، درندوں اور آسمان کے پرندوں میں اس کا خوف جاگزیں کر دے۔



سما روں عیسیٰ چمک

عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ سئلَ عَنْ أَهْلِ السَّمَاءِ أَهْلُ يَرُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَرُونَ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ نُورٍ كَثِيرٍ الْكَوْكَبِ.

قِيلَ: فَمَنْ يَرُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا، يَرُونَ نُورَهُ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَ.

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَكُلُّ مُؤْمِنٌ خَمْسِينَ سَاعَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُشْفَعُ فِيهَا.

عمار بن موسیٰ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا آسمانوں میں پہنچنے والے

زمین والوں کو دیکھتے ہیں؟

فرمایا، صرف ماجبان ایمان کو دیکھتے ہیں، کیونکہ مومن کا نور ستاروں کی روشنی جیسا ہے۔
 کسی نے پوچھا: کیا وہ انہیں دیکھ سکتے ہیں؟
 فرمایا:۔ "نہیں۔ صرف مومن کا رخ جس طرف ہو اس کا نور دیکھتے ہیں۔
 (نیز یہ بھی) تشرمایا کہ:۔ "قیامت کے دن ہر مومن کو پانچ ساعتیں (ایسی طیں گی جن میں) وہ
 سفارش کر سکے گا۔"

دُشمن کی معصیت!

عَنْ زِيَادِ الْقَدِّي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
 كَفَى الْمُؤْمِنِ مِنَ اللَّهِ نُفُوقًا أَنْ يَسْرِىَ عَدُوًّا لَا يَمْلُ بِمَعَاصِي اللَّهِ.
 زیاد قندی کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:
 "الہی نصیحت کے طور پر، مومن کھیلے یہ بات بھی کافی ہے کہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی
 کرتے ہوئے دیکھے۔"

مومن، مذموم صفات سے

عَنْ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
 لَا يُؤْمِنُ رَجُلٌ فِيهِ الشَّحُّ، وَالْحَدُّ، وَالْجُبْنُ. وَلَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَانًا وَلَا شَجِيحًا
 وَلَا حَرِيصًا.
 حارثی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا ہے:
 "مومن میں کنجوسی، حسد اور بزدلی نہیں ہوتی، مومن بزدل، بخمیل اور لاپبی
 نہیں ہوتا۔"

اس کی صداقت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ،
قَالَ:

الْمُؤْمِنُ أَصْدَقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ سَبْعِينَ مُؤْمِنًا عَلَيْهِ.

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

”سترہ، مومن جتنی تصدیق کر سکتے ہیں۔ مومن اپنی ذات کے بارے میں اس سے زیادہ
سچا ہوتا ہے۔“



خدا، رسول اور وصی رسول کا بیڑا

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الدِّلْهَاتِ مَوْلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَقُولُ:

لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى تَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ،
وَسُنَّةٌ مِنْ وَليِّهِ.

فَالسُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ كَمَا مَنْ بِيَرِهِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى عَيْنِهِ أَحَدًا) ^١
إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ.

وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمَدَارَةُ النَّاسِ، قَالَتِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَنْ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
بِمَدَارَةِ النَّاسِ، فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ)
وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَليِّهِ فَالصَّبْرُ عَلَى الْبِئْسَاءِ وَالْفَصْرَاءِ، قَالَتِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: (وَالصَّابِرِينَ
فِي الْبِئْسَاءِ وَالْفَصْرَاءِ

حادث میں دلہات کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

مومن اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب اس میں تین خصوصیات ہوں :

” ایک عادت اپنے خدا کی - ایک سیرت اپنے رسول کی - ایک طریقہ اپنے (امام) ولی (خدا) کا۔

(۱) اپنے خدا کی : راز کو چھپانے کی عادت اس میں ہونی چاہیے - ارشاد و قدرت ہے :

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ (وہ عالم الغیب ہے اپنے غیب سے کسی کو باخبر نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند کرے)

(۲) - اپنے نبی کی - لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی - سیرت اُسے اپنی چاہیے، کیونکہ خداوند عالم نے حضور اکرم سے فرمایا ہے :

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (عفو سے کام لیں، نیکی کا حکم دیں، اور جاہلوں سے درگزر کریں۔

(۳) - اپنے (امام برحق) ولی (خدا) - کا سختیوں اور مشکلات میں صبر کا طریقہ اپنانا چاہیے۔

جیسا کہ ارشاد و قدرت ہے :

وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرِّ وَالْأَسْرِ وَالْكَرْبِ وَالْمُلْسِ وَالْمُلْسِ وَالْمُلْسِ وَالْمُلْسِ (وہ صبر کرنے والے)



نیکی اور بدی کا ارادہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَأْحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :

سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَائِكَةِ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوْ بِالْحَسَنَةِ ؟

قَالَ : فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوْفِيحُ الْكَيْفِ وَالطَّيِّبِ عِنْدَكَ وَاحِدَةٌ قَالَ : قُلْتُ :

لَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفْسُهُ طَيْبَ الرُّوحِ فَقَالَ صَاحِبُ الْمِيَمِينَ

لِصَاحِبِ الشَّمَالِ : قَفْ دَانَهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ فَيُثَبِّتُهَا عَلَيْهِ -

وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفْسُهُ مُتَسِنَ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ صَاحِبُ الشَّمَالِ لِصَاحِبِ الْمِيَمِينَ : قَفْ دَانَهُ

قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ - فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ فَيُثَبِّتُهَا عَلَيْهِ -

عبداللہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے کرانا کا تین کے بارے میں پوچھا کہ جب بندہ نیکی یا بدی کا ارادہ کرے تو انھیں (کیسے علم ہوتا ہے؟) امام نے فرمایا: (یہ بتاؤ) کیا بدلو اور خوشبو تمہارے نزدیک کیساں ہیں؟
کہا:۔۔ نہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: جب بندہ کسی کا رخصت کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی سانس سے (ایسی) خوشبو نکلتی ہے کہ داہنی طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے سے کہتا ہے کہ:
”ٹھہرو۔“ اس شخص نے کا رخصت کا ارادہ کیا ہے، پھر جب وہ شخص اس کام کو انجام دے دے تو اس کی زبان قلم کا کام دیتی ہے اور لعاب ذہن روشنائی کا، جس سے وہ فرشتہ اُسے لکھ لیتا ہے۔
اور اگر بُرائی کا ارادہ کرے تو اس کی سانس کے ساتھ بدبو نکلتی ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ داہنی طرف والے سے کہتا ہے:

”ٹھہرو۔“ اس شخص نے بُرائی کا ارادہ کیا ہے۔
پھر اگر وہ اسے گزرے تو اس کی زبان قلم کا، اور لعاب ذہن روشنائی کا کام دیتا ہے اور فرشتہ اسے لکھ لیتا ہے۔

نیک بندے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَعَبْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ خَيْرِ الْعِبَادِ؛ فَقَالَ:
الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا، وَإِذَا أُعْطُوا شَكَرُوا، وَإِذَا ابْتُلُوا
صَبَرُوا، وَإِذَا عَصَبُوا غَفِرُوا.

محمد بن مسلم کی روایت ہے: امام محمد باقر سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا سے اللہ کے نیک
بہت اچھے بندوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:
”یہ وہ ہیں کہ جب کوئی عمل خیر انجام دیں تو خوشی محسوس کریں، کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے تو مغفرت
کی دعا مانگیں، اگر انہیں (قدرت کی طرف سے) عطا کیا جائے تو شکر ادا کریں، آزمائش میں ڈالے جائیں
تو صبر کریں اور جس سے ناراض ہوں (اسے) معاف کر دوں۔“

امیرالمومنینؑ کی ولایت

عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ بَسِيَّارٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ:
يَا عَبْدَ اللَّهِ أَحَبُّ فِي اللَّهِ وَاللَّعْنُ فِي اللَّهِ وَذَالِ فِي اللَّهِ وَعَارِي فِي اللَّهِ فَإِنَّكَ لَأَمَّالٌ وَلَا مَيَّةَ
إِلَّا بِذَلِكَ وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَا لَكَ
وَقَدْ صَارَتْ مَوَاحَاةَ النَّاسِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا أَكْثَرُ هَافٍ اللَّهُ نِيَا عَلَيْهِمَا سَوَادُونَ وَعَلَيْهَا يَتَبَاغَفَرُونَ
وَذَلِكَ لِأَيْغَنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ: وَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِنْ فِي قَدْرٍ وَالْيَتُّ وَعَادِيَّتُ
فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَمَنْ وَلِيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى أُوَلِّيَهُ وَمَنْ عَدُوُّهُ حَتَّى أَعَادِيَهُ؟ فَأَشَارَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: أَسْرَى هَذَا؟ فَقَالَ: بَلَى —

فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: وَبِئْسَ مَا لِي فِي هَذَا وَلِيَّ اللَّهُ فَوَالِ اللَّهِ، وَعَدُّ وَهُذَاعِدُّ وَاللَّهُ فَعَادِيهِ.

ذَوَالِ وَبِئْسَ مَا لِي فِي هَذَا وَلِيَّ اللَّهُ فَوَالِ اللَّهِ، وَعَدُّ وَهُذَاعِدُّ وَاللَّهُ فَعَادِيهِ.

محمد بن یسار کی روایت ہے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک روز اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا:

”اے بندہ خدا۔ (لوگوں سے بس) خدا کی خاطر محبت کرنا اور اللہ ہی کی خاطر کسی سے ناراض ہونا۔
ولایت رکھنا تو اللہ کی خاطر (اور کسی سے) عداوت رکھنا تو اللہ کی خاطر۔

کیونکہ صرف اسی طرح خدا کی محبت حاصل کر سکتے ہو۔ اور کوئی شخص چاہے بکثرت نمازیں پڑھتا ہو۔
روزے رکھتا ہو، لیکن وہ ایمان کا ذائقہ اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک اس میں یہ صفت نہ ہو۔

آج کل لوگوں کے درمیان رشتہ انخوت زیادہ تر دنیا داری کیلئے ہو گیا ہے، اسی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت بھی کرتے ہیں، باہمی ناراضگی بھی پیدا کرتے ہیں، جب کہ یہ بات پیش پروردگار کوئی افادیت نہیں کھتی۔
اُس شخص نے پوچھا:

میں کس طرح کچھوں کہ میں نے خدا ہی کی خاطر کسی سے محبت کی ہے، اور اُسی کی خاطر کسی سے ناراض ہوا ہوں؟ (آپ ہی بتائیے) وہ دلی خدا کون ہے کہ میں اُس کی ولایت (کا دم بھروں) اور اس کا دشمن کون ہے جس سے عداوت رکھوں۔؟

یہ سن کر حضرت رسول خدا نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

”تم ان کو دیکھ رہے ہو؟

اُس نے کہا: ”جی ہاں۔“

آپ نے فرمایا:۔ بس ان کا دوست خدا کا دوست ہے اُس سے محبت کرنا، اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے اس سے عداوت رکھنا، اور ان کے چاہنے والے سے محبت کرنا چاہے وہ تمہارے باپ بیٹے کا قاتل اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھتا چاہے وہ تمہارا باپ اور بیٹا ہی کیوں نہ ہو!



دین و الون کی علامتیں

عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ
لِلْأَهْلِ الَّذِينَ عَلِمَاتٍ لِعِرْفَانٍ بَعْدًا: صِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ وَقِلَّةُ الْفِرْ
وَالْخِجْلُ وَصِلَةُ الرَّجِيمِ وَرُحْنَةُ الضُّعْفَاءِ وَقِلَّةُ النُّوَاتِ وَاللِّسَاءُ وَبَذَلُ السُّخْرُوفِ وَرُحْنُ الْخُلُقِ
وَسِعَةُ الْخُلُقِ وَاتِّبَاعُ الْعِلْمِ وَمَا يُقْرَبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ طُرْبِي لِمُسْمٍ وَرُحْنُ مَائِي -
وَطُرْبِي "شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، أَصْلُهَا فِي وَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ
الَّذِي فِي وَادِهِ عَصْفُنْ مِنْهَا، لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَيْءٌ مِنَ الْأَنْتَاهُ ذَلِكَ الْعَصْفُنْ بِهِ -

وَلَوْ أَنَّ زَاكِبًا مَجْدًا سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَمْ يُخْرِجْ مِنْهَا. وَلَوْ صَارَ فِي أَسْفَلِهَا غَرَابٌ
مَا بَلَغَ أَعْلَاهَا حَتَّى يَسْتَطِيعَ هَرْمًا، الْأَيُّ فِي هَذَا فَادْرَأْ بِنَا.

إِنَّ السُّؤْمَانَ لِنَفْسِهِ مِنْهُ فِي شَجَلٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ إِذَا جَنَدَ اللَّيْلُ أَنْ تَرَى وَجْهَهُ
وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُبَاحِي الذَّمِّيَّ خَلْقَهُ فِي فَكَاكٍ رَقَبَتِهِ. الْأَهْلُكَ أَنْ كُنُوا
ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ گفتار امیر المؤمنین علیہ السلام نے

فرمایا ہے:

”دنیاداروں کی کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں:

”گفتار کی صداقت، ادا سے امانت، عہد و پیمان کو پورا کرنا، فخر و مباہلات (بہت کم) کرنا، طبیعت
میں جیاد و انکساری، صلہ رحم، کمزوروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا، عورتوں کے پاس کم آنا جانا، لوگوں
کے ساتھ زیادہ سے زیادہ رحمن سلوک، خوش اخلاقی، اخلاق کی ہر گہری، علم و دانش۔ اور ہر اس بات
کی پیروی جو خدا و نبی عالم سے نزدیک کرنے والی ہو۔

خوشحال بحال یہ لوگ، اور ان کا اچھا انجام۔ اس کے بعد طوبی کی فضیلت بیان کرنے کے بعد ارشاد

فرمایا:

”مومن کا نفس تو مصروف کار رہتا ہے لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے اطمینان و سکون دیتا ہے۔

جب رات چھا جاتی ہے، تو وہ اپنے پرے کو (ہی) اپنا بستر قرار دے کر اپنے جسم کے معزز حصوں کو سجدہ خالق میں مشغول کر دیتا ہے
 جس رپاک پروردگار نے اسے پیدا کیا ہے اس سے درخواست کرتا ہے کہ اُسے آتشِ جہنم سے نجات عطا کرے!
 (دیکھو)۔ تم لوگ ایسے ہی بن جاؤ۔

اخلاقِ کریمیانہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
 إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَصَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُكْرَمِ الْأَخْلَاقِ فَأَمَّا خَيْرُهَا
 أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّ كَانَتْ فِيكُمْ فَأَحْمَدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَارْعَبُوا إِلَيْهِ فِي الرِّيَازَةِ مِنْهَا .
 فَذَكَرَهَا عَشْرَةً : الْيَقِينُ ، وَالْمَنَاعَةُ ، وَالصَّبْرُ ، وَالشُّكْرُ ، وَالْحِلْمُ ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالنِّيَّةُ ،
 وَالشَّجَاعَةُ ، وَالنُّزُوَّةُ .

عبداللہ بن مسکان سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :
 خداوند عالم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاقِ کریمیانہ سے نوازا ہے۔
 اب تم لوگوں کو چاہیے کہ اپنا امتحان لو۔ اگر یہ خوبیاں تمہارے اندر ہوں تو خدا کا شکر ادا کرو اور
 ان میں اضافہ کی درخواست کرو۔

اس کے بعد امام نے دس باتوں کا ذکر کیا۔

یقین • قناعت • صبر • شکر • حلم و بردباری • خوش اخلاقی • سخاوت •
 غیرت • بہادری اور • مروت ۔



حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جناب عبدالعظیم رضی اللہ عنہ کی حاضری

عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، قَالَ: وَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَأَمَّا الْبَصْرِيُّ قَالَ لِي: مَرْحَبًا بِكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَنْتَ وَلِيْنَا خَصًّا. قَالَ: قُلْتُ: يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْرَضَ عَلَيْكَ دِينِي، فَإِنْ كَانَ مُرْضِيًّا أَثَبْتُ عَلَيْهِ حَتَّى آتِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: هَاتِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قُلْتُ إِنِّي أَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَاحِدٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدِيثِ حَدِّ الْبَطَالِ وَحَدِّ التَّشْبِيهِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِجِسْمٍ وَلَا صُورَةٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا جَوْهَرٍ.

بَلْ هُوَ جَلٌّ ذِكْرُهُ مُجَسَّمُ الْأَجْسَامِ، وَمُصَوِّرُ الصُّورِ وَخَالِقُ الْأَعْرَاضِ وَالْجَوَاهِرِ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَالِكُهُ وَجَاعِلُهُ وَمُحَدِّثُهُ. وَإِنَّهُ حَكِيمٌ لَا يَفْعَلُ الْفَسِيحَ وَلَا يُخَلِّعُ بِالْوَاجِبِ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ شِرْكَتَهُ خَاتَمَةُ الشَّرَائِعِ، فَلَا شِرْكَتَ بَعْدَ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَأَقُولُ: إِنَّ الْإِلَهَ وَالْخَلِيفَةَ وَوَلِيَّ الْأُمْرِ بَعْدَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ الْحَسَنُ، ثُمَّ الْحُسَيْنُ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ أَنْتَ يَا مَوْلَايَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَمَنْ بَعْدِي الْحَسَنُ ابْنِي فَكَيْفَ لِلنَّاسِ بِالْخُلْفِ مِنْ بَعْدِهِ؟

قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا مَوْلَايَ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّهُ لَا يُرَى شَخْصَةً وَلَا يُجَلُّ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، حَتَّى يُخْرَجَ فِيمَا الْأَرْضِ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا.

قَالَ: قُلْتُ: أَفَرَرْتُ، وَأَقُولُ: إِنَّ وَلِيَّهُمْ وَلِيُّ اللَّهِ، وَعَدُوَّهُمْ عَدُوُّ اللَّهِ، وَطَاعَتُهُمْ

طَاعَةَ اللَّهِ، وَمَعْصِيَتَهُمْ مَنْصِيَةَ اللَّهِ-

وَأَقُولُ: إِنَّ السِّجْرَ حَقٌّ وَالْمَسْأَلَةَ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ، وَإِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَإِنَّ التَّائِبَ حَقٌّ، وَإِنَّ
الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِيزَانَ حَقٌّ، وَإِنَّ السَّاعَةَ آيَةً لَا رَيْبَ فِيهَا، وَإِنَّ اللَّهَ يَبْتَئِثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ-
وَأَقُولُ: إِنَّ الْفَرَأَصَ الْوَلَجِبَةَ بَدَأَ الْوَلَايَةَ: الصَّلَاةَ، وَالزَّكَاةَ، وَالصَّوْمَ، وَالْحَجَّ وَالْجَمَاعَةَ،
وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَحُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ-

فَقُلْتُ: هَذَا دِينِي وَمَذْهَبِي وَعَقِيدَتِي وَيَقِينِي قَدْ أَخْبَرْتَنِي بِهِ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
يَا أَبَا الْقَاسِمِ هَذَا - وَاللَّهِ - دِينُ اللَّهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِعِبَادِهِ فَأَبْتَتْ عَلَيْهِ، تَبْتَئِثُ اللَّهُ بِأَقْوَلِ
التَّائِبَاتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ-

شہزادہ عبد العظیم رحمن کا روضہ تہران کے جنوب میں نہایت عالیشان اور مرجع خلائق ہے، کہتے ہیں کہ:
”میں اپنے آقا و مولا، حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب مجھ پر آپ کی
نگاہ پڑی تو فرمایا:

”خوش آمدید۔ اے ابوالقاسم (عبد العظیم) تم ہمارے سچے چاہنے والے ہو۔

میں نے عرض کیا:۔ فرزند رسول میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین آپ کے سامنے پیش کروں (کہ میرا عقیدہ
کیا ہے) اگر یہ باتیں پسندیدہ ہوں تو میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک ان ہی پر ثابت قدم رہوں!
امام نے فرمایا:۔ اے ابوالقاسم۔ بیان کرو۔

تو میں نے عرض کیا کہ:

”میرا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند عالم وحدہ لا شریک ہے، اس کے مانند کوئی نہیں ہے۔ وہ نہ
معتقل ہے نہ اس کے کسی سے تشبیہ دی جا سکتی ہے نہ صورت، نہ عرض نہ جوہر۔
بلکہ وہی تمام اجسام کو جسمانیت عطا کرنے والا، ہر صورت کی، صورت گری کرنے والا
ہر عرض و جوہر کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا پروردگار، سب کا کردگار، اور سب کا وہ ہے
وہ صاحبِ حکمت ہے نہ کوئی غلط کام کرتا ہے نہ کسی ضروری کام کو اس نے چھوڑا ہے۔

اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اُس کے بندے، اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اُن کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، اُن کی شریعت آخری شریعت ہے اس کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں آئے گی۔

اور میرا عقیدہ ہے کہ حضرت رسول خدا کے بعد امام، خلیفہ وقت اور ولی امر حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے بعد امام حسنؑ، اُن کے بعد امام حسینؑ، ان کے بعد امام زین العابدین علی بن اُسَینؑ، ان کے بعد امام محمد باقرؑ، اُن کے بعد امام جعفر صادقؑ، ان کے بعد امام موسیٰ کاظمؑ، ان کے بعد امام علی رضاؑ، ان کے بعد امام محمد تقیؑ، اور ان کے بعد اے میرے آقا (امام علی نقی) آپ امام وقت ہیں۔

یہ سن کر حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ: میرے بعد میرے فرزند حسن (عسکری) لیکن (میرے فرزند حسن عسکری کے بعد) جب اُن کے فرزند آئیں گے تو لوگوں کا حال کبیا ہوگا۔؟

میں نے عرض کیا:۔۔ مولا اس کے بلے میں وضاحت فرمائیے!

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”وہ لوگوں کی نظروں سے غائب رہیں گے، اُن کا (اصل) نام لیتا ممنوع ہو گا یہاں تک (وہ وقت آجائے کہ) وہ ظاہریوں اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔“

میں نے عرض کیا:۔۔ میں آپ کے بعد ان دونوں ائمہ طاہرین (کا بھی اقرار کرتا ہوں)۔ اور (یقین رکھتا ہوں کہ) ان سے ہجرت کرنے والا اللہ کا دوست ہے، اُن سے عداوت رکھنے والا اللہ کا دشمن ہے، ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ اور انہی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ اور میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ:

”معرابِ پیغمبر برحق ہے، قبر میں سوال و جواب برحق ہے، جنت برحق ہے، بہتر برحق ہے

پہلے صراطِ برحق ہے، میزانِ برحق ہے، قیامت ضرور آئے گی اس میں کوئی شک نہیں ہے اور خداوندِ عالم لوگوں کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا۔
 اور میں اقرار کرتا ہوں کہ: (ائمہ طاہرین) کی ولایت کے بعد مندرجہ ذیل فرائض واجب ہیں:
 نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، نیکی کی ہدایت کرنا، برائی سے روکنا، ماں باپ کے حقوق ادا کرنا۔
 یہ میرا دین، میرا مذہب، میرا عقیدہ اور میرا یقین ہے جس کو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:
 "اے ابوالقاسم۔ خدا کی قسم یہی خدا کا دین ہے جسے اُس نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا ہے، تم اسی پر ثابت قدم رہنا۔
 خداوندِ عالم تمہیں دنیا و آخرت میں مغبوط قول پر ثابت قدم رکھے۔"

چهار باتوں کا انکار نہ کرے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَاقِبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ:
 لَيْسَ مِنْ شَيْعَتِنَا مَنْ أُنْكَرَ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ: الْمَغْرَاجَ، وَالْمَنْسَأَلَةَ فِي الْقَبْرِ، وَخَلْقَ الْجَنَّةِ وَالْمَشَارِ
 وَالشَّفَاعَةَ۔

امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ:

"جو شخص (مندرجہ ذیل) چار باتوں کا انکار کرے، وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے:
 (۱) معراج۔ (۲) قبر کا سوال (جوواب)۔ (۳) جنت و جہنم کی خلقت (۴) شفاعت۔"

معراج پیغمبر

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرَّمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

انہ قال: مَنْ كَذَبَ بِالْمِعْرَاجِ فَقَدْ كَذَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

حضرت امام علی رضائے منقول ہے کہ "معراج" کو جھٹلانے والا درحقیقت حضور اکرم کی تکذیب کرتا ہے۔

سچا مومن

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ:

قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: مَنْ أَقْرَبَ بِشَوْجِيدِ اللَّهِ وَفِي التَّشْبِيهِ عَنْهُ وَذُرَّةِ عَمَّالٍ يَلْبَسُ بِهِ وَأَقْرَبَ بَانَ لَهُ الْحَوْلُ وَالْقُرَّةُ وَالْإِرَاوَةُ وَالسَّيْبَةُ وَالْحَلْقُ وَالْأَمْرُ وَالْقَضَا وَالْقَدْرُ وَأَنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ مَخْلُوقَةٌ خَلَقَ تَقْدِيرًا لِأَخْلَقَ تَكْوِينًا وَشَهَدَ أَنْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ عَلِيًّا وَالْآئِمَّةَ بَدَأَ حُجَّجُ اللَّهِ وَوَالِي أَوْلِيَاءَهُمْ وَعَادِي أَعْدَاءَهُمْ وَاجْتَنَابَ الْكِبَابِ وَأَقْرَبَ بِالرَّجْبَةِ وَالسُّنْعَيْنِ وَأَمَّنَ بِالْمِعْرَاجِ وَالنَّسَاءَ لَهٗ فِي الْقَبْرِ وَالْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَخَلَقَ الْجَنَّةَ وَالسَّمَاءَ وَالْمَقَابِلَ وَالْمِيزَانَ وَالْبَيْتَ وَالنَّشُورَ وَالْجَزَاءَ وَالْحِسَابَ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا وَهُوَ مِنْ شَيْعَتِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ.

فضل بن شاذان کی روایت ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص توحید کا اقرار کرے، کسی چیز کو خدا سے شائبہ قرار نہ دے۔ جو باتیں خدا کی شان کے مطابق نہیں ہیں ان سے پاک و منترہ سمجھے، اور یہ تسلیم کرے کہ ہر حول و قوت، ارادہ و مشیت اسی کا ہے، پیدا کرنا، حکم جاری کرنا، تضاد و قدر (کے سارے فیصلے) ... اسی کے ہیں۔

اور یہ گواہی دے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

ان کے بعد حضرت علی، اور ائمہ (طاہرین) جنت خدا ہیں۔ ان کے چاہنے والوں سے عبت کرے، ان کے دشمنوں سے عداوت رکھے، گناہ کبیرہ سے بچے، رحمت و رحمتین کا اقرار کرے، معراج، قبر کے سوال و جواب میں کٹر شفاعت، جنت و جہنم کی خلقت، صراط، میزان، لوگوں کے (قیامت میں) اٹھانے جانے، (حشر و نشر، حساب و کتاب سزا) جزا کو تسلیم کرے، وہ سچا مومن ہے اور ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہے۔

ہمارے قرآن

تالیف

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ رضی جعفر نقوی

آقائے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ
 کتاب کا نام المواقف رکھا ہے جس کا ترجمہ نصاباً ہے
 البتہ چونکہ اس میں زیادہ تر شیعوں کو اُن کے مخالفین
 کے طرف سے توجہ دلائی گئی ہے اسے مناسب ہے اسے کانام "مواقف"
 تجویز کیا گیا ہے۔

مترجم

جَابِ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ

قدرت کا ارشاد ہے : ﴿وَإِذَا خَضَعْتُمْ أَسْمَوتُ أَنْ تَمُوتَ نَحْيَا الوَصِيَّةَ﴾

﴿وَإِذَا خَضَعْتُمْ أَسْمَوتُ أَنْ تَمُوتَ نَحْيَا الوَصِيَّةَ﴾

تم پر فرض قرار دیا گیا کہ جب تم میں کسی کی موت کا وقت آ پہنچے، تو اگر کچھ خیر (مال وغیرہ) چھوڑ کر جا رہے تو وصیت کرے۔

(ملاحظہ فرمائیں سورہ البقرہ آیت ۱۸۰)

اور وصیت اسی سے کی جاتی ہے جس پر کامل اعتماد ہو، تاکہ وصیت کرنے والے کو یہ اطمینان ہو کہ میری وصیت پوری ہوگی، اور اگر میں نے اپنی وصیت میں کچھ لوگوں کیلئے ہدایات جاری کی ہیں تو یہ ہدایات ان متعلقہ اشخاص تک پہنچ جائیں گی۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس ذات والا صفات پر سب سے زیادہ اعتماد تھا، وہ مولائے کائنات امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابیطالب ہیں

اسی لئے آنحضرت نے جناب امیر سے سینکڑوں وصیتیں فرمائی ہیں۔ جن میں کچھ کا تعلق خود جناب امیر سے تھا۔ اور کچھ تمام صاحبان ایمان کیلئے تھیں

زیر نظر مضمون میں کچھ ایسی ہی وصیتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جن کا تعلق تمام صحابہ ایمان سے ہے البتہ مخاطب مولاً کو کیا گیا ہے، کیونکہ ہماری ترتیب ہدایت بھی سب سے زیادہ مستند یہی ہے کہ :
خدا نے رسول سے فرمایا، رسول نے مولاً کو بتایا، اور پھر مولائے صاحبان ایمان تک پہنچایا۔



ان وصیتوں کے مطالعہ سے قبل اجمالاً یہ بھی دیکھیں کہ خدا و رسول کے نزدیک جناب امیر کا مرتبہ اور منزلت

کیا ہے - ؟

امیر المؤمنین کی عظمت کا پرچم

حضور اکرم کا ارشاد ہے:

يَا عَلِيُّ — إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ اشْتَرَفَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا فَاخْتَارَ فِي مَنُهَا عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ.

ثُمَّ أَطْلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ أَطْلَعَ الثَّلَاثَةَ فَاخْتَارَ الْأُمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ -

ثُمَّ أَطْلَعَ الرَّابِعَةَ فَاخْتَارَ فَاطِمَةَ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ -

يَا عَلِيُّ — إِنِّي سَأُيِّتُ إِسْمَكَ مَقْرَمًا وَأَبَا سَمِيٍّ فِي أَرْبَعِ مَوَاطِنَ فَأَنْتُ بِالنَّظَرِ إِلَيْهِ :

إِنِّي لَمَّا بَلَغْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فِي مَعْرَاجِي إِلَى السَّمَاءِ وَجَدْتُ عَلَى صُخْرِيَّتَيْهَا لَهَ إِلهِ اللَّهِ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَيَّدَتْهُ بُوزَيْرِيَّةٌ وَأَهْوَتْهُ بُوزَيْرِيَّةٌ فَقُلْتُ لَجَيْرَتَيْهِ : مَنْ وَزَيْرِيٌّ؟ - قَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ -

فَأَتَانَا جَاوَزَاتُ سِدْرَةِ الْمُتَعَالَى انْتَهَيْتُ إِلَى عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَلَّ جَلَالُهُ فَوَجَّهَتْ مَكْتُوبًا عَلَى قَوْمِهِ : إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الْوَحْدِيُّ، وَمَعْتَدُ حَبِيبِي أَيَّدَتْهُ بُوزَيْرِيَّةٌ وَأَهْوَتْهُ بُوزَيْرِيَّةٌ —

يَا عَلِيُّ — إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْطَانِي فِيكَ سَبْعَ خِصَالٍ :

أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ مَعِيَ — وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَقْبُ عَلَى الْبَصْرَاطِ

مَعِيَ — وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَكْسِي إِذَا كُسِيَتْ وَيَجِي إِذَا حُجِيَتْ وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ

يَسْكُنُ مَعِيَ فِي بَلَدِي وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَشْرَبُ مَعِيَ الْمَرْجِيقُ الْخُخْتُمُ الَّذِي خَتَمَهُ مَسْكُ



اے علی —

خداوند عالم نے تمام دُنیا والوں پر نگاہ ڈالی اور دُنیا بھسکے لوگوں پر مجھے فضیلت عطا کی۔ پھر دوبارہ نگاہ ڈالی تو تمام لوگوں میں سے تمہیں منتخب قرار دیا، پھر تیسری بار نگاہ ڈالی تو تمہاری اولاد میں سے ائمہ طاہرین کو منتخب کیا۔ پھر چوتھی بار نگاہ ڈالی اور (میری بیٹی) فاطمہ کو تمام جہانوں کی خواتین میں منتخب قرار دیا۔ اے علی — میں نے چار مقامات پر تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ متصل دیکھا ہے جو مجھے بہت اچھا لگا:

(۱) سفر معراج کے موقع پر جب میں بیت المقدس پہنچا تو میں نے وہاں کی چٹان پر دیکھا ہوا دیکھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ أَيْدَتُهُ يَوْمَ بَيْرُتِهِ وَنَفْسُهُ يَوْمَ زَيْبِئِهِ فَضَلْتُ لِحَبِئِئِهِ

مَنْ وَزَيْبِئِي — ؟

قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد خدا کے رسول ہیں جن کی تائید میں اُن کے وزیر سے کی — میں نے جبرئیل سے کہا: میرا وزیر کون ہے؟
کہا: (حضرت) علی بن ابی طالب۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہی سے گذرا اور پروردگار عالم کے عرش تک پہنچا تو قوام عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الْوَحْدِيُّ، وَمُحَمَّدٌ حَبِئِّي، أَيْدَتُهُ يَوْمَ بَيْرُتِهِ وَنَفْسُهُ

يَوْمَ زَيْبِئِهِ۔

میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

محمد میرے حبیب ہیں۔

میں نے اُن کے وزیر کے ذریعہ اُن کی تائید و نصرت کی۔

اے علی —

خداوند عالم نے تمہارے بارے میں مجھے سات باتوں کی خوشخبری دی ہے:

- (۱)۔ (روزِ قیامت) قبر سے میرے ساتھ سب سے پہلے تم اٹھو گے۔
- (۲)۔ جب مجھے تحیات پیش کی جائیں گی، تو تمہیں بھی پیش کی جائیں گی۔
- (۳)۔ صراط پر سب سے پہلے تم میرے ساتھ کھڑے ہو گے۔
- (۴)۔ جب مجھے آراستہ کیا جائے گا تو (اُس کے بعد) سب سے پہلے تمہیں آراستہ کیا جائے گا۔
- (۵)۔ جب مجھے سلامی دی جائے گی، اُس وقت تمہیں بھی سلامی دی جائے گی۔
- (۶)۔ (جنت کے بلند ترین مقام) علیین پر میرے ساتھ سب سے پہلے تمہیں رکھا جائے گا۔
- (۷)۔ شرابِ طہور جس پر مشک کی مہرنگی ہوگی، میرے ساتھ سب سے پہلے تم، اُسے نوش کرو گے۔



حضور اکرم کی جناب امیر وصیتیں

رَوَى حَمَّادُ بْنُ عَزْوَى، وَالنَّسَبِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ جَبْرِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ، أَوْصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاخْضَرْنَا فَلَا تَزَالُ بِخَيْرٍ مَا حَضَرْتَ وَصِيَّتِي



سرکاری مرتبہ امیر وصیتیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وصیت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق مطالب پر مشتمل ہے۔ قارئین کرام کی سہولت کیلئے ہم الگ الگ فقروں کی صورت میں، ترجمہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، تاکہ ان کو رکھنا اور ان سے فیض حاصل کرنا آسان ہو۔

اس وصیت کو ہمارے بلند مرتبہ مجتہدین اور فقہائے کرام نے اپنے حلیل اقدار و خصوصیات کی زینت بنایا ہے، جن میں ایک انتہائی بلند مرتبہ شخصیت حضرت شیخ ہمدرد علیہ الرحمہ کی ہے جن کی کتاب ”المواظع“ جس کے ساتھ موصوف کی دوا رکھتے ہیں ”هفقات الشیخہ“ اور ”فضائل الشیخہ“ کے نام سے شامل ہیں، انگریزی ترجمہ کے ساتھ ایران شائع ہوئی ہے۔ جسے اردو کے قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

❁ :- حماد بن عمرو اور انس بن محمد نے اپنے والد سے... (روایت کی ہے):

امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ سے، اور انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے روایت کی ہے۔
آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

”اے علیؑ — میں تمہیں ایک وصیت کر رہا ہوں اس کو محفوظ رکھنا۔
تم ہمیشہ خیر پر رہو گے جب میری وصیت کی حفاظت کرتے رہو گے۔“



❁ يَا عَلِيُّ مَنْ كَظَمَ الْعَيْظَ وَهُوَ لِقَدْرِ عَلِيٍّ إِمْضَاتِهِ أَعْقَبَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْنًا
وَإِيمَانًا عِجْدًا طَعْمَهُ۔

اے علیؑ — جو شخص اپنے زہریلے خنجر کے مطابق عمل کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود اپنا عقہ
پی جائے، تو خداوند عالم قیامت کے دن اُسے وہ امن و ایمان عطا کرے گا جس کی اُسے
لذت ملے گی۔



❁ يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ وَصِيَّتَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ كَانَ لِقَصَا فِي مَرُوتِهِ وَلَسَمَ يَبْلُوكَ الشَّفَاعَةُ۔
اے علیؑ — جو شخص موت کے وقت اچھی وصیت نہ کرے اس کی مرورت ناقص ہے اور وہ شفاعت
نہ پائے گا۔



❁ يَا عَلِيُّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ أَصْبَحَ وَلَا يَهْتَمُّ بِظَلْمِ أَحَدٍ۔
اے علیؑ — جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ کسی کے ساتھ نا انصافی کا ارادہ نہ کرے اس کا
جہاد افضل ہے۔



❁ - يا عَلِيُّ مَنْ خَافَ النَّاسَ لِسَانَهُ فَمُهْمُونَ أَهْلُ السَّارِ -

اے علیؑ — جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں وہ اہل جہنم سے ہے۔



❁ - يا عَلِيُّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ أَكْرَمَهُ النَّاسُ إِقْتَاءً شَرًّا -

اے علیؑ — وہ شخص بہت ہی بُرا ہے جس کے شر کے خوف سے لوگ اس کا احترام کریں۔



❁ - يا عَلِيُّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاةٍ وَشَرٌّ مِنْ ذَلِكَ مَنْ بَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاةٍ عَدُوِّهِ

اے علیؑ — وہ شخص بہت ہی بُرا ہے جو دنیا کھیلنے اپنی آخرت بیچ ڈالے اور اس سے بُرا

وہ شخص ہے جو دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے اپنی آخرت کا سودا کر دے۔



❁ - يا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يَسْتَبَلِ التُّذْرَ مِنْ مُتَّصِلٍ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا، لَمْ يَنْبَلِ شَفَاعَتِي -

اے علیؑ، جو شخص کسی ذی وقار شخص کا مدد قبول نہ کرے چاہے سچ ہو یا جھوٹ، وہ میری شفاعت

نہیں پائے گا۔



❁ - يا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبَّ الْكُذْبِ فِي الصَّلَاحِ، وَابْغَضَ الصَّدْقَ فِي الْفَسَادِ -

اے علیؑ — خدا کو وہ جھوٹ پسند ہے جس سے اصلاح ہو، اور وہ سچ ناپسند ہے جس سے

فساد ہو۔

❁ - يا عَلِيُّ مَنْ تَرَكَ الضَّمْرَ لِعَيْرِ اللَّهِ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الْحَقِيقِ الْمَحْزُومِ -

اے علیؑ — جو شخص (خوشنودی) خدا کی نیت) کے بغیر بھی شراب پینا چھوڑ دے تو اُسے

خداوند عالم (جنت میں) شرابِ طہور سے سیراب کرے گا۔

پوچھا:۔ اگر خدا کی خوشنودی کی نیت) کے بغیر بھی شراب پینا چھوڑ دے؟

فرمایا۔ نَعَمْ۔ وَاللَّهِ، صِيَاةً لِنَفْسِهِ لِيَشْكُرَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ
ہاں اگر صرف اپنی ذات کی حفاظت (اور اسے برائی سے بچانے) کے لئے ایسا سمجھتا تب
بھی خداوندِ عالم اس کی قدر دانی فرمائے گا۔



يَا عَلِيُّ۔ شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثْنٍ۔
يَا عَلِيُّ۔ شَارِبُ الْخَمْرِ لَا يُبَيِّلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ صَلَواتَهُ اَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِنْ مَاتَ فِي
الْأَرْبَعِينَ مَاتَ كَافِرًا۔

يَا عَلِيُّ۔ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكُرَ كَثِيرًا فَالْحَبْرَةَ مِنْهُ حَرَامٌ۔
يَا عَلِيُّ جُعِلَتِ الذُّنُوبُ كَلَيْفًا فِي بَيْتٍ، وَجُعِلَ مَفَاتِحُهَا شُرْبُ الْخَمْرِ۔
يَا عَلِيُّ يَا قِيَّ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ سَاعَةٌ لَا يَعْرِفُ فِيْمَارِيَّةٍ عَزَّوَجَلَّ۔
اے علیؑ — شرابِ خورایا ہے جیسے صنم پرست۔

اے علیؑ — خداوندِ عالم شرابِ خور کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کرتا۔ اور اگر ان ہی چالیس
دنوں کے اندر اس شخص کی موت آجائے تو کافر مرے گا۔

اے علیؑ — ہر شے اور چیز حرام ہے۔ اور جس کی مختصر مقدار سے نشہ ہو، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔
اے علیؑ — سارے گناہوں کو (گویا) ایک گھر کے اندر رکھ کر شرابِ خوری کو اس کی چابی قرار دیا گیا ہے۔
اے علیؑ — شرابِ پینے والے پر ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں وہ اپنے پروردگار کو نہیں
پہچاتا۔



يَا عَلِيُّ إِنَّ اِزَالََةَ الْجِبَالِ الرَّسْدِ اِذَا اُهْوِنَ مِنْ اِزَالََةِ مَلِكٍ مُسَوِّكٍ لَمْ تَنْقُصْ اَيَّامَهُ۔
اے علیؑ — جس بلا شہ کا ابھی وقت پورا نہ ہوا ہے ہٹانے کی بہ نسبت (زمین پر) جیسے ہوتے پہاڑوں
کو ہٹانا آسان ہے۔

❁ يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ بَدَنِيهِ وَلَا دُنْيَاهُ فَلَا خَيْرَ لِي فِي مُجَالَسَتِهِ
وَمَنْ لَمْ يَكُوجِبْ لَكَ فَلَا تُوجِبْ لَهُ وَلَا كِرَامَتَهُ :

اے علیؑ — جس شخص سے دین و دنیا کا فیض نہ پہنچے اس کے پاس بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اور جو تمہارے احترام کا قائل نہ ہو اس کے لئے عزت و احترام کی بھی ضرورت نہیں ہے۔



❁ يَا عَلِيُّ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي السُّؤْمَنِ شَانٌ خِصَالٍ : وَقَارٌ عِنْدَ الْهَمِّ إِهْزًا وَصَبْرٌ
عِنْدَ الْبَلَاءِ ، وَشُكْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ ، وَقَنُوعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، لَا
يُظْلِمُ الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يُيَحَامِلُ عَلَى الْأَمْدِقَاءِ ، يَدْمَنُهُ مِنْهُ فِي تَعْيِبٍ ، وَالنَّاسُ
مِنْهُ فِي رَاحَتِهِ .

اے علیؑ — مناسب ہے کہ مومن میں ۸ صفات پائی جائیں :

- پریشانیوں کے موقع پر پرسکون رہے ● آزمائشوں پر صبر کرے ● خوشحالی (ملے تو) شکر ادا کرے) ● جو کچھ خداوند عالم نے عطا فرمایا ہے اس پر اس کا دل مطمئن رہے۔
- دشمنوں پر (بھی) ظلم نہ کرے ● دوستوں پر (زیادہ) بوجھ نہ ڈالے ● اس کا جسم تو نیک لوگوں میں مسلسل حصہ لینے کی وجہ سے) تھکن محسوس نہ کرے لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے اطمینان ہو کہ وہ کسی کو ضرر نہیں پہنچائے گا)



❁ يَا عَلِيُّ اَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لِقَائَهُمْ دَعْوَةٌ : اِمَامٌ عَادِلٌ وَوَالِدٌ لَوَالِدِهِ ، وَالتَّجَلُّبُ يَدْعُو لِحُبِّهِ
يُظَهِّرُ الْغَيْبَ ، وَالْمَنْظُومُ ، لِيَتَوَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِي وَجِلَادِي لَا تُنْصَرِنَ
لَكَ وَلَوْ بَعْدَ جَلِينِ -

اے علیؑ — چار قسم کے اشخاص وہ ہیں جن کی دعوت رد نہیں ہوتی۔

عادل رہتا۔ باپ کی دعا اولاد کے حق میں۔ وہ شخص جو اپنے برادر (بھون) کی عدم موجودگی میں لکے لئے دعا کرے۔ اور مظلوم (مکی دعا۔ جس کے بارے میں) خداوندِ عالم فرماتا ہے کہ میری عزت و جلال کی قسم، میں ضرور تمہاری مدد کروں گا، چاہے کچھ عرصہ بعد ہی!



❦ **يَا عَلِيُّ - شَابِيَةٌ إِنْ أَهَيْتُنَا فَلَا يَلُومُنَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ:**

الذَّاهِبُ إِلَى مَا بَدَا لَكُمْ مَيْدَعُ النِّهَا، وَالنِّتْمَاءُ مَرُّ عَلِيٍّ رَبِّ الْبَيْتِ، وَطَالِبُ الْخَيْرِ مِنْ أَعْدَائِهِ، وَطَالِبُ الْفَيْضِ مِنَ النَّبِيِّ وَالذَّاهِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي سِرِّ لَمْ يَدْخُلَهُ فِيهِ وَالْمُسْتَحْتَفُّ بِالسُّلْطَانِ وَالْمَجَالِسِ فِي مَجْلِسٍ لَيْسَ لَهُ بَاطِلٌ وَالْمَقْبَلُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى مَنْ لَا يَصْنَعُ مَنَةً!

اے علی — آٹھ قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کی بے عزتی ہو تو اپنے سوا کسی کی ملامت نہ کریں: (۱)۔ ایسی دعوت میں شریک ہونے والا جہاں اُسے بلایا نہ گیا ہو (۲) صاحبِ حِلْمِ پر حکم چلانے والا۔ (۳)۔ اپنے دشمنوں سے کسی کا مطالبہ کرنے والا۔ (۴)۔ بد طینت لوگوں سے فضل و کرم کی فرمائش کرنے والا۔ (۵)۔ دو آدمیوں کے راز کی باتوں میں مداخلت کرنے والا (ایسا شخص) جسے ان لوگوں نے اپنے راز میں شریک نہ کیا ہو۔ (۶) صاحبِ لَطْفَتِ کی توہین کرنے والا۔ (۷)۔ ایسی جگہ بیٹھنے والا جس کا وہ تعذر نہ ہو۔ (۸) جو لوگ سنے پر آمادہ نہ ہوں ان کو مخاطب کرنے والا۔



❦ **يَا عَلِيُّ حَزْمُ اللَّهِ الْجَنَّةُ عَلَى كُلِّ ذَخَايشِ بِيْذِي الْاَيْبَالِي مَا قَالَ، وَلَا مَا قِيلَ لَهُ -**
اے علی — خداوندِ عالم نے ہر اس بدکار و بے شرم کے لئے جنتِ ہرامِ کھردی ہے جسے نہ اپنی بات کی پرواہ ہو، نہ اسکی کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں۔



❦ **يَا عَلِيُّ طُوبَى لِمَنْ طَالَ عَمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ.**

اے علی — خورشیدِ جمال اس شخص کا جو طویل زندگی پائے اور اچھا عمل کرے۔



﴿ يَا عَلِيُّ لَا تَمْرُخْ، فَيَذْهَبَ بِمَاؤُكَ، وَلَا تَكْذِبْ فَيَذْهَبَ نُورُكَ. وَإِيَّاكَ
وَحُضَلَّتَيْنِ، فَالْجَبْرُ وَالْحَكْسَلُ، فَإِنَّكَ إِنْ ضَجَرْتَ لَمْ تَصْبِرْ عَلَى حَقِّ، وَإِنْ كَسَلْتَ
لَمْ تَوَدَّه.﴾

رہے ہو، مذاق نہ کرنا اور نہ تمہارا احترام باقی نہ رہے گا، اور غلط بیانی نہ کرنا، ورنہ تمہاری
تورائیت ختم ہو جائے گی۔
دو باتوں سے بچنا:

چرچراپن اور سستی، اگر چرچراپن کرو گے تو حق پر صبر نہیں کر سکو گے اور سستی کرو گے تو حق
ادا نہیں کر سکو گے۔



﴿ يَا عَلِيُّ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةٌ إِلَّا سُوءَ الْخَلْقِ، فَإِنَّ مَاجِبَهُ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْ ذَنْبٍ دَخَلَ
فِي ذَنْبٍ آخَرَ.﴾

اے علی! ہر گناہ کی توبہ ہے، سوائے بدخلاقی کے، کیونکہ بد اخلاق آدمی ایک گناہ سے نکلتا ہے
تو دوسرے گناہ میں شامل ہو جاتا ہے۔



﴿ يَا عَلِيُّ أَرْبَعَةٌ أَسْرَعُ شَيْءٍ عِقُوبَةً: رَجُلٌ أَحْسَنَتْ إِلَيْهِ فَكَافَاكَ بِالْإِحْسَانِ
إِسَاءَةً، وَرَجُلٌ لَوْ تَبَنَّى عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْغِي عَلَيْكَ، وَرَجُلٌ عَاهَدْتَهُ عَلَى أَمْرٍ فَوَقَّيْتُ لَهُ
وَعَدْرَكَ، وَرَجُلٌ وَصَلَ قَوَابِتَهُ فَقَطَّعُوهُ.﴾

اے علی! چھتار باتوں کا (برا) انجام جلد سنے آتا ہے:

(۱) کسی شخص پر تم نے احسان کیا اور اس نے احسان کے بدلے میں تم سے برا سلوک کیا۔

(۲) ایسا شخص، جس کے خلاف تم نے کوئی محاذ آرائی نہیں کی تھی وہ تمہارے خلاف محاذ آرائی کرے گا۔

(۳۲)۔ کسی شخص سے تم نے معاہدہ کیا، اور اس کی پابندی بھی کی، اور وہ تم سے غداری کرنے لگے۔
(۳۳)۔ وہ شخص جس سے تم نے توصلہ رجم کیا، اور وہ قطع رجم کرے۔



❁۔ يَا عَلِيَّ مَنْ اسْتَوَلَى عَلَيْهِ الضَّجْرُ رَحَلَتْ عَنْهُ الرَّاخَةُ -
اے علی جس پر چڑچڑا پن غالب ہو، اس کا چین و سکون رخصت ہوا۔



❁۔ يَا عَلِيَّ اِنَّيْ عَشِيْرَةٌ خَصَلَةٌ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَتَعَلَّمَهَا عَلِيَّ الْمَسَامِحَةُ :
اَرْبَعٌ مِنْهَا فَرِيضَةٌ ، وَاَرْبَعٌ مِنْهَا سُنَّةٌ ، وَاَرْبَعٌ مِنْهَا اَدَبٌ -
فَاَمَّا الْفَرِيضَةُ : فَالْمَغْرَمَةُ بِسَايَا كُلِّ ، وَالشَّمِيْمَةُ ، وَالشُّكْرُ ، وَالرِّضَا .
وَأَمَّا السُّنَّةُ : فَالْجُلُوْسُ عَلَى الرَّجْلِ الْيُسْرَى ، وَالْاَكْلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعٍ ، وَاَنْ يَأْكُلَ
مِمَّا يَلِيْهِ ، وِمَصُّ الْاَصَابِعِ .
وَأَمَّا الْاَدَبُ : فَتَضْعِيْفُ اللِّقْمَةِ ، وَالْمَضْغُ الشَّدِيْدُ ، وَقَلَّةُ النَّظْرِ فِي وُجُوهِ السَّامِعِ
وَعَسَلُ الْيَدَيْنِ .

اے علی — ہادہ باتیں ایسی ہیں جو مرد مسلمان کو، کھانے پر بیٹھتے وقت ملحوظ رکھنی چاہئیں۔

ان میں سے چرکتا ضروری، چار سنت اور چار باتیں آداب میں ہیں۔

ضروری باتیں: تو یہ ہیں: جو کچھ کھا رہے اس کی پہچان، لیسما اللہ، شکر اور اطمینان۔

سنت باتیں: — یہ ہیں: بائیں پیر ہر زور دے کر بیٹھنا، تین انگلیوں سے کھانا، اپنے سامنے سے کھانا، اور رکھانے کے بعد، انگلیاں چاٹنا۔

آداب یہ ہیں: لقمہ چھوڑالینا، خوب چبانا، لوگوں کی طرف کم دیکھنا۔ دونوں ہاتھوں کو دھونا۔



❁۔ يَا عَلِيَّ خَلَقَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ مِنْ لَبْنَتَيْنِ، لَبْنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبْنَةٍ مِنْ

فِضَّةٌ وَجَعَلَ خَيْطًا مِمَّا يَأْتُونَ، وَسَقَمَهَا الرَّبْرَجِدَ وَحِصَاها اللَّوْلُو، وَشَرَابِها
الرَّعْفَرَاتُ وَالْمِسْكُ الْأَذْحَرُ ثُمَّ قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، فَقَالَتْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ،
قَدْ سَعَدَ مَنْ يَدْخُلُنِي.

قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَدْخُلُهُمَا مَدٌّ مِنْ خَسْبٍ وَلَا نَسَامٌ وَلَا دِيُونٌ
وَلَا شَرْطِي وَلَا مَخْنَسٌ وَلَا نَبَاشٌ وَلَا عَشَارٌ وَلَا قَاطِعٌ رَحِيمٌ وَلَا قَدَرِي.

اے علیؑ۔ خدا نے جنت دو قسم کی، انیسویں سے بنائی ہے، ایک سونے کی اینٹ دوسری چاندی کی
اینٹ۔ اور اُس کی دیواریں یا قوت کی پھٹ زبرد فرس موتی کا، اُس کی مٹی زعفران اور مشک کی۔
بھپرا اُس کو بولنے کا حکم دیا تو اُس نے کہا۔

خداوندِ حقیقی و قیوم کے علاوہ کوئی معبود نہیں، خوش قسمت ہے وہ شخص جو مجھ تک پہنچ جائے
تو خداوندِ عالم نے فرمایا:

میری عزت و جلال کی قسم۔ اس میں شرابی، چغلیخیز، دیوت، شرطی، مخنث، کفن چور،
عشار۔۔۔ قطع رحم کرنے والا۔ اور قدریہ فرقہ درجس نہیں ہو سکتا۔



يَا عَلِيُّ كَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَشْرَةٌ: الْقَتْلُ وَالنَّسَاحُ وَالذَّيْثُ
وَالنَّكاحُ النِّهْرَاءُ حُرَامًا فِي دُبُرِهَا، وَالنَّكاحُ الْبُهَيْمَةَ، وَمَنْ نَكَحَ ذَاتَ الْحَرَمِ وَالسَّابِي
فِي الْفِئْتَةِ، وَمَنَعَ السِّلَاحَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ، وَمَنَعَ الزَّكَاةَ وَدَمَنَ وَجَدَ سَعَةً
فَمَاتَ وَلَمْ يَسْجُحْ.

اے علیؑ۔ اُمت کے دس قسم کے، لوگ (کلمہ پڑھنے کے باوجود) کافر ہیں:

چغلیخیز، ہمدوگر، دیوت، عورت کے ساتھ ممنوع طریقے سے ہمبستری کرنے والا، جانور سے فعلی
کرنے والا، حرم کے ساتھ فعلی کرنے والا، فتنے کو ابھارنے والا، کفارِ جہنی کے ہاتھوں اسلحہ
بچھپنے والا، زکوٰۃ میں رکاوٹ ڈالنے والا، اور گجاش (استطاعت) کے باوجود کئے بغیر مرنے والا۔

❁
❁ :- يَا عَلِيُّ لَا وَلِيْمَةَ إِلَّا فِي خُمْسَةٍ : فِي عَرَسٍ، وَخُرْسٍ، وَعِدَارٍ، وَوَكَارٍ، وَرَكَازٍ
فَالْعَرَسُ التَّرْوِيحُ وَالْمُخْرَسُ النَّفَاسُ بِالْوَلَدِ، وَالْعِدَارُ الْحِثَانُ وَالْوَكَارُ فِي شَرَاهِ الدَّارِ
وَالرَّكَازُ نَيْدَمٌ مِنْ مَكَّةِ.

اے علیؑ۔ ولیمہ پانچ ہی مواقع پر (سنت) ہے :
شادی، اولاد کی آمد، بیٹے کا ختنہ، گھر کی خریداری اور مکہ سے (حج کے بعد) واپسی۔

❁
❁ :- يَا عَلِيُّ لَا يَنْبَغِي _____ لِلْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ ظَاعِنًا إِلَّا فِي ثَلَاثٍ : مَرْمَةِ
لِبَعَائِشٍ، أَوْ تَرَوُّو لِمَعَادٍ، أَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مَحْرَمٍ.

اے علیؑ۔ عقلمند آدمی کو تین ہی باتوں کے لئے سفر کرنا چاہیئے۔
(۱)۔ روزگار؛ (۲)۔ آخرت کے لئے توشہ راہ (حاصل کرنے کے لئے) (۳) کسی جائز لذت کے
حصول کے لئے۔

❁
❁ :- يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : أَنْ تَغْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ
وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتَحْتَمِ عَمَّنْ جَمَلَ عَلَيْكَ

اے علیؑ۔ تین باتیں دنیا و آخرت میں اخلاق کو بیاہنے (کی حیثیت رکھتی ہیں) :
۱۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو۔ ۲۔ قطع رحم کرنے والے کے ساتھ صلہ رحم کر دو۔
۳۔ جو تم سے نادانی کرے اس کے ساتھ درگزر کر دو۔

❁
❁ :- يَا عَلِيُّ بَادِرْ بِأَرْبَعٍ قَبْلَ أَرْبَعٍ : شَيْبَاكَ قَبْلَ هِرْمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ نَسْبِكَ، وَغَنَّاكَ
قَبْلَ فِقْرِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.

❦ ۱۔ اعلیٰ — چار باتوں سے پہلے چار باتوں میں جملہ کی کرو: (یعنی ان سے دنیا و آخرت کا فائدہ حاصل کر لو):

(۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی (۲) بیماری سے پہلے تندرستی (۳) محنت جی سے قبل خوشحالی۔

(۴) موت سے پہلے زندگی۔



❦ ۱۔ یا اعلیٰ کبرۃ اللہ عز و جل لا یمتی البعث فی الصلاۃ، والنسۃ فی الصدقۃ، وإیمان
النساجہ جنباً، والضحک بین القبور، والتطاع فی الذور، والنظر إلی فوج النساء
لأنه یورث العنی۔

وکرہ الکلام عند الجناح لأنه یورث الخسر۔
وکرہ السؤم بین العشائین، لأنه یحرم التزویج۔
وکرہ الغسل تحت السماء إلا بمیزر؛
وکرہ دخول الأنصار إلا بمیزر؛ فإن فیها سکاناً من السلا بکة۔
وکرہ دخول الحنّام إلا بمیزر۔
وکرہ الکلام بین الأذان والإقامة فی صلاة العداة۔
وکرہ رکوب البحر فی وقت هيجابه۔
وکرہ السؤم فی سلع لیس بمحجور وقال۔
من نام علی سلع غیر محجور، فقد سرت منه الذمة۔
وکرہ أن ینام الرجل فی بیت وحده۔
وکرہ أن یتشی الرجل امرأته وهي حائض، فإن فعل وخرج الولد هجونا
أوبه بمن فلا یلومن إلا نفسه۔
وکرہ أن یتکلم الرجل مجذوماً إلا أن ینکون بیته وبنیته قدر ذراع۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَرَّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَفَرِ ارْتِكَ مِنَ الْأَسَدِ -
 وَكَرِهَ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ وَقَدْ رُحِشَتْ عَنِّي لِيَتَسَلَّ مِنَ الْإِحْتِلَامِ، فَإِنْ فَعَلَ
 ذَلِكَ وَخَرَجَ الْوَلَدُ مَجْنُونًا فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

وَكَرِهَ الْبُؤْلُ عَلَى شَيْطَانِهِمْ جَارٍ -

وَكَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَ الرَّجُلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ أَوْ غَلَّةٍ قَدْ أُشْرِتْ -

وَكَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ -

وَكَرِهَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ -

وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بُيُوتًا مُظْلِمًا إِلَّا مَعَ السِّتْرِاجِ -

(اے علیؑ - خداوند عالم نے میری امت کے لئے (متدرجہ ذیل باتیں ناپسند قرار دی ہیں:
 نماز میں ہاتھوں کے پھینا اُصدقہ دے کر احسان جتنا نا۔ ناپاکی کی صورت میں مسوید میں آنا، قبروں کے
 درمیان ہنسنا، گھروں میں بھانکنا، اور عورت کے... حصے کو دیکھنا، کیونکہ اس سے نابینا ہونے کا
 اندیشہ ہے)

ہمسبری کے وقت بات چیت مکروہ ہے، کیونکہ اس سے (بچہ گونگا ہو سکتا ہے)

مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان سونا مکروہ ہے، رزق سے محرومی کا سبب بنے گا۔

آسمان کے نیچے برہنہ ہو کر نہانا مکروہ ہے (اگرچہ کوئی دیکھنے والا نہ ہو، ورنہ حرام ہو جائے گا۔)

نہر میں برہنہ ہو کر داخل ہونا مکروہ ہے، کیونکہ وہاں بھی فرشتے آباد ہیں۔

حمام میں برہنہ ہو کر داخل ہونا مکروہ ہے۔

صبح کی نماز میں، اذان و اقامت کے درمیان بات کرنا مکروہ ہے۔

جب سندر میں طغیانی ہو تو سمدری سفر مکروہ ہے۔

کسی ایسی چھت پر سونا مکروہ ہے، جس کی چاد دیواری نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ، جو شخص بغیر

چاد دیواری کی چھت پر سونے اُس کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی۔

مکروہ ہے کہ کوئی شخص گھر کے اندر اکیلا سوئے۔
 عورت کے ساتھ اس کی ناپاکی کے دنوں میں بہتری... کرنے سے اگر اولاد پاگل یا مبروص پیدا
 ہو تو اپنے آپ کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔
 بہتی ہوئی نہر کے کنارے پیشاب کرنا مکروہ ہے۔
 پھلدار کھجور یا درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔
 کھڑے ہو کر پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔
 کھڑے ہو کر جوتے پہننا مکروہ ہے۔
 چراغ کے بنیر کسی اندھیرے گھر میں دھس ہونا مکروہ ہے۔



❦۔۔ یا عِلِّيَّ اِنَّهُ الْحَسْبُ الْاِفْتِخَارُ۔
 اے علیؑ — فخر و مہابت کرنا حسب (نسب) کے لئے آفت ہے۔



❦۔۔ یا عِلِّيَّ مَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخَافُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
 اَخَافُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔
 اے علیؑ — جو شخص خداوندِ عالم سے ڈرتا ہے (خدا) ہر ایک کے اندر اس کا خوف ڈال دیتا
 ہے۔ اور جو خداوندِ عالم سے نہیں ڈرتا (اس کے دل میں خدا) ہر چیز کا خوف ڈال دیتا ہے۔



❦۔۔ یا عِلِّيَّ شَتَانِيَّةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ الصَّلَاةَ :
 الْعَبْدُ الْاَبِي حَتَّى يَزِيحَ اِلَيْهِ مَوْلَاهُ، وَالنَّاسُ وَرَوْجُهَا عَلَيْهِمَا سَاخِطٌ، وَمَا فِى
 الرَّكْوَةِ، وَتَارِكُ الْوَضُوءِ وَالْجَارِيَةِ الْمُدْرِكَةَ تَصَلِّيَ بَعِيْرٍ، وَ اِمَامٌ تَوَمَّ يُصَلِّي
 بَعْضُهُمْ لَهٗ كَارِهُونَ، وَالسُّكْرَانُ وَالرَّيْنُ وَهُوَ الَّذِي يَدْفَعُ النَّبُولَ وَالْعَائِطَ۔

(اے علیؑ — خداوندِ عالم آٹھ قسم کے) لوگوں کی نماز قبول نہیں کرتا:

- (۱) :- بھاگا ہوا غلام، جب تک کہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آئے۔
- (۲) :- وہ نافرمان بیوی جس کا شوہر اس سے ناراض ہو (۳) :- زکوٰۃ سے منع کرنے والا۔
- (۴) :- وضو ترک کرنے والا۔ (۵) :- وہ بالغ لڑکی جو دوپٹے کے بغیر نماز پڑھے۔ (۶) :- وہ پیش نماز جو ان لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو، جو اسے پسند نہیں کرتے۔ (۷) :- نشہ میں ڈوبا ہوا شخص۔
- (۸) :- جیسے (شرکت سے) بیشاب یا پامانہ لگ رہا ہو اور وہ اسے روک کر نماز پڑھ رہا ہو۔



۱- يَا عَلِيُّ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ بِنِيَّ اللَّهِ تَعَالَى لَهُ بِنْيَانِي الْجَنَّةِ ، مَنْ آذَى اَيْتِيْمٍ دَرَحِمٍ الضَّعِيفِ ، وَ اَشْفَقَ عَلٰى وَالِدَيْهِ ، وَ رَفِقَ بِمَسْكُوْمٍ ۚ

اے علیؑ — جس شخص میں ۴ خصوصیات ہوں گی اس کے لئے خداوندِ عالم جنت میں گھر تعمیر کرے گا:

- (۱) جو یتیم کو پناہ دے۔ (۲) کمزوروں کے ساتھ مہربانی کرے۔ (۳) :- اپنے والدین کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے (۴) اپنے ظلام (اور خدمت گار) کے ساتھ نرم دلی کرے۔



۲- يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمْ فَهُوَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ : مَنْ اَقْبَلَ اللَّهَ

بِنَا فَتَرَضَّ عَلَيْهِ فَمَوْ مِنْ اَعْبَادِ النَّاسِ ، وَ مَنْ ذَرَعَ عَنِ مَحَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَهُوَ مِنْ اَوْرَعِ النَّاسِ ، وَ مَنْ تَنَمَّ بِسَارِقَةِ اللَّهِ فَهُوَ مِنْ اَعْتَى النَّاسِ .

اے علیؑ — تین باتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان (کی انجام دہی) کے ساتھ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا وہ افضل انسان ہوگا۔

(۱) :- خداوندِ عالم نے جن باتوں کو فرض قرار دیا ہے (ان سب کو) انجام دے تو وہ خدا

کا بہت عبادت گزار بندہ ہے۔ (۲) :- جو شخص خداوندِ عالم کی حرام کردہ (سب) باتوں سے

دامن بچائے تو وہ بہت پرہیزگار شخص ہے۔ (۳) :- جو شخص خداوندِ عالم کے عطا کردہ

رزق پر مطمئن رہے تو وہ بہت بے نیاز انسان ہے۔



(۳۵) يَا عَالِيٌّ ثَلَاثَةٌ لَا تَطِيقُهَا هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمُوَاسَاةُ لِلْأَخِ فِي مَالِهِ، وَإِنصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِهِ، وَذِكْرُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلَتَيْنِ هُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَدِينُ إِذَا وَرَدَ عَلَى مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ خَافَ اللَّهُ عِزًّا وَجَلَّ عِنْدَهُ وَتَرَكَهُ۔

اعلیٰ — تین باتیں ایسی ہیں جن کی امت کے لوگوں میں (گویا) طاقت ہی نہیں ہے :

(۱)۔ اپنے مال سے اپنے بھائیوں کو نوازنا (۲)۔ اپنے نفس کے خلاف لوگوں سے انصاف کرنا (۳)۔ ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنا۔

(اس خدا کو یاد رکھنے یا) ذکر کرنے کا مطلب سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ نہیں، بلکہ (اس کا مقصد یہ ہے کہ) جب بھی کوئی حرام بات پیش آئے تو خدا کے خوف سے اسے ترک کرے۔



(۳۶)۔ يَا عَالِيٌّ ثَلَاثَةٌ إِنْ أَنْصَفْتَهُمْ ظَلَمْتَهُمْ : السَّفَلَةُ وَأَهْلُكَ وَخَادِمُكَ۔

یاعلیٰ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْصِفُونَ مِنْ ثَلَاثَةٍ : حُرْمَتِ عَيْدٍ، دَعَائِمٍ مِنْ جَاهِلٍ، وَقَوِيٍّ مِنْ ضَعِيفٍ۔

اعلیٰ — تین (قسم کے) لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ انصاف (بھی) کرو تو وہ تمہارے ساتھ نا انصافی کریں گے۔

(۱)۔ پست فطرت لوگ (۲)۔ تمہارے اہل (خاندان وغیرہ) (۳)۔ تمہارے خدمت گزار۔
اعلیٰ — تین قسم کے لوگ وہ ہیں جو (عام طور سے) تین قسم کے لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے (۱)۔ آزاد غلام کے ساتھ (۲)۔ جاہل کے ساتھ (۳)۔ طاقت ور کمزور

کے ساتھ۔



﴿يَا عَلِيُّ سَبْعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدْ اسْتَمْلَكَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ وَالْوَأَابِ الْجَنَّةِ مَفْصَحَةً لَهُ؛

مَنْ أَسْبَحَ وَضَمَّرَهُ، وَأَخْسَنَ مَسَلَاتِهِ، وَأَذَى زَكَوَاتِ مَالِهِ، وَكَتَبَ غَضَبَهُ، وَسَجَّنَ لِسَانَهُ
وَاسْتَعْفَرَ اللَّهَ لِدُنْيَاهُ، وَأَذَى النَّمِيحَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ۔

اے علیؑ — ساتھ باتیں جس میں ہونگی وہ حقیقت ایمان کو تکمیل تک پہنچائے گا اور جنت کے دروازے اُس کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔

(۱) وضو کامل طریقے سے کرتا ہو (۲) نماز اچھی طرح سے پڑھتا ہو۔ (۳)۔ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ (۴)۔ اپنے غصے پر قابو رکھتا ہو۔ (۵)۔ اپنی زبان پر کنٹرول رکھتا ہو (۶)۔ خدا سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہو (۷)۔ اہلبیتؑ کے ساتھ خلوص رکھتا ہو۔



﴿يَا عَلِيُّ لَعَنَ اللَّهُ ثَلَاثَةً: أَكَلَ زَادَهُ وَحَدَّاهُ، وَرَكِبَ الْفَلَاةَ وَحَدَّاهُ، وَاتَّأَمَّ فِي بَيْتِ وَحَدَّاهُ۔

اے علیؑ — تین قسم کے لوگوں کے لئے.. نفرین ہے؛

(۱)۔ (دوران سفر) اپنا آوشہ راہ اکیلا کھانے والا۔

(۲)۔ بیابانوں میں تنہا سواری کرنے والا۔

(۳)۔ گھر میں اکیلے سونے والا۔



﴿يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ يَتَخَوَّفُ مِنْهُنَّ الْجَنُّونَ: التَّغَوُّطُ بَيْنَ الْقُبُورِ، وَالسَّهْيُ فِي حَفِّ وَاحِدٍ
وَالرَّجُلُ بِنِيَامٍ وَحَدَّاهُ۔

اے علیؑ — تین باتیں ایسی ہیں جن سے جنون کا اندیشہ ہے؛

(۱)۔ قبروں کے بیچ ہیں رفیع حاجت کرنا (۲)۔ ایک پیر میں جو تاہن کر چلنا۔ (۳) کھنسی کا تہنا گھر میں سونا۔



يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ يَحْسُنُ فِيهِنَّ الْكُذْبُ: الْكَيْدَةُ فِي الْحَرْبِ، وَعَدْلُكَ زَوْجَتِكَ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ۔

اعلیٰ — تین مواقع پر لوگوں سے سچ نہ بولنا بھی اچھلے۔
(۱)۔ جنگ کی تدبیریں بارے میں (۲)۔ بیوی سے وعدے (۳)۔ لوگوں کے درمیان مصالحت کراتے وقت۔



يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مَجَالِسُهُمْ تَمِيْتُ الْقَلْبُ:

مَجَالِسَةُ الْأَنْذَالِ، وَمَجَالِسَةُ الْأَغْنِيَاءِ، وَالْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ

اعلیٰ — تین (قسم کے) لوگوں کی ہم نشینی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔
(۱)۔ پست لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست (۲)۔ ثروت مندوں کے پاس اٹھنا بیٹھنا۔
(۳)۔ عورتوں سے بات چیت (۴)۔ گئے رہنا۔



يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مِنْ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ: الْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ، وَالصَّافِكُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ، وَبِذَلِ الْعَالِمِ لِمَسْعَمِ

اعلیٰ تین باتیں ایمان کے حقائق میں سے ہیں:
(۱)۔ تنگدستی میں بھی لوگوں پر سرچ کرنا (۲)۔ اپنی طرف سے سب کے ساتھ انصاف کرنا۔
(۳)۔ تشنگان علم کو علم کی دولت سے نوازنا۔

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لِسْمٌ يَتَمُّ عَمَلُهُ: وَرَخَّ يَحْجُزُهُ عَنِ مَعَاصِي اللَّهِ وَ

خَلَقَ نِيْدَ اِرْبِيْ بِهٖ النَّاسَ، وَحَلَمَ يَزِدُّهٖ بِجَهْلِ الْجُهَالِ۔

(اے علیؑ۔ تین باتیں (ایسی ہیں کہ جس شخص میں نہوں گی اس کا عمل کامل نہیں ہوگا:

(۱)۔ ایسی پرہیزگاری جو اُسے گناہ سے روکے (۲) خوش اخلاقی جس کے ذریعہ

لوگوں کے ساتھ (اچھا) سلوک کرے۔ (۳)۔ حلم و بردباری جس کے ذریعہ

جہالت کرنے والوں کے ساتھ درگزر کرے۔



يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ فَرَحَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِ فِي السُّنْيَا: لِقَاءُ الْاِخْوَانِ، وَتَفْطِيرُ الصَّائِمِ،

وَالْتَمَجُّدُ فِي اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

اے علیؑ۔ دنیا میں مومن کیلئے تین باتیں باعثِ فرحت ہیں:

(۱) دوستوں سے ملاقات (۲) روزہ دار کو افطار کرانا (۳) رات کے آخری تھمے میں

نماز شب پڑھنا۔



يَا عَلِيُّ اَنْفَاكَ عَنْ ثَلَاثٍ خِصَالٍ: الْحَسَدِ وَالْحِرْمِ وَالنَّكْبِزِ۔

اے علیؑ۔ تین باتوں سے منع کرتا ہوں:

(۱) حسد (۲) حصر و طمع (۳) تکبر۔



يَا عَلِيُّ اَرْبَعٌ خِصَالٍ مِّنَ الشَّقَاءِ: جُمُودُ الْعَيْنِ، وَقَسَاوَةُ الْقَلْبِ، وَتَبَسُّدُ الْاَمَلِ،

وَحُبُّ الْبِنَاءِ۔

اے علیؑ۔ چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں:

(۱) پتھر جیسی آنکھ (۲) سنگدلی (۳) لمبی آرزوئیں (۴) دنیا میں ہمیشہ باقی رہنے کی

خواہش۔

﴿ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ وَرَجَاتٍ وَثَلَاثٌ كَهَارَاتٍ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ فَأَمَّا
الدَّرَجَاتُ : فَاسْبِغُ الوُضُوءَ فِي السَّبْرَاتِ ، وَانْتَظِرِ الصَّلَاةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، وَالْمَشْيُ
بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَأَمَّا الْكَفَارَاتُ : فَأِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَإِطْعَامُ
الطَّعَامِ ، وَالْتِمَاجِدُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّاسِ بِنِيَامٍ ، وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ : فَشَحْمُ مَطَاعٍ وَهَوَى
مُبْتَغٍ ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ . وَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ : فَخَوْفُ اللَّهِ تَعَالَى فِي السَّبْرِ وَ
الْعَلَانِيَةِ ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَاءِ وَالْفَقْرِ ، وَكَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ .

اے علیؑ — (مندرجہ ذیل باتوں میں سے) تین میں درجات (کی بلندی) تین میں رگتاہوں کا
کفارہ ، تین میں ہلاکت کا اندیشہ ، اور تین باتوں میں نجات ہے :

- — (۱) درجات کی بلندی والے کام : سخت سردی میں بھی کامل وضو کرنا ، ایک نماز کے بعد
دوسری نماز کا انتظار کرنا ، رات دو دن (کے مختلف اوقات میں) جماعت کے لئے گھر سے جانا ۔
- — (۲) : جن باتوں میں (رگتاہوں کا کفارہ ہے) :- ہر ایک کو سلام کرنا ۔ (لوگوں کو کھانا
کھلانا ، اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو نماز شب پڑھنا ۔

- — (۳) : وہ باتیں جن میں ہلاکت کا اندیشہ ہے :- (سخت) کنجوسی جس کے تقاضوں کے
مطابق عمل کیا جائے ، خواہش نفس جس کی پیروی کی جائے اور کسی شخص کا خود پسندی میں مبتلا ہونا ۔
- — (۴) :- وہ باتیں جو نجات کا ذریعہ ہیں : ظاہر بظاہر اور مخفی طور پر (ہر طرح) خدا سے ڈرتے
رہنا ، تو سگری اور محتاجی کے درمیان توازن رکھنا ، نادمگی اور خوشی (ہر حالت میں) انصاف ہی کی بات
کہنا ۔



﴿ يَا عَلِيُّ لَا رِضَاعَ بَعْدَ فَطَامٍ ، وَلَا يُتِمُّ بَعْدَ اِحْتِلَامٍ .
اے علیؑ — رضاعی رشتہ (اُس زمانہ میں قائم نہیں ہو سکتا جب بچے کی شیر خواری کی مدت
گزر جائے ، اور بالغ ہونے کے بعد یتیمی کی حدود باقی نہیں رہتیں ۔

يَا عَلِيُّ سِرِّ سَتَيْنِ سِرِّ وَالِدَيْكَ، سِرِّ سَنَةِ مِلِّ رَحِمِكَ، سِرِّ مِيلَا عَدَمِ رُضِيَا، سِرِّ مِيلَيْنِ
شَيْخِ جِنَازَةٍ، سِرِّ ثَلَاثَةِ أَمْيَالِ أَجِبِ السُّلْمُونِ، سِرِّ سِتَّةِ أَمْيَالِ الْبَصْرِ الْمَظْلُومِ وَمَلِيكَ
بِالْإِسْتِغْفَارِ-

اے علی۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کے لئے (اگر اتنی طویل مسافت طے کرنا پڑے کہ،
دو سال لگ جائیں، تو یہ مسافت طے کرو، صلہ رحم کے لئے ایک سال کی مسافت رخص کی عیادت بھی لیتے
ایک میل (پیدل جانا پڑے) تو جاؤ، شیعہ جنازہ کے لئے دو میل (چلنا پڑے تو) جاؤ، خوشنودی خدا کے
کسی برادر (مومن) سے ملنے کے لئے چار میل (چلنا پڑے تو) چلو، کسی قریب دوس (کی مدد) کے لئے
پانچ میل جانا پڑے تو، جاؤ، کسی مظلوم کی نصرت کے لئے چھ میل (چلنا پڑے تو) چلو۔ اور تم پر
فرض ہے کہ استغفار کرتے رہو۔



يَا عَلِيُّ لِمُؤْمِنٍ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: الصَّلَاةُ، وَالرَّكْوَاةُ وَالصِّيَامُ-
وَالْمُتَلَفِّثُ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَتَمَلَّقُ إِذَا حَضَرَ، وَيُعْتَابُ إِذَا غَابَ، يُتَمَمَّتْ بِالْمُعَصِيَةِ-
وَاللِّطَائِمُ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: لَيْقَهُرَ مَنْ دُونَهُ بِالْعُلْبَةِ، وَمَنْ فُتِقَهُ بِالْمُعَصِيَةِ، وَ
لِطَاهِرِ الظَّالِمَةِ-
وَالْمُرَائِي ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَنْشِطُ إِذَا كَانَ عِنْدَ النَّاسِ، وَيَكْسُلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ
وَيُحِبُّ أَنْ يُخْتَدَّ فِي جَبِينِ أُمُورِهِ-

وَاللِّمَانِي ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: إِذَا حَدَّثَ كَذِبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اسْتَبَانَ
خَان-

اے علی۔ مومن کی تین نشانیاں ہیں:

(۱) نماز۔ (۲) رکوع۔ (۳) روزہ۔

اور جھوٹے برعوبدار کی بھی تین نشانیاں ہیں۔

۱۱) سامنے ہو تو سپا پیوسی کرے (۲)؛ پیٹھ پیچھے غیبت کرے۔ (۳) کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو طعنہ زنی کرے۔

● ظالم کی تین نشانیاں ہیں :-

(۱) جو اس سے کمزور ہو اس کے ساتھ زبردستی کرے (۲)؛ اوپر والے (معبودِ برحق) کی نافرمانی کرے۔
(۳) ظالموں کی ہمنوائی کرے۔

● ریاکار کی تین نشانیاں ہیں :

جب لوگوں کے درمیان ہو تو کارکردگی دکھائے؛ تنہا ہو تو سستی کرے؛ اور اس بات کا خواہشمند ہو کہ ہر کام میں اس کی تعریف کی جائے۔

● منافق کی تین نشانیاں ہیں :

بات چیت میں غلط بیانی کرے۔ (۲)؛ وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرے (۳)؛ اُسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔



❦ يَاعْلِيُّ تَسْعَةُ أَشْيَاءٍ تُوْرَثُ النَّيَّانَ: أَكْلُ النَّفَّاحِ الحَامِضِ، وَ أَكْلُ الكَزْبَرَةِ وَالجَبَنِ، وَ سُومُ الفَاذَةِ وَ قِرَاءَةُ كِتَابَةِ القُبُورِ، وَ النَّسْطِيُّ بَيْنَ إِمْرَأَتَيْنِ وَطَرَحِ القُمَّلَةِ، وَ الحَجَامَةُ فِي النَّعْجَةِ، وَ البَوْلُ فِي المَاءِ الرَّكْدِ.

اے علی! نو چیزوں سے بھولنے کا مرض (پیدا) ہوتا ہے:

(۱) ترش سیب کھانا۔ (۲) کزبرہ نامی سلاد (۳)؛ پینیر کھانا۔ (۴)؛ چوہے کی جھٹھالی ہونی۔
میز کھانا (۵) قبروں کی تحریریں پڑھنا۔ (۶)؛ دو عورتوں کے درمیان چلنا، جو میں پھینکنا۔
(۸) چاندی سے کھینے لگانا۔ (۹)؛ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔



❦ يَاعْلِي العيش في ثلاثة: دارقوراء نوراء، وجارية حسناء دقرس قباء۔

❁ اے علی۔ تین چیزیں زندگی کیلئے عمدہ ہیں۔

❁: «نکشادہ روشن گھر (۲)، خوبصورت شریکِ حیات (۳) چابک دست گھوڑا (سواری)



❁: «يَا عَلِيُّ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ الْمُسَوِّضَ فِي قَعْرِ بَيْتِ لَبَّعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ رِيحًا تَرْفَعُهُ

فَوْقَ الْأَخْيَارِ فِي دَوْلَةِ الْأَشْرَارِ

اے علی۔ اگر تواضع (دائیکاری) کرنے والا شخص کسی گہبے کنویں میں بھی ہو تو خداوندِ عالم ایسی ہوا بھیجے گا، جو اس کو وہاں سے اٹھا کر نیکو کاروں سے اوپر لے جائے (چاہے) بُرے حکمرانوں کا دور ہو۔



❁: «يَا عَلِيُّ مَنْ انْتَهَى إِلَى غَيْرِ مَوْالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَمَنْ مَنَعَ أَحِبًّا أَوْ حِرَّةً

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَمَنْ أَحَدَثَ حَدَثًا أَوْ أَدَى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ذَلِكَ الْحَدِيثُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ.

اے علی۔ جو شخص خود کو ان لوگوں کا موالی ظاہر کرے جن کا وہ حقیقتاً موالی نہیں ہے، تو اس پر خدا کی لعنت، اور جو کسی مزدور کی مزدوری دینے سے انکار کرے اس پر خدا کی لعنت اور جو شخص کسی سانحے کا ارتکاب کرے یا سانحہ کا ارتکاب کرنے والے کو پناہ دے اس پر خدا کی لعنت۔

کسی نے پوچھا: اے خدا کے رسول! سانحے سے کیا مراد ہے؟
فرمایا: کسی کو قتل کرنا۔



❁: «يَا عَلِيُّ الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمَنَهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَدِمَائِهِمْ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِهِ وَلِسَانِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ السِّيَّئَاتِ

يَا عَلِيُّ أَزَلْتُكَ عَرَى الْإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ.

اے علی — مومن وہ ہے جس کی طرف سے مسلمانوں کے جان و مال کو امان ہو — مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی طرف سے) مسلمانوں کے لئے سلامتی ہو، اور ہاجر وہ ہے جو برائیوں کو ترک کر دے۔

اے علی — ایمان کی مضبوطی یہ ہے کہ :

رکسی سے، خدا کی خاطر ہی محبت کی جائے، اور خدا کی خاطر ہی عداوت۔



ۛ یَا عَلِيُّ مَنْ أَطَاعَ إِسْرَائِيلَ أَكْبَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيٌّ وَجِبَّ، فِي النَّارِ
مُتَالٍ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ وَمَا تِلْكَ الطَّاعَةُ؟ قَالَ: يَا ذَنْ لَهَا فِي الدَّهَابِ
إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْعَرَسَاتِ وَالنَّارِ حَاتٍ، وَلِنَسْبِ الْبِشَابِ الرَّقَاقِ
اے علی — جو شخص (مندرہ ذیل باتوں میں) اپنی بیوی کا فریاد نہ کرے، خدا اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

پوچھا: کیسی فرماں برداری؟

فرمایا:۔ وہ اُسے لوگوں کے جمع اور شادی بیاہ... وغیرہ (کی نادر) پارٹیوں میں جانے اور باریک لباس پہننے دے۔



ۛ یَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ بَارَكَ وَلَعَنَ قَدْ أُذْهِبَ بِالْإِسْلَامِ نَحْوَهُ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَفَاخُرُهَا
بِأَبَائِهِمْ، أَلَا إِنَّ النَّاسَ مِنْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تَرَابٍ، وَأَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ الْقَائِمُ
اے علی — خداوند عالم نے دین اسلام کے ذریعہ زمانہ جاہلیت کی نخوت اور اپنے آیات
اجداد پر فخر و مباہلات کو ختم کر دیا

یاد رکھو تمام انسان آدم کی اولاد ہیں آدم شی سے پیدا ہوا ہے اور تم میں خدا کے نزدیک یادہ مہتر وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔



❁ - يَا عَلِيُّ مِنَ السُّخْتِ : شَمْنُ الْكَلْبِ ، وَشَمْنُ الْخَمْرِ وَ مَهْمُ الرِّيشَةِ وَالرِّشْوَةِ فِي الْحُكْمِ ، وَأَجْرُ الْكَاهِنِ -

اے علی — مُردار کی قیمت، کتے کی قیمت، شراب کی قیمت، زنا کار عورت کی اجرت، فیصلے کو تبدیل کرانے یا اپنے حق میں کرانے، کسے لئے دی جانے والی رشوت، اور کاہنوں کی اجرت سب ہرام ہیں۔



❁ - يَا عَلِيُّ مَنْ تَعَلَّمْ عِلْمًا لِيَمَارِعَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يُجَادِلَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ يُدْعُو النَّاسَ إِلَى نَفْسِهِ ، فَصُوِّمِ مِنْ أَهْلِ الشَّارِ -

اے علی — جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے کہ بیوقوف لوگوں سے محاذ آرائی کرے، یا علماء سے (فزیہ) بحث مباحثہ کرے، یا لوگوں کو اپنی ذات کی طرف دعوت دے — تو وہ اہل جہنم میں سے ہے۔



❁ - يَا عَلِيُّ إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ قَالَ النَّاسُ : مَا خَلَفَ ؟ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : مَا قَدَّمَ ؟ اے علی — جب کوئی مرتا ہے تو لوگ پوچھتے ہیں کیا چھوڑ کر گیا؟ اور فرشتے کہتے ہیں کیا لے کر آیا ہے؟



❁ - يَا عَلِيُّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - اے علی — دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ اور کافر کے لئے جنت ہے۔



❁ - يَا عَلِيُّ مَوْتُ الْفَجَاءَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَحَسْرَةٌ لِلْكَافِرِ - اے علی — اچانک موت (آجانا) مومن کے لئے راحت، اور کافر کے لئے

حسرت و اندوہ کا باعث ہے



﴿ يَا عَلِيُّ أَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى الدُّنْيَا: أَخْدِمِي مَنْ خَدَمَنِي، وَأَتَّبِعِي مَنْ خَدَمَكَ ﴾

اے علیؑ — خداوندِ عالم نے وحی کے ذریعے سے دنیا کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ:
جو میرا خدمت کار ہو تو اس کی خدمت کرنا اور جو میرا خدمت کار ہو اسے تھکا دینا۔



﴿ يَا عَلِيُّ إِنَّ الدُّنْيَا لَوَعْدَةٌ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَنَاحٌ بَعُوضَةٌ لَسَا سَقَى الْكَافِرَ مِنْهَا مَشْرُوبَةَ مَاءٍ ﴾

اے علیؑ — اگر خداوندِ عالم کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پڑ کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ دیتا۔



﴿ يَا عَلِيُّ مَا أَحَدٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا دَهْوٌ يَتَمَتَّى لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّهُ لَسَمِ يُعْطَى مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا قُوتًا ﴾

اے علیؑ — اولین و آخرین میں سے ہر شخص، قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ کاش اُسے دنیا میں صرف گزر اوقات کے برابر ہی (مال) ملتا۔



﴿ يَا عَلِيُّ فَتَرُ النَّاسَ مَنْ اسْتَمَّ اللَّهُ فِيهِ قَضَائِهِ ﴾

اے علیؑ — وہ شخص سب سے برا ہے جو خدا پر اُس کے فیصلوں کے سلسلے میں الزام لگائے:



﴿ يَا عَلِيُّ أَيُّنِ الْمُؤْمِنِ تَسْبِيحٌ، وَصِيَا حُةٌ تَهْلِيلٌ، وَتَوْمُهُ عَلَى الْفَرَاشِ بَعَارَةٌ
وَقَلْبُهُ مِنْ جَنْبِ إِلَى جَنْبٍ جَمًّا وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَإِنْ عُوْفِي مَشَى وَمَا عَلَيْهِ
مِنْ ذَنْبٍ -

اے علی — مومن کا بیماری میں کراہنا تسبیح (کی طرح باعث اجر) ہے۔ اس کی بیخ کا ثواب
لا الہ الا اللہ (پڑھنے جیسا) ہے، اُس کا اپنے بستر پر سونا (گہی) عبادت ہے، اور اس پہلو سے اُس پہلو
سکروٹ لینا راہِ خدا میں جہاد جیسا ہے، پھر اگر صحت مند ہو جائے تو (اس عالم میں) چلے گا کہ اس کے
ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔



﴿ يَا عَلِيُّ لَوْ أَهْدَى إِلَيَّ كِرَاعٌ لَهَلَيْتُ، وَلَوْ دُعِيْتُ إِلَى كِرَاعٍ لَأَجَبْتُ -
اے علی — جانور کا کھانا بھی، اگر میرے پاس تحفے کے طور پر لایا جائے تو قبول کروں گا۔ اور
ایسی ہی دعوت میں بلا جاؤں تو جاؤں گا۔



﴿ يَا عَلِيُّ لَيْسَ عَلَى السَّاءِ جُمُعَةٌ وَلَا جَمَاعَةٌ وَلَا أَدَانٌ وَلَا إِتَامَةٌ وَلَا
عِيَاةٌ مُرْنِيضٌ وَلَا إِتْبَاعٌ عِجَازَةٌ وَلَا هُوَلَةٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا اسْتِلامُ الْحَجْرِ
وَلَا حَلْقٌ -
وَلَا تَوَلَّى الْقَضَاءَ وَلَا لَسْتَسَارٌ وَلَا تَدْبِخُ إِلَّا عِنْدَ الصَّرْوَرَةِ وَلَا تَجْهَرُ بِالتَّبْلِيَةِ وَلَا
تَقِيمُ عِنْدَ قَبْرِ وَلَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ وَلَا تَتَوَلَّى التَّرْوِجَ بِنَفْسِهَا -
وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ خَرَجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ لَعَنَهَا اللَّهُ وَجِبْرِيلُ
وَمِيكَائِيلُ وَلَا تَعْطَى مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَسْمِيْتُ وَرُؤُوسَهُمَا عَلَيْهَا سَاقِطٌ
وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا لَهَا -



اے علیؑ — جمعہ وجماعت (میں شرکت) اذان و اقامت کہنا، مریضوں کی عیادت (کھیلنے گھر سے نکلنا)، تشیع جنازہ، صفا، و مردہ کے درمیان ہر دلہ کھڑنا، حجر اسود کو بوسہ لینا، سر منڈانا — (یہ سب کام) عورتوں سے ساقط ہیں۔

(اسی طرح عورتیں) نہ قاضی بنیں، نہ وکیل — اور سوائے مجبوری کے کوئی جانور بفتح نہ کریں تلبیہ کہتے وقت آواز (بہت) بلند نہ کریں اور قبر کے پاس مقیم نہ ہوں۔
 اُن کے ذمہ نہ خطبہ (جمعہ وغیرہ) سنا ہے، اور نہ اپنی شادی کا خود ہی اہتمام کرنے لگیں۔
 شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلیں، کیونکہ بغیر اجازت کے گھر سے نکلنے والی عورت پر خدا جبریل اور میکائیل کی طرف سے نفرین ہوگی۔

شوہر کے گھر کی کوئی چیز اُس کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے اور رات اس طرح بسر نہ کرے اس کا شوہر اس سے ناراض ہو، اگرچہ اُسی کی زیادتی رہی ہو!!



(۶۰)۔ يَا عَلِيُّ اَلْاِسْلَامُ عَزِيَانٌ وَّلِبَاسُهُ الْحِيَاءُ، وَزِينَتُهُ الْوَقَارُ، وَمُرُوَّتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ
 وَعِمَادَةُ الْوَرَعِ۔

اے علیؑ — اسلام کا لباس حیا ہے، اس کی زینت وقار ہے، اس کی مروّت: عمل صالح ہے، اور اس (عمارت کا) ستون: پرہیز گاری ہے۔



(۶۱)۔ يَا عَلِيُّ وَبِكُلِّ شَيْءٍ اَسَاسٌ وَّاسَاسُ الْاِسْلَامِ حَيْثَا اَهْلُ الْبَيْتِ
 اے علیؑ — ہر چیز کی بنیاد ہوتی ہے، اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے۔



(۶۲)۔ يَا عَلِيُّ سُوءُ الْاَخْلَاقِ شُوْمٌ، وَّطَاعَةُ الْمَرْءِ مَبْدَاُ اُمَّةٍ۔
 اے علیؑ — بد اخلاقی (باعثِ نخوت) اور عورت کی اطاعت (باعثِ ندامت) ہے۔

❦ - يَا عَلِيُّ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ فَعِنِّي لِسَانَ امْرَأَةٍ.
اے علی - اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو وہ عورت کی زبان ہے۔



❦ - يَا عَلِيُّ نَجَا السُّخْفُونَ وَهَلَكَ الثَّقَلُونَ.
اے علی - ہلکے پٹھلکے رہنے والے نجات پائیں گے، بوجھل ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔



❦ - يَا عَلِيُّ مَنْ كَذَبَ عَلِيَّ مُتَعَبًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.
اے علی - جو شخص جہان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے (آنت میں) اس کی نشت کو آگ سے بھر دیا جائے گا۔



❦ - يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ يُزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَيُذْهِبْنَ الْبَلَاءَ: اللَّبَابُ وَالسِّوَاكُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ.
اے علی - تین باتوں سے حافظہ بڑھتا ہے اور بلیغ صاف ہوتا ہے :
(۱) لین - (۲) : مسواک (۳) : تلاوت قرآن۔



❦ - يَا عَلِيُّ السِّوَاكُ مِنَ السَّنَةِ، وَمُطَهِّرُ اللَّفْمِ، وَيَجْلِبُو النَّصْرَ، وَيُورِضِي الشَّرْحَانَ، وَ
يُنْبِيضُ الْأَسْنَانَ، وَيُذْهِبُ بِالْحَفْرِ، وَيَشُدُّ اللَّثَّةَ، وَيُسْقِي الطَّعَامَ وَيُذْهِبُ
بِالنَّبْغِ، وَيُزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَيُزِيلُ الْخَسَنَاتِ، وَتَقْرُحُ بِهِ الْمَلَانِكَةُ.
اے علی - مسواک (کے بہت سے فائدے ہیں) :

سنت ہے، دہن کو پاکیزگی عطا کرتا ہے، اس سے بینائی تیز ہوتی ہے، خدا کی خوشنودی
نصیب ہوتی ہے، دانت سفید ہوتے ہیں، بدبو دور ہوتی ہے، جیرے مضمحل ہوتے ہیں،

کھانے کی اشتہا بڑھتی ہے، بلغم صاف ہوتا ہے، حافظہ بڑھتا ہے، نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور اس سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔



❦: يَا عَلِيُّ السُّؤْمُ اَرْبَعَةٌ: نَوْمُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَى اَقْفُسِهِمْ، وَنَوْمُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى اَيْمَانِهِمْ، وَنَوْمُ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ عَلَى اَيْسَارِهِمْ، وَنَوْمُ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِهِمْ.

اے علی — نیند چار طرح کی ہے :

انبیاء پریت لیتے ہیں، مومن داہنی کروٹ، کفار و منافقین بائیں اور شیطان اوندھے منہ۔



❦: يَا عَلِيُّ مَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نَبِيًّا اِلَّا وَجَعَلَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْ صُلْبِهِ، وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِي مِنْ صُلْبِكَ، وَكُلَّ مَا كَانَتْ لِي ذُرِّيَّةٌ

اے علی — خداوند عالم نے جن انبیاء کو مبعوث کیا، ان کی نسل ان کی صلیبی اولاد کے ذریعہ باقی رکھی، لیکن میری نسل کو تمہارے صلب میں رکھا ہے، تم نہ ہوتے تو میری نسل (آگے نہ بڑھتی)



❦: يَا عَلِيُّ اَرْبَعَةٌ مِنْ قَوَاصِمِ النِّظْمِ: اِمَامٌ يَنْصِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيُطِيعُ اَمْرَهُ، وَزَوْجَةٌ يَحْفَظُهَا زَوْجَهَا وَهِيَ تَحْتَوْنَهُ، وَفَقْرٌ لَا يَجِدُ صَاحِبَهُ مُدَاوِيًا وَحَبَّارٌ سَوْءٌ فِي دَارِ الْمَقَامِ.

اے علی — چار باتیں کمر ٹوڑ دینے والی ہیں :

(۱) ایسا لیڈر جو خداوند عالم کی نافرمانی کرتا ہو، اور (پھر بھی) اس کے حکم کی اطاعت کی جائے۔

- (۱۲)۔ وہ بیوی جسے اُس کا شوہر تحفظ فراہم کرے، اور وہ اس سے خیانت کرے۔
 (۱۳)۔ ایسی تنگ دستی، جس کا کوئی علاج نظر نہ آ رہے ہو۔
 (۱۴)۔ انسان کی جہاں مستقل رہائش ہو، وہاں بڑے پڑوسی (سے واسطہ پڑ جائے)۔



﴿ يَا عَلِيُّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ سَنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَسَنَ سُنَنِ وَأَجْرَاهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
 لَهُ فِي الْإِسْلَامِ -
 حَسَنَ نِسَاءِ الْأَنْبَاءِ عَلَى الْأَنْبَاءِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: (وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ
 آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ...)

وَوَجَدَ كَثْرًا فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْخُمْسَ وَتَمَدَّقَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ:
 (وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
 وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ...)

وَلَمَّا حَفَرُوا بَيْتَ رَمْزَمَ سَأَلَهَا سَفَايَةَ الْحَاجِّ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:
 (أَجْعَلْتُمْ سَفَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ...)

وَسَنَّ فِي الْقَتْلِ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَأَجْرَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ذَلِكَ فِي الْإِسْلَامِ -
 وَلَمْ يَكُنْ لِلطَّوَافِ عَدَدٌ عِنْدَ قُرَيْشٍ، فَسَنَّ لَهُمْ عَبْدُ الْمُطَلِّبِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ
 فَأَجْرَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ذَلِكَ فِي الْإِسْلَامِ -

يَا عَلِيُّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ كَانَ لَا يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ، وَلَا يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ، وَلَا يَأْكُلُ مَا
 ذُحِّجَ عَلَى النَّصَبِ، وَيَقُولُ: أَنَا عَلَى دِينِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -



اے علی۔۔ (جناب عبدالمطلب نے عہد اسلام سے قبل پانچ باتیں رابع کی تھیں، جنہیں

خداوندِ عالم نے عہدِ اسلام میں باقی رکھا ہے،

(۱) سوتیلی ماں سے شادی حرام قرار دی۔ قرآن نے اس حکم کو باقی رکھا۔ جیسا کہ ارشادِ قدر ہے
وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا تھا ان
نکاح نہ کرنا۔)

(۲)۔ جنابِ عبدالمطلب کو ایک خزانہ ملا تو انہوں نے اس کا خمس نکال کر راہِ خدا میں خرچ

کر دیا۔ (دینِ اسلام نے اس طریقے کو باقی رکھا) ارشادِ قدرت ہے :

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّائِلِينَ
وَإِذَا بَلَغَ الْهُدَىٰ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّائِلِينَ

(اور جان لو کہ تمہیں کسی چیز سے جو منفعت ملے تو اس کا خمس خدا، رسول، ذوی القربی، یتیموں،
مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے)

(۳)۔ جنابِ عبدالمطلب نے جب زمزم کھودا تو اس کا پانی حاجیوں تک پہنچانے کا حکم دیا۔

اور اسے سقایۃ الحج کا نام دیا۔ (قرآن مجید میں) خداوندِ عالم نے (اس نام کو باقی رکھا)

ارشادِ قدرت ہے:

أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ... (کیا تم لوگ سقایۃ الحج اور مسجد الحرام

کی تعمیر کو ...)

(۴) جنابِ عبدالمطلب نے (قتلِ خطا) کی دیت تلو اونٹ معین کی تھی، خداوندِ عالم نے

اسلام میں اسی مقدار کو باقی رکھا۔

(۵)۔ قریش کے ہاں طواف کے لئے کوئی عدد معین نہیں تھا، جنابِ عبدالمطلب نے

طواف کے لئے سپکے معین کئے، خداوندِ عالم نے (اسی تعداد کو) باقی رکھا۔

اسے علی۔ (جنابِ عبدالمطلب نے) پانسوں کے ذریعے قسم کھانے کا طریقہ نہیں اپنایا، نہ

بتوں کے آگے سجدہ کیا، نہ بتوں کے استھانوں پر ذبح ہونے والے جانوروں کا گوشت کھایا،

وہ فرمایا کرتے تھے کہ:

میں اپنے باپ برہم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔



﴿يا عليُّ انجِبِ النَّاسَ اِيْمَانًا دَاخِلًا عِنْدَ عَظَمَتِهِمْ يَقِيْنًا قَتُوْمًا يَكُوْنُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
لَهُمْ يَلْحَقُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحَجَبٌ عَنْهُمْ الْحِجَّةُ فَاَسْوَأُ
مِنْ سَوَادِ عَلِيٍّ بِيَّاضٍ﴾



سے علیؑ ایمان کے لیے ناطے حیرت انگیز اور یقین کے لحاظ بہت عظیم ہیں وہ لوگ جو آخری
زمانے میں ہوں گے وہ لوگ پیغمبر سے ملے نہیں اور جب خدا (امام وقت) پردہ غیب میں ہونگے
پھر بھی وہ کامل ایمان رکھنے والے ہوں گے۔



﴿يا عليُّ ثَلَاثَةُ يَقِيْنِيْنَ الْقَلْبُ: اسْتِمَاعُ النَّهْيِ وَطَلْبُ الصِّيْدِ وَاتِّبَانُ بَابِ السُّلْطَانِ -
اے علیؑ - تین باتیں دل کو سخت کر دیتی ہیں:
۱۔ لہو و لعاب کی باتیں سننا ۲۔ شکار کی طلب میں جانا۔ اور ۳۔ حکمران کے دروازے
پر حاضری

﴿يا عليُّ لَا تَصِلْ فِيْ جِلْدِ مَا لَا يَشْرِبُ لَبَنَهُ وَلَا يُوْكَلُ لِحَمْدِ وَلَا تَصِلْ فِيْ ذَاتِ الْحَيْشِ
وَلَا فِيْ ذَاتِ الصَّلَاةِ صَلِّ وَلَا فِيْ ضَجْنَاتِ﴾

اے علیؑ - کسی ایسی چیز کی کھال میں نماز نہ پڑھنا جس کا دودھ نہیں پیا جاتا نہ اس کا گوشت کھایا
جاتا ہے - اور ذات الحیث ذات الصلاہ صل اور ضجنان نامی جگہوں پر نماز نہ پڑھنا۔



﴿يا عليُّ كُلِّ مِنَ الْبَيْضِ مَا اخْتَلَفَ طَرَفَاهُ وَمِنَ السَّمَكِ مَا كَانَ لَهُ قَشْرٌ وَمِنَ الطَّيْرِ

مَا وَاتْرَكْتُمْ مِنْهُ مَا صَفَّ، وَكُلَّ مِنَ طَيْرِ السَّمَاءِ مَا كَانَتْ لَهُ تَالِيفَةٌ أَوْ صَيْبَةٌ
يَا عَلِيُّ كُلِّ دِيْءٍ نَابٍ مِنَ السَّبَاجِ وَمُحَلَّبٍ مِنَ الطَّيْرِ فَحَرَامٌ لَكَ تَأْكُلُهُ -



اے علیؑ — وہ انڈے کھاؤ جن کے دونوں کنارے مختلف ہوں اور وہ مچھلی جس کے پھلکے ہوں اور پرندوں میں سے جو رڑتے وقت زیادہ پر ہلاتے ہوں۔ ان پرندوں کا گوشت (مست کھاؤ جن کے پر زیادہ تر پھیلے رہتے ہیں اور مندری پرندوں میں سے جس کے پوٹے یا مرغ جیسے حنا ہوں۔ اے علیؑ — تمام درندے جو دانت سے شکار کرتے ہیں، اور وہ پرندے جو چنگل سے شکار کرتے ہیں ان کا گوشت نہ کھانا۔

(۸۶)۔: يَا عَلِيُّ لَا تَقْعُ فِي شَمِيرٍ وَلَا كَبْزٍ - (سہیلوں اور دنیوں میں قطع نہ کرنا نہیں ہے)

يَا عَلِيُّ لَا تَشْفَاعَةَ فِي حَيْدٍ وَلَا يَمِينٍ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَلَا صُمْتَ يَوْمَ الْاَلَيْلِ وَلَا وِصَالَ فِي الصَّرِيمِ
..... (اے علیؑ حد نافذ کرنے میں کوئی سفارش (قبول) نہ کی جائے، قطع رحم کے لئے قسم کھائی ہو تو کسی کوئی حیثیت نہیں۔ دن رات کو ملا کر وہ نہیں رکھا جاسکتا۔ اور صوم کی اجازت نہیں ہے)

✽: يَا عَلِيُّ لَا يَفْتُلُ وَالِدٌ بَوْلِيَّةً

اے علیؑ — باپ کو اولاد کے برے قتل نہیں کیا جائے گا۔



✽: يَا عَلِيُّ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَعَالَى دُعَاءَ قَلْبٍ سَبَّاهُ

اے علیؑ — خداوند عالم، نفقت برستے والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔



✽: يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ الْعَالِمَ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْعَابِدِ -

يَا عَلِيُّ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا الْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ يُصَلِّيْنَهَا الْعَابِدُ
اے علیؑ — عالم کی نیت، عابد کی عبادت سے افضل ہے۔

اے علی — دو رکعت نماز جو عالم پڑھتا ہے، وہ ماہر کی ایک ہزار رکعت سے افضل ہے۔



❦ - يَا عَلِيُّ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَلَا تَصُومُ الْعَبْدَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ مُوَلَّاهُ
وَلَا يَصُومُ الصَّيْفُ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ۔

اے علی — مستحب روزہ کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے نہ غلام اپنے
آپا کی اجازت کے بغیر رکھے۔ اور نہ مہمان اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر رکھے۔



❦ - يَا عَلِيُّ مَسْجِدُ يَوْمِ الْفِطْرِ حَرَامٌ، وَمَسْجِدُ يَوْمِ الْأَضْحَى حَرَامٌ، وَمَسْجِدُ الْوَصَالِ حَرَامٌ،
وَمَسْجِدُ الْقَمْتِ حَرَامٌ، وَمَسْجِدُ نَذْرِ الْمُعْصِيَةِ حَرَامٌ، وَمَسْجِدُ الدَّهْرِ حَرَامٌ۔

اے علی — عید الفطر، عید قربان، صوم وصال، خاموشی کا روزہ، معصیت کی نذر کا روزہ
اور صوم الدہر (یہ سب روزے) حرام ہیں۔



❦ - يَا عَلِيُّ فِي الزَّوْنَا سِتُّ خِصَالٍ، ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الْآخِرَةِ۔
فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ، وَيُعْجَلُ الْفَنَاءُ، وَيَقْطَعُ الرِّزْقُ، وَأَمَّا الَّتِي فِي
الْآخِرَةِ فَسَوْءُ الْحِسَابِ، وَسَخَطُ الرَّحْمَنِ، وَالخُلُودُ فِي السَّارِ۔

زنا میں چھ باتیں ہیں، جن میں تین کا تعلق دنیا اور تین کا تعلق آخرت سے ہے۔
دنیا میں: (زنا کرنے والے کے) چہرے کی رونق ختم ہو جائے گی، موت جلد
آئے گی، رزق کا سلسلہ رک جائے گا۔

آخرت میں: حساب بہت سخت ہوگا، خداوند عالم کے غضب کا سامنا ہوگا، دائمی جہنم ہوگی۔



۷۔ کہ ان دو دنوں کو ملا کر اس طرح روزہ رکھے کہ آج، صبح صادق سے روزہ کا آغاز کرے، رات کو افطار نہ کرے
اور اسے اگلے دن سے ملائے۔

❦ :- يَا عَلِيُّ الرَّبَّاسْبَعُونَ جِزَاءً فَأَيَسْرَهُ مِثْلُ أَنْ يَنْكَحَ الرَّجُلُ أُمَّتَهُ فِي بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ.
يَا عَلِيُّ دَرَاهِمٌ رَبِّمَا أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ سَبْعِينَ زَيْنَةً كُلِّهَا بِدَاتٍ مَحْرَمٍ فِي
بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ.

... "سود" کے ستر ہزار ہیں سب سے سہل کی مثال یہ ہے جیسے (نعوذ باللہ) کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر اپنی ماں سے ... کرے۔

... "سود" کا ایک درہم خدا کے نزدیک ایسے ستر (70) زنا سے سخت ہے جن میں سے ہر زنا خدا خدا میں اپنے محرم سے کیا گیا ہو۔



❦ :- يَا عَلِيُّ مَنْ مَنَعَ قَبِيرًا طَائِرًا مِنْ زَكَاةٍ مَالِهِ، فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا بِمُسْلِمٍ، وَلَا كَرَامَةً.
يَا عَلِيُّ تَارِكُ الرَّكَاةِ يَسْأَلُ اللَّهُ الرَّجْعَةَ إِلَى الدُّنْيَا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ:
رَحْمَتِي إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ
كَلَّا إِنَّمَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ).
اے علیؑ - جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ کے ایک قیراط سے بھی منع کرے وہ نہ مؤمن ہے نہ مسلمان،
نہ قابل احترام۔

اے علیؑ - زکوٰۃ نہ دینے والا (قیامت میں) خداوندِ عالم سے درخواست کرے گا کہ اے دنیا
واپس بھیج دیا جائے،
ارشادِ قدرت ہے،

رَحْمَتِي إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ، كَلَّا
إِنَّمَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا، وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ.
(یہاں تک کہ جب تم سے کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، پالنے والے مجھے واپس کر دے تاکہ
جو کچھ چھوڑ کر آیا ہوں، اس میں تیکس ل کروں۔

ہرگز نہیں — یہ تو بس ایک بات ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔
اور اُن لوگوں کے پیچھے روزِ محشر تک کے لئے برزخ ہے۔



❦ :- يَا عَلِيُّ تَارِكُ الْحَجِّ وَهُوَ مُسْتَطَاعٌ كَافِرٌ لِقَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ)
یا علیؑ من سوغ الحج حتى يموت بعثه الله ليوم القيامة يهوديا أو نصرانيا
اے علیؑ — مستطیع ہونے کے باوجود حج کو ترک کرنے والا کافر (وں کے ساتھ محشور) ہوگا،

ارشادِ قدرت ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ۔

(اور لوگوں پر خوشنودی خدا کے لئے حج بیت اللہ فرض ہے، جو بھی وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور جو کفر اختیار کرے تو (مجھ لے کہ) خدا تمام جہانوں سے بے نیاز ہے)
اے علیؑ — جو شخص حج کو اتارے، یہاں تک کہ موت آجائے، تو اسے خدا دہرے عالم روزِ قیامت
یہودی یا عیسائی (کی حیثیت سے) اٹھائے گا۔



❦ :- يَا عَلِيُّ الصَّدَقَةُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ الَّذِي قَدْ أُبْرِمَ اِبْرَامًا۔
اے علیؑ — صدقہ اُس بلا کو بھی رد کر دیتا ہے جو تھی ہو چکی ہو۔



❦ :- يَا عَلِيُّ صَلَاةُ الرَّجْمِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ۔
اے علیؑ — جلدِ رجم سے زندگی بڑھتی ہے۔



❦ يَا عَلِيُّ افْتَحْ بِالسَّلَاحِ وَاخْتَمِّ بِالسَّلَاحِ. فَارْتَفِعْ فِيهِ شِفَاءٌ مِنْ اِثْمَيْنِ وَسَبْعِينَ دَاءً.
اے علی — کھانے کی ابتداء اور انتہا نمائے کرو، کیونکہ اس میں ۷۲ بیماریوں سے
شفا ہے۔



❦ يَا عَلِيُّ الْوَقْدَةُ عَلَى الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ لَشَفَعَتِ فِي ابْنِي وَعَسِيَّتِي أَبِي وَ اُخْتِي كَانَتْ لِي فِي
الْجَاهِلِيَّةِ.
اے علی — جب میں مقام محمود پر پہنچوں گا تو اپنے والد، بیچا، والدہ اور زمانہ جاہلیت کے
اپنے ایک بھائی کی شفاعت کروں گا۔



❦ يَا عَلِيُّ اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ.
اے علی — میں دو ذبیحوں کی اولاد ہوں (جناب اسلعل ذبیح اللہ اور جناب عبداللہ)



❦ يَا عَلِيُّ اَنَا دَعْوَةُ أَبِي اِسْبْرَاهِيمَ.
اے علی — میں حضرت ابراہیم کی دعا ہوں۔



❦ يَا عَلِيُّ اَحْسَنُ الْعَقْلِ مَا اَكْتَسَبَ بِهِ الْمُجْتَنِبُ وَطَلِبَ بِهِ رِضَا الرَّحْمَنِ.
يَا عَلِيُّ اِنَّ اَوَّلَ خَلْقٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَقْلُ فَقَالَ لَهُ: « اُقْبِلْ » فَاَقْبَلَ.
ثُمَّ قَالَ لَهُ « اُوْبِرْ » فَاُوْبِرَ.

فَقَالَ دَحْرَتِي وَجِلْدِي مَا خَلَقْتُ خُلُقًا هُوَ اَمَّ ابِي وَمَنْكَ بِكَ اَخُذْ بِكَ اَعْطِي
وَبِكَ اُثِيبُ وَبِكَ اُعَاقِبُ.

اے علی — سب سے عمدہ عقل وہ ہے جس کے ذریعہ جنت حاصل کی جائے اور پروردگار عالم

کی خوشنودی طلب کی جائے۔

اے علی — خداوندِ عالم نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا پھر اس سے فرمایا کہ آگے بڑھ، تو وہ آگے بڑھی، پھر فرمایا کہ پیچھے جا۔ تو وہ پیچھے گئی، تو خداوندِ عالم نے فرمایا:

”میری عزت و جلال کی قسم۔ میں نے کوئی ایسی مخلوق نہیں پیدا کی، جو تجھ سے زیادہ پسندیدہ ہو، میں تیرے ہی ذریعے سے باز پرس کروں گا، تیرے ہی مطابق عطا کروں گا، اور تیرے ہی ذریعے سے ثواب بھی دوں گا، عقاب بھی کروں گا۔“



❦ يَا عَلِيُّ، لَا مَدَقَّةَ وَذُرِّيْحِمُ مَحْتَاَجٌ

اے علی کوئی قرابت دار محتاج ہو تو پھر (کسی اور کو) صدقہ دینا مناسب نہیں ہے۔

اس حدیثِ مقدس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ:

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں رشتہ داروں کے حقوق کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ”مسلم رحمہ“ کو اہم ترین فرائض میں سے شمار کیا گیا ہے، جبکہ قطع رحم کو کٹنا ان کبیرہ میں شمار کیا گیا ہے اور کٹنا ان کبیرہ میں سن کا انجام آتشِ جہنم ہے۔



❦ يَا عَلِيُّ دِرْهَمٌ فِي الْخِمَابِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ دِرْهَمٍ يُنْفَقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَفِيهِ أَرْبَعُ عَشْرَ خُصْلَةً:

لِيَطْرُقَ الرِّيحُ مِنَ الْأَذْنَيْنِ، وَيَجْلِبُوا الْبُهْرَ، وَيَلْبِنُ الْخِيَاشِيمَ، وَيُطِيبُ النُّكْمَةَ، وَيَشْدُ اللَّثَّةَ، وَيَمْدُ هَيْبَ الضُّعْفَى، وَيَقِيلُ وَسُوسَةَ الشَّيْطَانِ، وَيَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَيَسْتَبْرِجُ بِهِ الْبُؤْمُنَ، وَيُعِظُّ بِهِ الْكَافِرُ وَهُوَ زَيْنَةُ وَطِيبُهُ، وَيَسْتَحْيِي مِنْهُ مَنْكَرٌ وَذَكِيرٌ، وَهُوَ بَرَاءَةٌ لَهُ فِي قَبْرِهِ۔

اے علیؑ — خضاب میں (خرچ کیا جانے والا) ایک درہم، راہِ خدا میں خرچ کئے جانے والے ہزار درہم سے افضل ہے۔

خضاب میں ۱۴ باتیں ہیں:

کالوں سے بدبو دالنا ہو اور دور کرتی ہے۔ بیانی کو تیز کرتی ہے۔ نختوں کو نرم کرتی ہے۔
 — خوشبو کو پاکیزہ بناتی ہے۔ داڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ کمزوری کو دور کرتی ہے۔
 شیطان کے وسوسے کو دور کرتی ہے، فرشتے اس سے فرحت پاتے ہیں۔ مومنین کے چہرے پر
 بٹشت آتی ہے۔ کافر ناراض ہوتے ہیں۔ یہ باعثِ زینت ہے۔ (آدمی کو خوشبودار بناتی
 ہے)۔ منکر نکیر ایسے شخص پر سختی کرنے سے، شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ اور قبر میں اسکے ذریعے بھارت ملے گی۔



۱- يَا عَلِيُّ لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ إِلَّا مَعَ الْفِعْلِ، وَلَا مِنَ الْمُنْظَرِ إِلَّا مَعَ الْمَخْبَرِ، وَلَا فِي السَّالِ
 إِلَّا مَعَ الْجُودِ، وَلَا فِي الصَّدَقِ إِلَّا مَعَ الْوَفَاءِ، وَلَا فِي الْفَقْهِ إِلَّا مَعَ الْوُجْهِ، وَلَا فِي الصَّدَقَةِ
 إِلَّا مَعَ الْبَيْتَةِ، وَلَا فِي الْحَيَاةِ إِلَّا مَعَ الصَّحَّةِ، وَلَا فِي الْوَطَنِ إِلَّا مَعَ الْأَمْنِ وَالسُّكُونِ۔

اے علیؑ — بات میں اسی وقت خوبی ہے جب اس کے ساتھ عمل بھی ہو۔ ظاہر اسی وقت
 (قابل ستائش) ہے جب باطن بھی (اچھا ہو)۔ مال وہی اچھا ہے جس کے ساتھ سخاوت ہو۔ سچائی وہی
 اچھی ہے جس کے ساتھ وفا ہو۔ فقہ (کئی تعلیم) وہی اچھی ہے جس کے ساتھ پرہیزگاری ہو۔
 صدقہ وہی اچھا ہے جس میں خلوص نیت ہو۔ زندگی وہی اچھی ہے جو تندرستی کے ساتھ ہو اور
 وطن وہی اچھا ہے جس میں امن اور خوشی ہو۔



۲- يَا عَلِيُّ حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ الشَّاتَةِ سَبْعَةَ أَمْشِيَاءَ، الدَّمُ وَالْمَذَاجِينُ، وَالْمَثَانَةُ وَالنَّخَاعُ،
 وَالْعُدُدُ وَالسُّطْحَالُ وَالْمُرَارَةُ۔

اے علیؑ — بھری کی سات چیزیں حرام ہیں:

تون، عضو تناسل، مشانہ، حرام مغز، غدود، پتہ، تلی۔



﴿ يَا عَلِيُّ لَا تَمَاسِكْ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ فِي شِرَاءِ الْأُضْجِيَةِ، وَالْكَفَنِ، وَالسَّنَةِ،
وَالْكَرَاءِ إِلَى مَكَّةَ.﴾

اے علی — چار چیزوں میں مول تول نہ کرنا:
قربانی کے جانور کفن (کے حصول) و غلام کی خریداری، اور مکہ کے کرایہ میں۔



﴿ يَا عَلِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ فِي خُلُقًا؟﴾

قال: بلى يا رسول الله -

قال: أَحْسَنَتْكُمْ خُلُقًا، وَأَعْظَمَتْكُمْ جِلْمًا، وَأَبْرَكَتْكُمْ بِسَرَابِيَةِ، وَأَشَدَّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ

الْصَافِ.

اے علی — کیا میں نہبتاؤں کہ مجھ سے اخلاق میں کون زیادہ مشابہ ہوگا۔؟

کہا: یا رسول اللہ! (بیان فرمائیے)۔

فرمایا: جو زیادہ خوش اخلاق ہو، ستم و بردباری میں بڑھا ہوا ہو، قربتباروں
کے ساتھ زیادہ محسن سلوک کرنے والا ہو اور اپنی ذات کے ساتھ انصاف
میں زیادہ سخت ہو۔



کچھ خاص خاص دعائیں

﴿ يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْفَرَقِ إِذْ أَرَكِبُوا هُمُ السُّفْنَ، فَتَرَادُوا: لِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ وَمَا قَدَّرُوا وَاللَّهُ حَقُّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ

بِإِيْمَانِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ،

(بِسْمِ اللّٰهِ مَجْبُرِيْهَا وَمُرْسِيْهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ)

يَا عَلِيُّ اَمَانٌ لِّاُمَّتِي مِنَ السَّرْقَةِ: (قُلْ اذْعُوا اللّٰهَ اَوْ اذْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَا تَدْعُوْا فَاِنَّهُ
الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَالَّذِيْ لَمْ يَجْمَعْ بِصَلَاةِكَ وَلَا تَخَافْتِ بِهَا وَاَبْعَثْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيْلًا وَقُلْ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَنَسَمَّ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ
الدَّٰلِ وَكَبَّرَهُ تَكْبِيْرًا-

يَا عَلِيُّ، اَمَانٌ لِّاُمَّتِي مِنَ الْهَدْمِ: (اِنَّ اللّٰهَ يُنْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا
وَلَنْ يَّزَالَتَا اِنْ اَمْسَكْتُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَدْوٍ اِنَّهٗ كَانَ جَلِيْلًا عَفُوْرًا-

يَا عَلِيُّ - اَمَانٌ لِّاُمَّتِي مِنَ الْهَمِّ: لَا قُوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا مَلْجَا وَلَا مَعْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ-

يَا عَلِيُّ اَمَانٌ لِّاُمَّتِي مِنَ الْحَرْقِ: (اِنَّ وِلِيَّ اللّٰهِ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلٰى
الصّٰلِحِيْنَ)

(وَمَا تَدْرُوْنَ اللّٰهَ حَقَّ تَدْرِيْهِ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيٰتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ،)

يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ السَّبَاعَ فَلْيَقْرَأْ: (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيْمٌ عَلَيْكُمْ بِالْمَعْمُوْمِيْنَ رُوْدٌ رَّحِيْمٌ- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ)

يَا عَلِيُّ مَنْ اسْتَضَعَّتْ عَلَيْهِ وَاَقْبَتَتْ فَلْيَقْرَأْ فِيْ اُذُنَيْهَا السُّنْبِي: (وَلَهُ اَسْلَمٌ مِّنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ-)

يَا عَلِيُّ مَنْ كَانَ فِي بَطْنِهِ مَاءٌ اَصْفَرٌ فَلْيَكْتُبْ عَلٰى بَطْنِهِ اَيَّةَ الْكُرْسِيِّ وَيُشْرِطْ
فَاِيَّتَهُ يَبْرَأْ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ-

يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ سَاحِلَ اَوْ شَيْطٰنًا فَلْيَقْرَأْ: (اِنَّ رَبِّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُقْضَىٰ لِلَّيْلِ النَّهَارُ لِيُظَلِّبَهُ فَبُذِئَتْ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مَسْحَرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ
رَبُّ الْعَالَمِينَ.

اے علی - اگر کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں تو ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے:
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَمَا قَدَّرُ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ قَدِيرٌ وَالْأَرْضُ بِجَمِيعِهَا قَبْضَتُهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ. وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ.

(سورہ الزمر آیت ۶۷)

(شروع خدا کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ان لوگوں نے جیسی تہ
خدا و نبر عالم کی کرنی چاہی تھی نہی نہیں کی۔ ساری زمین قیامت کے دن اُس کے قبضہ میں ہوگی اور
تمام آسمان بٹپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک و بے نیاز ہے ہر اُس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک
بنائیں)

بِسْمِ اللَّهِ هَجْرٌ يَهَادُ مِنْ سَاهَا، اِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ :- (سورہ ہود آیت ۱۰۱)
اللہ کے نام سے ہی اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بیشک میرا پروردگار بہت معاف کرنے والا
بڑا مہربان ہے۔

اے علی - چوری سے امان کیلئے (یہ دعا پڑھیں):

قُلْ ادْعُوا اللَّهَ - اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيُّمَا مَا تَدْعُوْنَ فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْعَلُوْا
بِصَلْوٰتِكُمْ وَلَا تَخَافَتْ بِهَا وَا تَبْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمَلٰٓئِكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلُوْٓءٌ مِنَ الدَّٰلِ وَكَثْرَةُ تَكْبِيْرًا -

(سورہ نجاہ اسرائیل آیت ۱۰۹)

کہہ دیجئے کہ: اللہ کہہ کر، پکارو یا رحمان (کے نام سے) پکارو جس نام سے بھی پکارو، تمام اچھے نام
اسی کے ہیں، تم اپنی نماز نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ (بالکل) پورشیدہ، بلکہ ان کے درمیان کا

راستہ تلاش کرو۔

اور کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اللہ ہی کیلئے بنے جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے، اور نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی حمایتی ہو۔ اور تم اس کی بڑائی پوری طرح بیان کرتے رہو)

اے علیؑ — عمارت منہدم ہونے سے بچانے کے لئے (یہ دعا پڑھیں)۔

إِنَّ اللَّهَ يُنْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ شِئْنَا لَآتَيْنَا مِنْ آخِرِهِمْ مِنْ بَعْدِهِ إِنْ كُنَّا حَافِظِينَ لِمَا عَقَّبُوا
(سورہ فاطر آیت ۴۱)

(یقینی بات ہے کہ خداوند عالم آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ان کو زوال نہ آجائے۔ اور اگر انھیں زوال آجائے تو خداوند عالم کے علاوہ کوئی انھیں سنبھال بھی نہیں سکتا۔ بیشک وہ بہت بردبار، بڑا معاف کرنے والا ہے)

اے علیؑ — پریشانی سے بچنے کے لئے، میری امت کے لوگ (یہ دعا پڑھیں):

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَجْتَا مِنْ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ

ہر قوت و طاقت اللہ کی طرف سے ہے، دہر نہا گاہ اور جائے نجات بھی اسی کی طرف سے ہے)

اے علیؑ — میری امت کے لوگ، جلنے سے بچنے کے لئے (یہ دعا پڑھیں):

إِنَّ ذَلِيلِي اللَّهُ الَّذِي مَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ

(سورہ اعراف آیت ۱۹۶)

(بیشک میرا سر پرست خدا ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی نیکو کاروں کی سرپرستی کرتا ہے)

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ، وَالْأَرْضُ جَمِيعًا بِيَمِينِهِ يُزْمُ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ
مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

(سورہ الزمر آیت ۶۷)

اے علی — جسے درندوں کا خوف ہو، وہ پڑھے :

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزَمَ عَلَيْكُمْ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ
رَؤُفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَعَلَّ حَسْبُ اللَّهِ لَهُ الْإِلَهَ الْأَوْعَىٰ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
(سورہ توبہ آخری آیتیں)

دیشک تمہارے پاس، تم میں سے ایک رسول تشریف لائے ہیں، جن کو تمہاری سختیاں بہت
گراں گذرتی ہیں، جو تمہاری منفعت کے بہت زیادہ خواہشمند ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بہت
شفیق و مہربان ہیں۔

سچہ اگر وہ لوگ رُودگردانی کریں تو کچھ دیکھنے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، اسکے علاوہ کوئی
معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے)

اے علی — جس کی سواری کا جاناور سرکشی کر رہا ہو، وہ اس کے دلہنے کان میں یہ پڑھے۔

وَلَهُ اسْمَاءٌ مِّنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طُوعًا وَكَوْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ

(آل عمران آیت ۱۰۸)

(اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، سب اسی کے فرماں بردار ہیں، خوشی سے یا ناخوشی سے — اور
سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے)

اے علی — جس کے جسم میں صفراء کی زیادتی ہو، وہ پیٹ پر آیت الکرسی لکھے اور اسے پتے تو باذن اللہ
شفا پائے گا۔

اے علی — جس کو جادو گر یا شیطان کا خوف ہو، وہ یہ پڑھے :

إِن تَرَكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلُ النَّهَارَ، يُطَلِّبُهُ حَيْثُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ
أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ
(سورہ اعراف آیت ۵۴)

دیشک تمہارا پروردگار، اللہ ہی ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر

عرش پر اُس کا اقتدار قائم ہوا، وہ رات سے دن کو (اس طرح) پھپھادیتا ہے کہ وہ تیزی سے اُسے آتی ہے۔ اور آفتاب و ماہتاب اور ستارے اُسی کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کے اختیار میں ہے، پاک اور بے نیاز ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔



﴿يَا عَلِيُّ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ وَأُذِيَهُ، وَيَضَعَهُ مَوْضِعاً مَحَالِحاً وَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ أَنْ لَا يُسَمِّيَهُ بِاسْمِهِ، وَلَا يَتَشَبَّهُ بِأَنْبِيَاءِ اللَّهِ، وَلَا يَجْلِسَ لِأُمَامِهِ وَلَا يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَامَ﴾

اے علیؑ — اولاد کا اپنے باپ پر یہ حق ہے کہ:

اُس کا اچھا نام رکھے، اچھا ادب کھاتے، اس کے لئے عمدہ جگہ کا انتخاب کرے اور باپ کا اولاد پر یہ حق ہے کہ (بمقابلہ اپنے باپ کو نام لے کر نہ پرکارے اُس کے آگے نہ چلے، اس کے سامنے نہ بیٹھے، اس کے ساتھ تمام نہ جاتے۔



﴿يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَسْوَاسِ: أَكْلُ الطَّيْنِ وَقَلْبِيْمُ الْوُظْفَارِ بِأَلْسِنَاتِ وَأَكْلُ اللَّحْيَةِ﴾

اے علیؑ — تین باتیں وسوسہ دہید کرتی ہیں:

(۱)۔ بٹنی کھانا۔ (۲)۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا۔ (۳)۔ داڑھی کے بال جمانا،



﴿يَا عَلِيُّ، لَعَنَ اللَّهُ وَالِدَيْنِ حَمَلًا وَوَلَدَهُمَا عَلَى عَقُوبِهِمَا﴾

یَا عَلِيُّ يُلْزِمُ الْوَالِدَيْنِ مِنْ عَقُوقِ وَلَدِهِمْ مَا يُلْزِمُ الْوَالِدَ لَهُمَا مِنْ عَقُوقِهِمَا۔

یَا عَلِيُّ رَحِمَ اللَّهُ وَالِدَيْنِ حَمَلًا وَوَلَدَهُمَا عَلَى بَرِّهِمَا۔

یَا عَلِيُّ مَنْ أَحْزَنَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ عَقَبَهُمَا۔

اے علیؑ — خدا کے نزدیک وہ ماں باپ لائق نفرن ہیں جو اپنی اولاد کو نافرمانی پر مجبور کریں۔

ولاد کو نافرمانی کی جیسی سزا ملے گی اسی جیسی سزا ان والدین کی ہے جو اولاد (کو) نافرمان (بنائیں) اے علیؑ — خدا رحم کرے ان ماں باپ پر جو اولاد کو نیکی کی ترغیب دیں۔
 اے علیؑ — جو شخص اپنے ماں باپ کو درج پہنچائے، وہ عاق ہونے کی راہ پر گامزن ہے۔



﴿۱۰﴾ يَا عَلِيُّ مَنْ أُغْتِيْبَ عِنْدَهُ أُخُوهُ السُّبَامُ فَاسْتَطَاعَ لِنُصْرِهِ فَاَمَّ يَنْصُرُهُ خَدَلَهُ اللهُ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

اے علیؑ — جس کے سامنے کسی برادرِ مؤمن کی غیبت کی جائے، وہ اگر اس کی طرف سے دفاع پر تیار ہونے کے باوجود اس کا دفاع نہ کرے تو خداوندِ عالم دنیا و آخرت میں اُسے سزا دے گا۔
 ﴿۱۱﴾ يَا عَلِيُّ مَنْ كَفَى يَتِيمًا فِي نَفَقَتِهِ سَمًا لِهٖ حَتَّى يَسْتَعْنِي وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةُ۔
 يَا عَلِيُّ مَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلِيًّا رَأْسَ يَتِيمٍ تَرَحُّمًا لِهٖ، أَعْطَاهُ اللهُ عِزًّا وَحِلَّ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اے علیؑ — جو شخص اپنے ماں سے کسی یتیم کے انحرافات اُس وقت تک برداشت کرے کہ وہ یتیم خود کفیل ہو جائے تو اس کے لئے جنتِ یقینی ہے۔
 اے علیؑ — جو شخص کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیرنے سے خداوندِ عالم (اس یتیم کے سر کے) ہر بال کے عوض، قیامت کے دن ایک ٹور عطا کرے گا۔



﴿۱۲﴾ يَا عَلِيُّ لَا فَتْرَ أُشَدَّ مِنَ الْجَهْلِ، وَلَا مَالٍ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَحْدَةَ أَوْحَشُ مِنَ الْعَجَبِ، وَلَا عَقْلٌ كَالْتَدْبِيرِ، وَلَا وَرَعٌ كَالْحَفِ عَنِ مَحَارِمِ اللهِ، وَلَا حَسَبٌ كَحَسَبِ الْخَلْقِ، وَلَا عِبَاوَةٌ مِثْلُ التَّفَكُّرِ۔

اے علیؑ — جہالت سے سخت کوئی محتاجی نہیں — عقل سے زیادہ فائدہ مند کوئی مال

: هذا ما فهمناه من العبارة، فان كان المقصود غير هذا فاستغفر الله على قصور فهمنا. (ترجم)

نہیں — خود پسندی سے زیادہ سخت کوئی تنہائی نہیں — تدبیر جیسی کوئی ہوشیاری نہیں
خدا کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں — خوش اخلاقی جیسا کوئی حسب
(خاندانی شرف) نہیں — اور غور و فکر جیسی عبادت نہیں۔



❦ يَاعَلِيَّ آفَةُ الْحَدِيثِ الْكِذْبِ، وَآفَةُ الْعِلْمِ التَّيَانِ، وَآفَةُ الْعِبَادَةِ الْفُتْرَةُ، وَآفَةُ
الْجِنَالِ الْخِيْلَاءُ، وَآفَةُ الْعِلْمِ الْحَسَدُ۔
اے علیؑ — گفتگو کے لئے جھوٹ آفت ہے، علم کے لئے تسیان آفت ہے، عبادت کے لئے
مانڈ کرنا آفت ہے۔ حُن و جہال کے لئے غرور آفت ہے، دانشوری کے لئے خُدا آفت ہے۔



❦ يَاعَلِيَّ اَرْزَبَةَ يَذْهَبْنَ ضِيَاعًا الْاَوْكُلُ عَلَي السَّبِيحِ، وَالسِّيَاحُ فِي الْقَسْرِ وَالرَّزْخُ فِي
السَّبِيحَةِ، وَالصَّبِيحَةُ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِيهَا۔
اے علیؑ — چار چیزیں رائیگاں جائیں گی۔
سیر ہونے کے بعد پھر کھا لیا۔ چاندنی میں چراغ جلا نا۔ شور زمین میں زراعت کرنا۔ اور نااہل
کے ساتھ حُن سلوک کرنا۔



❦ يَاعَلِيَّ مَنْ تَسْبَى الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَقَدْ اَخْطَا طَرِيقَ الْجَنَّةِ۔
اے علیؑ — جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے، اُس نے جنت کا راستہ گم کر دیا۔



❦ يَاعَلِيَّ اِنَّكَ وَالْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ
اے علیؑ تُوے کے چو بیخ مارنے اور شیر کے حملہ آور ہونے سے ہوشیار رہو۔



﴿ يَا عَلِيُّ لَئِنْ أُدْخِلَ يَدِي فِي نَمِ الثَّنِينِ إِلَى الْمَرَاتِنِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُسْأَلَ مَنْ لَمْ يَكُنْ شَمَّكَانَ -

اے علی — کسی (خطرناک) اژدھہ کے منہ میں اپنا ہاتھ کہینوں تک ڈال دینا میرے لئے زیادہ بہتر ہے، نسبت کسی ایسے شخص سے سوال کرنے کے جو ابھی نیا نیا دولت مند بنا ہو۔



﴿ يَا عَلِيُّ تَخْتَمُ بِالْيَمِينِ فَأَمَّا فَصِيلَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَقْرَبِينَ -

قَالَ: بِمَا أَنْخَتَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِالْعَيْقِ الْأَخْبَرِ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ جَبَلٍ أَقْرَبَهُ تَعَالَى بِالرُّبُوبِيَّةِ، وَوَلِيَّ بِالنَّبُوتِ، وَوَلَدَكَ بِالْوَصِيَّةِ وَوَلَدَكَ بِالْإِمَامَةِ، وَشَيْئًا كَالْجَنَّةِ وَالْغَدَاةِ بِالْمَنَارِ -

اے علی — داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنو، کیونکہ یہ خداوندِ عالم کی طرف سے مقربانگاہ لوگوں کے لئے فضیلت ہے۔

پوچھا:۔ ”اے خدا کے رسول! کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟

فرمایا:۔ ”حقیق سرخ کی — کیونکہ یہ سب سے پہلا پتھر ہے جس نے خداوندِ عالم کی ربوبیت، میری نبوت تمہاری (دلائت اور) وحی ہونے، تمہاری اولاد کی امامت، تمہارے شیعوں کے لئے جنت اور تمہارے دشمنوں کے لئے عذابِ جہنم کی گواہی دی۔



جنابِ سلمانِ فارسی سے حضورِ اکرم کا خطاب

رجابِ سلمانِ فارسی ہمارے تھے تو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا:

﴿ يَا سَلْمَانَ، إِنَّ لَكَ فِي عِلَّتِكَ إِذَا انْعَمَلْتَ ثَلَاثَ خِصَالٍ: أَنْتَ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى بِذِكْرٍ وَعَاوُكَ فِيمَا مُسْتَجَابٌ، وَلَا تَدْعُ الْعِلَّةَ عَلَيْكَ ذَمًّا إِلَّا حَطَّتْ
مَسْعَكَ اللَّهُ بِالْعَافِيَةِ إِلَى الْقَضَاءِ أَجَلِكَ

اے سلمان۔ تمہاری اس بیماری میں، جس میں تم مبتلا ہوئے تین باتیں ہیں:

(۱)۔ تم (ان دنوں) خداوندِ عالم کے ذکر میں (زیادہ) مشغول ہو۔

(۲)۔ اس دوران تمہاری دُعا میں مستجاب ہیں۔

(۳)۔ بیماری ختم ہونے تک تمہارے ذمہ کوئی گناہ باقی نہ رہے گا، بلکہ یہ مرض تمہارا

ساکرے گا ہوں کو صاف کمر کے رحمت ہوگا۔

خداوندِ عالم تمہیں مدتِ العمر عافیت عطا کرے۔



﴿ شَمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَابِي فَرِحْتُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

يَا أَبَا ذَرٍّ أَيَّاكَ وَالسُّؤَالَ، فَأَبَتْهُ ذَلِكَ حَاضِرٌ، وَفَشَّرَ مَسْجِدًا وَفِيهِ حِمَابٌ طَوِيلٌ

لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ. يَا أَبَا ذَرٍّ لَعِيشٌ وَحَدَاكَ وَسُنُوتٌ وَحَدَاكَ، وَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَحَدَاكَ

لِيَسْعُدَ بِكَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَتَوَلَّوْنَ عَسَلَكَ وَتَجْهِي بِكَ دَدَنَكَ.

يَا أَبَا ذَرٍّ لَسَأَلُ بِكَ فِكَ وَإِنْ أَتَاكَ شَيْءٌ، فَأَقْبَلْهُ.

جسٹاب ابوذر غفاری سے فرمایا۔

اے ابوذر۔ خبردار کسی سے کچھ مت مانگنا، کیونکہ یہ سراسر ذلت ہے اور نوری محتاجی

کا سبب ہے اور قیامت میں اس کا طولانی حساب (دیتا) ہوگا۔

اے ابوذر۔ تم تنہا زندگی گزارو گے، تنہائی میں تمہیں موت آئے گی اور نہت میں بھی اٹھیں

جاؤ گے۔

عراق کے لوگوں میں سے وہ بہت خوش قسمت لوگ ہونگے جو تمہیں غسل دیں گے، تمہاری

جہیز تو نکھین کرینگے (تمہاری نماز جنازہ پڑھیں گے) اور تمہیں دفن کرینگے۔
 ابوذرؓ - دیکھو کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا۔ ہاں اگر کوئی چیز پیش کی جائے تو قبول کر لینا)



اپنے اصحاب کی تنبیہ

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ أَرْكَانِكُمْ؟

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ-

قَالَ: الْمَشَاوِرُ وَالْتَّمِيمَةُ، الْمَفْرُتُونَ بَيْنَ الدَّحْبَةِ، الْبَاعُونَ لِلْبِرَاءِ الْعَيْب-

کیا میں تم لوگوں کو یہ بات نہ بتاؤں کہ تم میں برے لوگ کون ہیں۔؟

سب نے کہا: ہاں! اے خدا کے رسول! ارشاد فرمائیے:

فرمایا:۔۔ وہ لوگ جو:

(۱) بیخانداری کرتے پھرتے ہیں۔

(۲)۔۔ دوستوں کے درمیان بے دانی ڈال دیتے ہیں۔

(۳)۔۔ جو پاک و امن لوگوں کو داغدار بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔



حضورِ اکرمؐ کے مختصر حکیمانہ ارشادات

جنس کے بارے میں شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہے کہ: آپؐ قبل ان ارشادات کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

(۲) أَلَيْدُ الْعَلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

(۳) مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاللَّهِ-

(۴) خَيْرُ النَّاسِ أَوْ التَّقْوَى.

(۵) رَأْسُ الْعَامِ مَخَافَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ-

(۶) خَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ-

- (٧) الْأَرْيَابُ مِنَ الْكُفْرِ .
- (٨) الْبِيَاخَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ .
- (٩) السُّكْرُ حَبْرُ النَّارِ .
- (١٠) الشَّعْرُ مِنْ إِبْلِيسَ .
- (١١) الْخُمْرُ جِمَاعُ الْأَقَامِ .
- (١٢) النِّسَاءُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ .
- (١٣) الشَّبَابُ شَعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ .
- (١٤) شَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرَّبَا .
- (١٥) شَرُّ النَّاسِ كُلِّ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا .
- (١٦) السَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بَعِيرِهِ .
- (١٧) الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ، وَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ .
- (١٨) مَصِيْرُكُمْ إِلَى أَرْبَعَةِ أَوْرِيعَ .
- (١٩) أَرْبَى الرَّبَا الْكِذْبُ .
- (٢٠) سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَأَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ .
- (٢١) مَنْ يَكْظُمُ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللَّهُ .
- (٢٢) مَنْ لِيَصْرَ عَلَى التَّرَبُّيَّةِ لِيَعْوِضَهُ اللَّهُ .
- (٢٣) الْآنَ حِمِي الْوَطِينُ .
- (٢٤) لَا يَلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حَجْرٍ مَرْتَيْنِ .
- (٢٥) لَا يَجْبِي عَلَى السَّرْعِ الْإِيْدَةُ .
- (٢٦) الشَّدِيدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ .

- (٢٧) لَيْسَ الْخَبْرَ كَالْمُعَايِنَةِ -
- (٢٨) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرهَا يَوْمَ سَنِيْتِهَا وَخَمِيْسِهَا -
- (٢٩) اَلنَّجَاسُ بِالْاَمَانَةِ -
- (٣٠) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَارِمْهُمْ -
- (٣١) لَوْلَا عَلِيٌّ جَبَلٌ عَلٰى جَبَلٍ لَّجَعَلَهُ اللهُ ذَكَاءً -
- (٣٢) اَبْدًا اَبْسَنُ تَقُوْلُ -
- (٣٣) اَلْحَرْبُ خُدَاعَةٌ -
- (٣٤) اَلسُّلْمُ مِرَاةٌ لِاَخِيهِ -
- (٣٥) مَاتَ حَتَفَ اَنْفِهِ -
- (٣٦) اَلْبَلَاءُ مَوْكَلٌ بِالنُّطْقِ -
- (٣٧) النَّاسُ كَأَسْنَانِ الشُّبُطِ سَوَاءٌ -
- (٣٨) اَمَى رَأْيٌ اَدْوَى مِنْ الْبُخْلِ -
- (٣٩) اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلَّهُ -
- (٤٠) اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرُ تَذُرُ الدِّيَارَ مِنْ اَهْلِهَا يَلَاقِعُ -
- (٤١) اَعْحَبُ الشَّرِّ عَقُوْبَةُ الْبَغْيِ -
- (٤٢) اَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابُ الْبِرِّ -
- (٤٣) اَلسُّلْمِيُّوْنَ عِنْدَ شَرِّ طِيْمٍ -
- (٤٤) اِنَّ مِنَ الشَّعْرِ لِحِكْمَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ لَسِيْحَرًا -
- (٤٥) اِرْحَمُ مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ -
- (٤٦) مَنْ قَتَلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ -
- (٤٧) اَلْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْتِهِ -

- (٤٨) لَا يَجِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فَرَقَ ثَلَاثٌ.
- (٤٩) مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ.
- (٥٠) التَّدْمُ تَوْبَةٌ
- (٥١) الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاللِّعَازِ هِرَّ الْحَجَرِ.
- (٥٢) أَدَّالٌ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ
- (٥٣) حُبُّكَ لِلشَّيْءِ لِيَعْمِي وَيُصِمَ.
- (٥٤) لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ.
- (٥٥) لِأَيُّودِي الضَّالَّةِ إِلَّا الضَّالُّ
- (٥٦) اتَّقُوا النَّاسَ وَلَوْلَيْشِقَ تَنَزُّرَةٍ.
- (٥٧) الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَمِدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا امْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَتْهَا اخْتَلَفَ.
- (٥٨) مَطْلُ الْعَيْتِي تَلَامٌ
- (٥٩) السَّقْمُ قِطْعَةٌ مِنَ السَّقْمِ.
- (٦٠) النَّاسُ مَعَادُونَ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.
- (٦١) صَاحِبُ الْمَجْلِسِ أَحَقُّ بِصَدْرِ مَجْلِسِهِ.
- (٦٢) اجْتَوُوا فِي دُخُونِهِ الْمَدَّ حِينَ التَّرَابِ.
- (٦٣) اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.
- (٦٤) اذْفَعُوا الْبَلَاءَ بِالذَّعَاءِ.
- (٦٥) يُجِيلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا.
- (٦٦) مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ.
- (٦٧) لِأَصَدَقَةٍ وَذَوْرَحِمٍ مُتَخَاجٍ.
- (٦٨) الْقِرْحَةُ وَالْفِرَاعُ يُغَسِّتَانِ مَلْفُوتَانِ

- (۶۹) عَفْوُ الْمَلِكِ أَلْبَقَى لِلْمَلِكِ -
 (۷۰) هَدِيَّةُ الرَّحِيلِ لِبَنِّ وَحْبَةٍ تَزِيدُ فِي عِفْتِهَا -
 (۷۱) لَأَطَاعَةَ لِبِخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ -



اب ہم ذیل میں ان ارشادات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ واضح ہے کہ ترجمہ میں وہ فصاحت و بلاغت کہاں سے آسکتی ہے، جو آپ کے ارشادات میں پائی جاتی ہے۔

- (۲)۔ اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے افضل ہے۔
 (۳)۔ وہ کم جو کافی ہے، اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کر دے۔
 (۴)۔ بہترین زادِ راہ پر مہینہ نگاری ہے۔
 (۵)۔ خداوندِ عالم کا خوف ہی علم و بردباری کا سید و سرور ہے۔
 (۶)۔ جو چیزیں دل میں ڈالی جائیں، ان میں سب سے بہتر یقین ہے۔
 (۷)۔ مشکوک و شبہات، کفر کا دیا چیرہ ہیں۔
 (۸)۔ بیجا نالہ و شیون، زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔
 (۹)۔ نشہ (و حقیقت) جہنم کا ایک شعلہ ہے۔
 (۱۰)۔ زنا زینیا، شاعری، شیطانی عمل ہے۔
 (۱۱)۔ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے۔
 (۱۲)۔ بُری عورتیں شیطان کا بچھرا ہیں۔
 (۱۳)۔ جوانی دیوانگی کا شعبہ ہے۔
 (۱۴)۔ سب سے بُری کمائی، سود کی کمائی ہے۔
 (۱۵)۔ سب سے بُری غذا، ظلم کر کے یتیم کا مال کھالینا ہے۔

- (۱۶)۔ خوش قسمت ہے وہ شخص جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔
- (۱۷)۔ شقی شکم ماور میں (بھی شقی اور سعید ماں کے شکم میں) بھی سعید ہوتا ہے۔
- (۱۸)۔ تم سب کی باگشت دو گز (قبر کی طرف ہے۔
- (۱۹)۔ جھوٹ سیک بڑی سود خوری ہے۔
- (۲۰)۔ مومن کو گالی دینا فسق، اُس سے جنگ کرنا کفر، اُس کا گوشت کھانا (اور اسکی نصیبت کرنا) اللہ کی نافرمانی ہے اور اُس کے خون کی طرح اُس کا مال بھی محترم ہے۔
- (۲۱)۔ جو قصہ کو پی جائے اُسے خدا کے نزدیک اجر ملے گا۔
- (۲۲)۔ جو مصیبت پر صبر کرے، خدا سے عوض عطا کرے گا۔
- (۲۳)۔ اب جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔
- (۲۴)۔ مومن کسی سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاسکتا۔
- (۲۵)۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے ہاتھ ہی جنایت کرتے ہیں۔
- (۲۶)۔ بہادر وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے۔
- (۲۷)۔ آنکھوں دیکھی، جیسی کوئی (اور) خبر نہیں ہو سکتی۔
- (۲۸)۔ خداوند امیری آنت کیلئے شنبہ اور پنج شنبہ کی صبح (خاص طور سے) بابرکت قرار دے۔
- (۲۹)۔ نشست گاہوں (کو) امانت (دار ہونا چاہیے)
- (۳۰)۔ قوم کا سردار وہ ہے جو ان کا خدمت گار ہو۔
- (۳۱)۔ اگر ایک پہاڑ، دوسرے کے خلاف بغاوت کرے تو خدا اسے زمین بوس کرے گا۔
- (۳۲)۔ جو تمہارے واجب النفع ہیں ان سے ابتدا کرو۔
- (۳۳)۔ جنگ (مخفی) تدبیروں (سے) وابستہ ہے۔
- (۳۴)۔ مرد مسلمان، اپنے بھائی کے لئے آئینہ (کی حیثیت رکھتا) ہے۔
- (۳۵)۔ اچانک موت سے ہم آغوش ہو گیا۔

- (۳۶)۔ گفتار کے ساتھ آزمائش ہے۔
- (۳۷)۔ تمام لوگ، کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔
- (۳۸)۔ کججوسی سے زیادہ سخت کون سا مرض ہے؟
- (۳۹)۔ حیا، مکمل طور سے مہلانی ہے۔
- (۴۰)۔ بھوٹی قسم گھسروں کو دیرانہ بنا دیتی ہے۔
- (۴۱)۔ جس بڑی کا بڑا انجام سب سے زیادہ تیز رفتار ہے وہ بغاوت ہے۔
- (۴۲)۔ ثواب کے لحاظ سے سب سے تیز رفتار نیکی (لوگوں کے ساتھ) حسنِ سلوک ہے۔
- (۴۳)۔ مسلمانوں کو اپنے عہد و پیمانہ کا پابند رہنا چاہیے۔
- (۴۴)۔ شعر میں حکمت (بھی) ہوتی ہے اور بعض بیان، جساد (جیسا اثر) رکھتے ہیں۔
- (۴۵)۔ تم زمین والوں پر مہربانی کرو، آسمان والا تم پر مہربانی کرے گا۔
- (۴۶)۔ جو اپنے ساز و سامان کی حفاظت میں مارا جائے، شہید کا درجہ پائے گا۔
- (۴۷)۔ تحفہ (دے کر) واپس مانگنے والا (ایسا ہے) جیسے تے کر کے (اسکی واسطی کا طلب گار)
- (۴۸)۔ کسی مومن کے لئے ردا نہیں ہے کہ اپنے برادر مومن سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔
- (۴۹)۔ جو خود رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم کیا بھی نہیں جاتا۔
- (۵۰)۔ ندامت توبہ ہے۔
- (۵۱)۔ بچہ شوہر کا ہے، بدکار کے لئے پتھر ہے۔
- (۵۲)۔ نیکی کی طرف ہٹائی کرنے والا اُسے انجام دینے والا جیسا ہے۔
- (۵۳)۔ تم کبھی چیز پر فریفتہ ہو جاؤ تو وہ تمہیں اندھا اور بہرا بنا دے گی۔
- (۵۴)۔ جو شخص لوگوں کا شکر نہیں ادا کرتا۔ وہ خدا کا بھی شکر نہیں ادا کرتا۔
- (۵۵)۔ گمراہ آدمی ہی گمراہی کی باتیں پہنچاتا ہے۔

- (۵۶)۔ خود کو آتش بہیم سے بچاؤ، اگرچہ تھوڑی سی کھجور (صدقہ دے کر) ہی سہی۔
- (۵۷)۔ روموں کے بھی، صف بصف لشکر ہیں، تو جو ایک دوسرے کو پہچانیں وہ دوست بن جاتی ہیں اور جو ایک دوسرے کو نہ پہچانیں، وہ الگ تھلگ ہو جاتی ہیں۔
- (۵۸)۔ صاحب ثروت کا مال مٹول کر ناظم ہے۔
- (۵۹)۔ سفر کی سختیاں۔ گویا بہیم کا ایک حصہ ہیں۔
- (۶۰)۔ سونے اور چاندی کی طرح لوگ بھی گویا معدن ہیں (ان کی بھی گونا گوں قسمیں ہیں)۔
- (۶۱)۔ جس نے کسی نشست کا اہتمام کیا ہو وہ اس کی مستثنیٰ کا زیادہ حقدار ہے۔
- (۶۲)۔ (بیجا) تعریف کرنے والوں کے منہ پر خاک ڈالو۔
- (۶۳)۔ صدقہ دے کر رزق میں کٹا دگی طلب کرو۔
- (۶۴)۔ دُعا کے ذریعے سے بلا کو دور کرو۔
- (۶۵)۔ دلوں میں یہ بات راسخ ہے کہ جو احسان کرے گا اُس سے محبت، اور جو بدسلوکی کرے گا اُس سے عداوت رکھیں۔
- (۶۶)۔ صدقہ دینے سے کبھی بال کم نہیں ہوا۔
- (۶۷)۔ جب قرابت دار حاجت مند ہو (تو دوسروں کو) صدقہ نہیں دیا جائے گا (بلکہ قرابت دار کی حاجت پوری کی جائے گی)۔
- (۶۸)۔ صحت اور فارغ البالی، دو منفرد نعمتیں ہیں جن کی ناکدیری کی جاتی ہے۔
- (۶۹)۔ بادشاہ عضو و درگزر سے کام لے تو سلطنت کو زیادہ بقا ملتی ہے۔
- (۷۰)۔ شوہر کا اپنی بیوی سے (بادشاہ) اور پرشکوہ روتیہ رکھنا، اُس کی عفت میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔
- (۷۱)۔ جس کام میں خدا کی نافرمانی ہو اُس میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔



ایک شامی کو جناب امیر علیہ السلام کی نصیحتیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ الْمُرَادِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ:
بَيْنَا أُمَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاتَّيَمُّوا يَوْمَ جَالِسٍ مَعَ أَصْحَابِهِ يُعَيِّنُهُمُ لِلْحَرْبِ
إِذَا تَأَنَّى شَيْخٌ عَلَيْهِ شَجَّةُ السَّمْرِ فَقَالَ: إِنَّ أُمَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟
فَقِيلَ: هُوَ ذَا.

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أُمَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي أُتَيْتُكَ مِنْ فَاحِشَةِ الشَّامِ
وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ سَمِعْتُ فِيكَ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَا أُحْصِي، وَإِنِّي أَظُنُّكَ
سَتُعْتَالُ، فَعَلَّمَنِي مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَعَمْرِي يَا شَيْخُ، مَنْ اعْتَدَلَ لِيَوْمِهَا فَمُرْمُغِبُونَ، وَمَنْ
كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّتْهُ اشْتَدَّتْ حَسْرَتُهُ عَلَى فِرَاقِهَا، وَمَنْ كَانَ عَدُوَّهُ شَرًّا لِيَوْمِيهِ
فَهُوَ مَحْرُومٌ، وَمَنْ لَمْ يَبِيحْ بِسَارِوِيٍّ مِنْ آخِرَتِهِ إِذَا سَأَلَتْ لَهُ دُنْيَاهُ
فَهُوَ هَالِكٌ، وَمَنْ لَمْ يَتَعَاهَدِ النِّقْضَ مِنْ نَفْسِهِ غَلَبَ عَلَيْهِ الْهَوِيُّ، وَمَنْ كَانَ
فِي نِقْضٍ فَالْتَمِوتُ أَهْوَنُ لَهُ.

يَا شَيْخُ، إِنَّ الدُّنْيَا خَفِيفَةٌ حُلُوتُهَا أَهْلُهَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ لِمَا أَهْلُهَا تَلَفَتْ نَفْسُهُمْ
عَنْ مَفَاخِرَةِ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَا يَتَأَنَسُونَ فِي الدُّنْيَا، وَلَا يَفْرَحُونَ بِغَضَارَتِهَا، وَلَا
يَحْزَنُونَ لِبُؤْسِهَا.

يَا شَيْخُ، مَنْ خَافَ مِنَ الْبَيَاتِ قَلَّ لَوْمَةُ، مَا أَسْرَعَ اللَّيْلُ إِلَى الْوَالِيَّامِ فِي عَمْرِ

الْعَبْدُ، فَأَخْرَجَ سَانَكَ، وَعَدَّ كَلَامَكَ إِلَّا بِحَيْرٍ.
 يَا شَيْخُ، إِرْضَ لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ، وَأَنْتِ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ
 أَنْ يُؤْتِيَكَ.
 ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا
 نَمْسُونَ وَيُصْبِحُونَ عَلَى أَخْوَالِ شِسْتِي؟
 فَبَيْنَ صَرِيحٍ يَتَلَوْنِي، وَبَيْنَ عَائِدٍ وَمُحَوِّدٍ، وَآخِرٍ بِنَفْسِهِ يَجُودُ وَآخِرًا
 يُوْحِي، وَآخِرٍ مَسْتَجِي، وَطَالِبِ الدُّنْيَا وَالسَّمَوَاتِ يَطْلُبُهُ، وَعَاقِلٍ وَكَلِيمٍ
 يَبْتَغِي عَشَّةً، وَعَلَى أَثَرِ الْمَاضِي لِيَصِيرَ الْبَاقِي.
 فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ مَوْحَانَ الْعَبْدِيُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيُّ سُلْطَانٍ أَغْلِبُ
 وَأَقْرَبِي؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: السَّمَوَاتُ.
 قَالَ: فَأَيُّ ذَلِّ أَوَّلُ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْحَرِصُ عَلَى الدُّنْيَا.
 قَالَ: فَأَيُّ فَضْرٍ أَشَدُّ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ.
 قَالَ: فَأَيُّ دَعْوَةٍ أَضَلُّ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الدَّاعِي بِمَا لَا يَكُونُ.
 قَالَ: فَأَيُّ عَمَلٍ أَفْضَلُ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: السَّقْوَى.
 قَالَ: فَأَيُّ عَمَلٍ أَنْجَحُ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: طَلَبُ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ :- فَأَيُّ صَاحِبٍ لَكَ شَرٌّ ؟
 قَالَ :- عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ الْمَرْمِزِينَ لَكَ مَعْصِيَةَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ .
 قَالَ :- فَأَيُّ الْخَلْقِ أَشَقَى ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ مَنْ بَاعَ رِيئَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ .
 قَالَ ؛ فَأَيُّ الْخَلْقِ أَقْوَى ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَلِيمُ .
 قَالَ ؛ فَأَيُّ الْخَلْقِ أَشَجَّ ؟
 قَالَ ؛ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ مَنْ أَخَذَ الْمَالَ مِنْ غَيْرِ جِلْدِهِ فَبَجَلَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ .
 قَالَ ؛ فَأَيُّ النَّاسِ أَكْبَسُ ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ مَنْ أَبْصَرَ رُشْدَهُ مِنْ غَيْرِهِ فَمَالَ إِلَى رُشْدِهِ .
 قَالَ ؛ فَمَنْ أَحْلَمُ النَّاسِ ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ الَّذِي لَا يَغْضَبُ .
 قَالَ ؛ فَأَيُّ النَّاسِ أُنْبِتُ رَأْيًا ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ مَنْ لَمْ تَغْرَهُ النَّاسُ مِنْ نَفْسِهِ وَلَمْ تَغْرَهُ الدُّنْيَا بِشَوْقِهَا .
 قَالَ ؛ فَأَيُّ النَّاسِ أَحْمَقُ ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ الْمُغْتَرُّ بِالدُّنْيَا وَهُوَ يَرَى مَا بَيْهَا مِنْ تَقَلُّبِ أَحْوَالِهَا .
 قَالَ ؛ فَأَيُّ النَّاسِ أَشَدَّ حَسْرَةً ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ الَّذِي حُرِمَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ .
 قَالَ ؛ فَأَيُّ الْخَلْقِ أَعْمَى ؟
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ الَّذِي عَمِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ يُطَلَّبُ بِعَمَلِهِ الشُّوَابَ مِنْ عِنْدِ
 اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ .

قَالَ: فَأَيُّ الْقُنُوعِ أَفْضَلُ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْقَانِحُ بِمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ فَأَيُّ الْمَصَائِبِ أَشَدُّ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُصِيبَةُ بِالذِّمَنِ.

قَالَ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْتِظَارُ الْفَرَجِ.

قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْوَفُهُمْ لِلَّهِ وَأَعْمَلُهُمْ بِالنُّقُوتِ، وَأَزْهَدُهُمْ فِي الدُّنْيَا.

قَالَ: فَأَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَثْرَةُ ذِكْرِهِ، وَالتَّضَرُّعُ إِلَيْهِ بِالذُّعَاءِ.

قَالَ: فَأَيُّ الْقَوْلِ أَصْدَقُ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

قَالَ: فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: السَّلِيمُ وَالْوَرَعُ.

قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ أَصْدَقُ؟

قَالَ: مَنْ صَدَقَ فِي السَّمَوَاتِ.

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْخِ فَقَالَ: يَا شَيْخُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقًا

ضَيَّقَ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ، نَظَرَ إِلَيْهِمْ، فَزَهَّدَهُمْ فِيهَا وَفِي حُطَامِهَا.

فَرَغِبُوا فِي دَارِ السَّلَامِ الَّتِي دَعَاهُمْ إِلَيْهَا، وَصَبَرُوا عَلَى ضَيْقِ السَّيِّئَةِ، وَصَبَرُوا عَلَى

الْمَكْرُوفِ، وَاسْتَأْتَوْا إِلَى مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْكِرَامَةِ. فَبَدَلُوا أَنْفُسَهُمْ بِإِنْعَاءِ

رِضْوَانِ اللَّهِ، وَكَانَتْ خَاتِمَتَهُ أَعْمَالِهِمْ الشَّهَادَةَ، فَلَقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ،

وَعَلِمُوا أَنَّ السَّوْمَ سَبِيلٌ مِّنْ مَّضَىٰ وَسَبِيلٌ مِّنْ لِّقِي، فَتَزَوَّدُوا لِإِخْرَجَتِهِمْ غَيْرَ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَبَسُوا الْخَشَنَ، وَصَبَرُوا عَلَى الطُّوْلِ وَخَدَعُوا الْفُضْلَ، وَأَحْبَبُوا فِي اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَأَبْغَضُوا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، أُوذِيَكَ الْمَصَابِيحُ وَأَهْلُ النَّعِيمِ فِي الْآخِرَةِ وَالسَّلَامُ
قَالَ الشَّيْخُ: وَأَيْنَ أَدْعُ الْجَنَّةَ وَأَنَا أُرَاهَا وَأَرَى أَهْلَهَا مَعَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟
بَهْرُؤِي بِقُوَّةِ أَقْوَمِي بِعَا عَلَى عَدْرِكَ-

فَأَعْطَاهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِلَاحًا، وَصَلَّهُ عَلَى الْخَيْلِ-
وَكَانَ فِي الْحَرْبِ بَيْنَ يَدَيْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَضْرِبَ قَدَمًا
وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَجِّبُ مِمَّا يَضَعُ. فَأَمَّا اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ أَقْبَلَ
بِضْرَسِهِ حَتَّى قَبِلَ رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَتْبَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَجَدَهُ صَرْنِيًا، وَوَجَدَ دَابَّتَهُ وَوَجَدَ سَيْفَهُ فِي ذِرَاعِهِ.
فَلَمَّا انْقَضَتِ الْحَرْبُ أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدُ آيَتِهِ وَسِلَاحِهِ وَ
صَلَّى عَلَيْهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَقَالَ: هَذَا وَاللَّهِ السَّعِيدُ حَقًّا فَتَرَحُّنُوا
عَلَى أَخِيكُمْ-



منقول ہے کہ:

ایک روز حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے پاس بیٹھے ہوئے انہیں
جنگ کے نشیب و فراز بجا رہے تھے کہ وہاں ایک سن رسیدہ آدمی آیا جس کے (علیہ سے) آثار سفر
نہایاں تھے، اور کہنے لگا کہ:

۱۰ امیر المؤمنین علیہ السلام کہاں ہیں؟

اسے بتایا گیا کہ یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔

اُس نے آپ کو سلام کیا اور کہنے لگا:

اے امیر المؤمنین! میں شام سے آیا ہوں، بہت سنا سنا ہوں، میں نے آپ کے اس قدر فضائل سنے ہیں جنہیں شما نہیں کر سکتا، اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ پر حملہ کیا جائے گا جس میں آپ شہید ہو جائیں گے، تو اللہ نے آپ کو جو علم عطا کیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھائیے۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا:

ہاں۔ اے بزرگ! تم نے سچ کہا۔

(یاد رکھو)۔ جس شخص کے دو دن یکساں ہوں، وہ ختم ہو گیا ہے۔

اور جس کی بھرپور توجہ دنیا کی طرف ہوگی، اُس کے لئے یہاں سے جدائی شدید حسرت کا باعث ہوگی۔ جس شخص کا اگلے دن پچھلے دن سے بدتر ہو وہ محروم ہے۔

جس شخص کو اس بات کی باکل پروا نہ ہو کہ اُس کی دنیا اچھی رہنے کی صورت میں اس کی آخرت میں کیا کمی ہو رہی ہے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔

جو شخص اپنی ذات کے نقص کا احساس نہ کرے اُس پر خواہشات غالب ہیں۔

اور جو نقص کی طرف گامزن ہے اس کے لئے موت آسان ہے۔

اے بزرگ!

دنیا سرسبز ہے اور اس کے کچھ اچھل ہیں اور کچھ اہلِ آخرت رہیں، جن کے نفوس اس بات پر آمادہ نہیں ہیں کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ فخر و مباہلات کریں، نہ وہ دنیا کی خاطر گھبراتے ہیں، نہ اس کی رونق پر خوش ہوتے نہ اس کی سختیوں پر غمزدہ ہوتے ہیں۔

اے بزرگوار!

جس شخص کو خوفِ لاسق ہو، اس کی نیند کم ہو جاتی ہے۔

بندے کی زندگی پر روز و شب کتنی تیز رفتاری سے اثر انداز ہو رہے ہیں، لہذا اپنی زبان پر قابو

رکھو! اور نیک بات کے سوا کچھ نہ کہو۔

اے بزرگوار۔

لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور لوگوں کو وہ چیز دو جو تمہیں دی جائے تو پسند کرو۔

اس کے بعد اپنے اپنے ساتھیوں کی طرف رخ کر کے فرمایا:

”اے لوگو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اہل دنیا مختلف اطوار سے صبح شام کرتے ہیں۔

کوئی زخمی ہے جو بلبلارہا ہے، کوئی (کسی کی) عیادت کر رہا ہے، کوئی (مرضی ہے) جس کی عیادت کی جا رہی ہے، کوئی آخری سانس لے رہا ہے، کوئی ایسا ہے جس کے بارے میں اب کوئی امید باقی نہیں رہی، اور کوئی نٹایا جا چکا ہے۔

لوگ دنیا کے طلبکار ہیں جب کہ موت ان کی طلب گار ہے۔

کچھ غافل ہیں، لیکن ان کی طرف سے غفلت نہیں کی جائے گی اور گذشتگان کے نشان راہ پر باقی لوگ بھی گامزن (ہونگے)

۶

اس موقع پر آپ کے ایک صحابی (زید بن صوحان) عہدی نے عرض کی:

اے امیر المؤمنین۔ کون سا سلطان سب سے زیادہ غالب اور طاقت ور ہے۔؟

فرمایا:۔۔ موت۔

پوچھا:۔۔ سب بڑی ذلت کیا ہے۔؟

فرمایا:۔۔ دنیا کی حرص۔

پوچھا:۔۔ سب سے سخت محتاجی کیا ہے۔؟

فرمایا:۔۔ ایمان کے بعد کفر (اختیار کر لینا)

پوچھا:۔۔ کس بات کی طرف دعوت دینا سب سے زیادہ لٹو ہے۔؟

فرمایا:۔۔ ایسی بات کی طرف جو ہونے والی ہی نہ ہو۔

پوچھا:۔ کون سا عمل سب سے زیادہ کامیاب ہے۔؟

فرمایا:۔ خداوند عالم کے خزانہ (رحمت) سے طلب کرنا۔

پوچھا:۔ سب سے بڑا ساقی کون ہے۔؟

فرمایا:۔ وہ جو خدا کی نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں آراستہ کر دے۔

پوچھا:۔ سب سے زیادہ بڑا قسمت کون ہے۔؟

فرمایا:۔ جو اپنے دین کو کسی اور کی دنیا (سوار نہ) کے لئے بیچ دے۔

پوچھا:۔ لوگوں میں سب سے زیادہ قوی کون ہے۔؟

فرمایا:۔ سلیم و بُردبار۔

پوچھا:۔ سب سے زیادہ کجخوس کون ہے۔؟

فرمایا:۔ جو غیر حلال طریقے سے مال حاصل کرے اور جس کا حق نہیں ہے اُسے دے۔

پوچھا:۔ لوگوں میں سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟

فرمایا:۔ جو گمراہی سے (نکل کر) ہدایت کو پہچان لے اور پھر اُسی ہدایت کی طرف رُخ کر لے۔

پوچھا:۔ لوگوں میں سب سے زیادہ بُردبار کون ہے۔؟

فرمایا:۔ جو غصت نہ کرے۔

پوچھا:۔ کس شخص کی رائے زیادہ مستحکم ہے؟

فرمایا:۔ جسے لوگ اس کے نفس کے بائے میں زیادہ دھوکہ نہ دے سکیں اور نہ دنیا اپنی ترغیبات سے

اُسے فریفتہ کر سکے۔

پوچھا:۔ لوگوں میں بے عقل کون ہے۔؟

فرمایا:۔ وہ جو دنیا کے بے لے حالات دیکھنے کے باوجود دنیا کے فریب میں آجائے۔

پوچھا:۔ کون شخص سب سے زیادہ حسرت و اندوہ میں ہوگا۔؟

فرمایا:۔ جو دنیا و آخرت (دونوں) سے محروم ہے کہ یہ بہت ہی واضح خسارہ ہے۔

پوچھا: کون شخص (آنکھ رکھتے ہوئے بھی) اندھا ہے۔
 فرمایا: جو کسی عمل کو انجہام تو دوسروں کو دکھانے کے لئے دے۔ اور اُس کا ثواب خداوندِ عالم
 سے طلب کرے۔

پوچھا: کون سی قناعت افضل ہے۔؟

فرمایا: خداوندِ عالم کی عطا پر قانع رہنا۔

پوچھا: کون سے مصائب زیادہ سخت ہیں۔؟

فرمایا: وہ مصیبت جو دین پر آئے۔

پوچھا: خدا کے نزدیک نہایت پسندیدہ عمل۔؟

فرمایا: اُس کی طرف سے (بہتری اور) کشادگی کا انتظار۔

پوچھا: خدا کے نزدیک کون لوگ اچھے ہیں۔؟

فرمایا: خدا سے خوب ڈرنے والے، تقویٰ کے مطابق زیادہ عمل کرنے والے، دنیا میں زیادہ زاہدانہ
 زندگی گزارنے والے۔

پوچھا: خدا کے نزدیک کون سا کلام افضل ہے۔؟

فرمایا: کثرت سے ذکرِ خدا، اور گڑبگڑا کر اُس سے دُعا کرنا۔

پوچھا: پرجہ کے لحاظ سے کون سی بات سب پر مقدم ہے۔؟

فرمایا: خدا کی وحدانیت کی گواہی۔

پوچھا: اعمال میں خدا کے نزدیک زیادہ باعظمت۔؟

فرمایا: حکمِ خدا کے آگے تسلیمِ خم رکھنا۔ اور پرہیزگاری (اختیارِ کھانا)

پوچھا: لوگوں میں زیادہ راست گفتار۔؟

فرمایا: وہ جو میدانِ کارِ زار میں اپنے عہد و پیمان کو پسِ کمر دکھائے۔

اس کے بعد جناب امیر نے اُس بزرگ (شامی) کی طرف رخ کر کے فرمایا:
اے بزرگوار۔

خدا نے کچھ ایسے لوگوں کو (بھی) پیدا کیا ہے، جن کیلئے دنیا کو تنگ کر دیا ہے اُس نے اُن کو دکھیا تو (خدا نے) اُن لوگوں کو دنیا اور اُس کے ساز و سامان سے بے نیاز کر دیا۔
یہ لوگ (آخرت کی) سلامتی کے گھر جس کی طرف خدا نے اُن کو دعوت دی ہے، راغب ہو گئے وہ روزگاری تنگی اور مشکلات اور سختی پر صبر کرتے اور خداوندِ عالم کی بارگاہ میں اُن کے لئے جو مراتب ہیں، ان کے مشتاق رہتے ہیں، انہوں نے خوشنودیِ خدا کی طلب میں اپنی جان کی بازی لگا دی، اور ان کا خاتمہ شہادت پر ہوا۔

(جب) یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو وہ اُن سے راضی تھا۔
یہ لوگ جانتے تھے کہ موت ہی اُن لوگوں کی بھی گذرگاہ ہے، جو دنیا سے جا چکے ہیں اور ان لوگوں کی بھی گذرگاہ ہے، جو ابھی باقی ہیں۔

ان لوگوں نے سونے اور چاندی کے بجائے آخرت کے لئے توشہ راہ جمع کیا، گھر دراباس پہنا....
خدا کی خاطر ہی (کسی سے) محبت کی اور اُس کی (خوشنودی کی) خاطر ہی (کسی سے) ناراض ہوئے۔
یہ لوگ (درتقیقت شاہراہ حیات کے) پرانے، اور آخرت کی نعمتوں کے حقدار ہیں.... (والسلام)
اُس بزرگ نے پوچھا:

یا امیر المؤمنین! اب میں جنت کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں؟ (گویا میری نگاہیں) بہشت کو دیکھ رہی ہیں، اور میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اصل جنت سب آپ کے ساتھ ہیں۔

اب آپ مجھے وہ ہتھیار فراہم کیجئے جس کے ذریعہ آپ کے دشمنوں سے مقابلہ کر سکوں۔
امیر المؤمنین نے اُسے اسلحہ بھی دیا اور گھوڑے پر سوار بھی کیا۔

(جب دشمن سے جنگ چھڑی تو اُس بزرگ نے) امیر المؤمنین کی نگاہوں کے سامنے، دشمن پر پوری طاقت سے حملہ کیا، آپ کمال مسرت سے اُس کے سُنِ عمل کا مشاہدہ کر رہے تھے۔

پھر جب جنگ نے شدت اختیار کی تو وہ بزرگ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آگے ہی بڑھتا گیا۔
یہاں تک کہ شہادت پائی۔

امیر المؤمنین کے ایک صحابی اُس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ تو شہید ہو چکا ہے، لیکن اب بھی تلوار
اسکے ہاتھ میں تھی اور اس کا گھوڑا ابھی اس کے پاس تھا۔

جب جنگ رُکی تو اُسے گھوڑے اور تلوار سمیت جناب امیر کے پاس لایا گیا۔

آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا:

’خدا کی قسم۔ یہ بہت خوش قسمت انسان تھا۔ اپنے اس برادر (مومن) کے لئے اللہ سے رحمت

کی درخواست کرو۔‘



محمد بن حنفیہ کو جناب امیر کی نصیحت

(۷۳) وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَصِيَّتِهِ لِابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ:

يَا بَنِيَّ، يَا لَكَ وَالْإِتِّكَالِ عَلَى الْأَمَانِي، فَإِنَّهَا بَضَائِعُ النَّوْكَى تَسْبِطُ عَنِ الْأَحْمَرَةِ

وَمِنْ خَيْرِ حِطِّ الْمَرْءِ قَسْرَتَيْنِ صَالِحٍ جَالِسِ أَهْلِ الْخَيْرِ فَكُنْ مِنْهُمْ، يَا بَنِيَّ

أَهْلَ الشَّرِّ وَمَنْ يَصْدُكَ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَذِكْرِ نَمُوتٍ بِالْأَبَا طَيْسِلِ

الْمُزْحَرَفَةِ، وَالْأَرَاخِيفِ الْمَلْفَقَةِ تَبْنُ مِنْهُمْ، وَلَا يَغْلِبُنَّ عَلَيْكَ سُوءُ الظَّنِّ

بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ نَافَعَةٌ، لَوْ نِيَدَّحَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ خَلِيلِكَ صَاحِحًا

ذَلِكَ بِالْأَدَبِ قَلْبِكَ كَمَا يَذْكُرُ الشَّارِبُ بِالْحَطْبِ، فَبِعَمِّ الْعَوْنِ الْأَدَبِ

لِلْخَيْرَةِ التَّجَارِبُ لِدَوَى اللَّبِّ، أَضْمَنْ أَرَاءَ الرِّجَالِ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ شَمَّ

اِخْتَرْتُ أَقْرَبَهَا إِلَى السُّوَابِ وَأَبْعَدَهَا مِنَ الْأَرْبَابِ.

يَا بَنِيَّ، لَا تَمُوتْ أَعْلَى مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَا كَرَمٌ أَعْنَى مِنَ الْقُرْآنِ وَلَا مَعْقِلٌ

أَحْرَزٌ مِنَ الْوَرَعِ وَلَا سَفِيحٌ أُنْجَحُ مِنَ السُّوَابِ وَلَا لِبَاسٌ أَجْمَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ

وَلِدْقَايَةِ أَمْنٍ مِنَ السَّلَامَةِ وَلَا كُنْزَ اقْتَعِ مِنَ الشُّوْعِ وَلَا مَالَ أَدْهَبَ لِنَفَاقَةِ مَنْ
الرِّضَا بِالقُوْتِ، وَمَنْ ائْتَمَرَ عَلَى بُلْغَةِ الكِفَافِ فَقَدْ انْتَضَمَ الرَّاحَةَ وَتَبَوَّأَ حَفْصَ
الدَّعَةِ. الحِرْصُ دَاحٍ إِلَى التَّقَحُّمِ فِي الدُّنُوبِ، أَلْقِ عَنْكَ وَاِرْدَاتِ المَهْمُ بِعِزَابِهِم الصَّبْرِ
عَوْدَ نَفْسِكَ الصَّبْرَ فَنِعْمَ الخَلْقُ الصَّبْرُ، وَاجْلِبْهَا عَلَى مَا أَصَابَكَ مِنْ أَهْوَالِ الدُّنْيَا
وَهُمُومِهَا. فَازِ الفَائِزُونَ وَعَجَابِ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الحُسْنَى، فَإِنَّهُ جَنَّةٌ
مِنَ الفَاقَةِ وَالجِي نَفْسِكَ فِي الأُمُورِ كَلِمَا إِلَى اللَّهِ الوَاحِدِ المَعَارِ فَإِنَّكَ تُجَاهِلُهَا إِلَى
كَمْفِ حَمِيمِينَ، وَحِرْزِ حَرِيْزٍ، وَمَا نَحِ عَزِيْزٍ، وَاخْلُصِ المَسْأَلَةَ لِوَلِيكَ قَارِئًا
بِيَدِهِ الخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَإِلْإِعْطَاءِ وَالمَنْعِ وَالصِّلَةِ وَالْحِرْمَانِ -

● وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هَذِهِ الوَصِيَّةِ

يَا بَنِيَّ، الرِّزْقُ رِزْقَانِ؛ رِزْقٌ تُطَلِّبُهُ وَرِزْقٌ يُطَلِّبُكَ فَإِنَّ لَمْ تَأْتِهِ أَتَاكَ فَلَا تَحْمِلْ
هَمَّ سَنِيَّتِكَ عَلَى هَمِّ يَوْمِكَ وَكُنْ أَلِكُ كُلِّ يَوْمٍ مَا هُوَ فِيهِ -
فَإِنَّ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عَمَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَأْتِيكَ فِي كُلِّ غَدٍ بِجِدِّ يَدِهِ
مَا قَسَمَ لَكَ - فَإِنَّ لَمْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عَمَلِكَ فَمَا تَصْنَعُ بِغَمِّ وَهَمِّ مَا لَيْسَ لَكَ -
وَاعْلَمْ أَنَّ لَمْ يُسَبِّحَكَ إِلَى رِزْقِكَ طَائِبٌ، وَلَنْ يُغْلِبَكَ عَلَيْهِ غَالِبٌ، وَلَنْ يُحْتَجِبَ
عَنْكَ مَا قَدَّرَ لَكَ، فَكَمْ رَأَيْتُ مِنْ طَالِبٍ مُتَعَبٍ نَفْسَهُ مُقْتَرِّ عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَمُقْتَصِدٍ
فِي الطَّلَبِ قَدْ سَاعَدَتْهُ المَقَادِيرُ، وَكُلُّ مُقَرَّرُونَ بِهِ الفَتَاءُ - اليَوْمَ لَكَ وَأَنْتَ
مِنْ بُلُوغِ غَدٍ عَلَى غَيْرِ لِقِيَانٍ، وَلَمْ تَبْتَ مُتَقَبِلٍ لِيَوْمٍ لَيْسَ بِمُسْتَدْبِرٍ، وَمَغْبُوطٍ فِي أَوَّلِ
لَيْلَةٍ قَامَ فِي آخِرِهَا الوَاحِدِ -

فَلَا يَعْزُرُكَ مِنَ اللَّهِ طُولُ حُلُولِ البَعْسِ، وَإِطَاءُ مَوَارِدِ النِّقَمِ فَإِنَّهُ لَوْ حَشَى القُوْتِ
عَاجِلٌ بِالنُّقُوبَةِ قَبِيلِ السُّوْتِ
يَا بَنِيَّ، أَقْبَلِ مِنَ الحُكَمَاءِ مَوَاعِظَهُمْ وَتَدَبَّرْ أَحْكَامَهُمْ - وَكُنْ آخِذًا بِالسَّاسِ

بِنَاتِ مُرَبِّهِ، ذَاكَ النَّاسَ عَمَّا تَهْمِي عَنْهُ، وَأَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ.
فَارْتِ اسْتَيْتَمَامَ الْأُمُورِ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالتَّغْيِي عَنِ الْمُنْكَرِ
وَلَفَقَةً فِي الدِّينِ فَارْتِ الْعُلَمَاءَ وَرِثَةَ الْأَنْبِيَاءِ-

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُولَدُوا لِأَنْ يَكُونُوا رِثَةً أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَلَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ
أَخَذَ بِحَنْطِلٍ إِفْرِهِ

وَاعْلَمَ أَنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَنْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الطَّيْرُ فِي
سَمَوَاتِ السَّمَاءِ وَالْحُوتُ فِي الْبَحْرِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَصْغُرُ عَلَيْهَا إِذَا تُدْعِي بِهَا
وَفِيهِ شَرَفُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِمَا يُخْبِرُ، وَلَوِ انْقِيَامُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأْتَتْ النُّفُوسَ هَمًّا دُمًّا أَوْ
وَالْأُولَاءِ عَلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى دَأْبُ مَنْ يَهْدِيهِ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ بَعْضُهُمْ أَسْئَاتِهِمْ
حَتَّى الْيَوْمِ الْيَوْمِ، وَإِذَا مَكَتُ بِكُمْ فَاصْبِرُوا لِحُكْمِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ
مَنْ الدِّينِ يُقَالُ عِنْدَ مَوْتِهِ: الْحَسَنُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ-

وَاعْلَمَ أَنَّ رَأْسَ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَدَارَةُ النَّاسِ، وَالْأَخِيرُ
فَيَنْبَغُ لَهُ يُعَاشِرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَدُ مِنْ مَعَاشِرَتِهِ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ إِلَى الْخَلْقِ
مِنْهُ سَبِيلًا، فَأَتَى وَجَدَتْ جَمِيعَ مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ النَّاسُ وَبِهِ يَتَعَلَّقُونَ مَلَأَ
مَكِيلًا، ثَلَاثَةٌ اسْتَبْحَسَانِ وَثَلَاثَةٌ تَعَاوَلُوا، وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ
الْكَلَامِ وَلَا أَفْخَرُ مِنْهُ. بِالْكَلَامِ ابْيَضَّتِ الرَّجُوعُ، وَبِالْكَلَامِ اسْوَدَّتِ الرَّجُوعُ-

وَاعْلَمَ أَنَّ الْكَلَامَ فِي رِثَاكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ صِرْتَ فِي رِثَاتِهِ.
فَاحْزَنْ سَلْتِكَ كَمَا تَحْزَنْ ذَهَبَكَ وَوَرَاكَ فَإِنَّ اللِّسَانَ كَلْبُ عَقُورٍ فَإِنَّ أُنْتَ
خَلِيشَةُ عَقْرٍ، وَرَبِّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً-

مَنْ سَيَّبَ عَدَاكَ قَادَهُ إِلَى كُلِّ كَرِيهَةٍ وَفَضِيحَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَخْلُصْ مِنْ رَهْبِهِ
إِلَّا عَلَى مَقْتِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَوَرَمَ مِنَ النَّاسِ، قَدْ خَاطَرَ بِنَفْسِهِ مَنْ اسْتَعْنَى

بِرَأْيِهِ، وَمَنْ اسْتَقْبَلَ وَجْهَهُ الْأَزَابُ عَرَفَ مَوَاقِعَ الْخَطْبِ مَنْ تَوَرَّطَ فِي الْأُمُورِ غَيْرَ
 نَاطِرٍ فِي الْعَوَائِبِ قَدْ تَعَرَّضَ مِنْ مَقَطَّعَاتِ النَّوَابِغِ، وَالتَّذَبُّرِ قَبْلَ الْعَوَامِلِ يُؤْمِنُكَ
 مِنَ السَّأَمِ.

وَالْعَاقِلُ مَنْ وَعَظَهُ التَّجَارِبُ وَفِي التَّجَارِبِ عِلْمٌ مُسْتَأْنَفٌ، وَفِي تَلَقُّبِ الْأَهْوَالِ
 عُرِفَ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ، الْأَيَّامُ تَمْتِكُ لَكَ عَنِ السَّرَابِ الْكَامِنَةِ. فَافْهَمْ وَصِيَّتِي
 هَذِهِ وَلَا تَدَّهِنَنَّ عَنْكَ صَفْحًا، فَإِنَّ خَيْرَ الْقَوْلِ مَا نَفَعُ.

إِعْلَمْ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا بَدَّ لَكَ مِنْ حُصْنِ الْأَزْيَادِ، وَبَلَاءُ عَاكِ مِنَ الزَّوَادِ مَسْحَ خِصْفَةٍ
 النُّظْمِ فَلَا تَحْمِلْ عَلَى ظَهْرِكَ فَوْقَ طَائِفَتِكَ فَيَكُونَ عَلَيْكَ ثِقِيلًا فِي حَضْرِكَ
 وَنَشْرِكَ فِي الْقِيَامَةِ، فَيُسَّ السَّرَادُ إِلَى السَّعَادِ الْعَدْوَانِ عَلَى الْعِبَادِ، وَاعْلَمْ أَنَّ
 أَمَامَكَ مَمَالِكٌ وَمَهَادِي وَجُسُورٌ وَعَقَبَةٌ كَوُودٌ أَلَا مُحَالَةٌ وَأَنْتَ هَا بَطْمَا
 وَإِنَّ مَهْبِطَهَا أَمَا عَلَى جَنَّةٍ أَوْ عَلَى نَارٍ. فَارْتَدِّ لِنَفْسِكَ قَبْلَ تَزْوُلِكَ أَيَّاهَا، فَإِذَا
 وَجَدْتَ مِنْ أَهْلِ الْفَاقَةِ، مَنْ يَحْمِلُ زَادَكَ إِلَى الْقِيَامَةِ فَيُؤَدِّيكَ فِيهِ عَدَا
 حَيْثُ تَخْتَجُّ إِلَيْهِ فَاعْتَمِدْ وَحِمْلَهُ وَكَثْرَةَ سُرُودِهِ وَأَنْتَ قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَوْلَاكَ
 تَطَلَّبُهُ فَلَا تَحْجِدُهُ.

وَأَيَّاكَ أَنْ تَبْتَلِيَ لَتَحْمِلُ زَادَكَ مِنْ لَادِرِجٍ لَهُ وَلَا أَمَانَةَ فَيَكُونُ مَثَلَكَ مَثَلُ
 ظَنَانٍ أَوْ سِرَابٍ حَتَّى إِذَا جَاهَلَمَ يَجِدُهُ شَيْئًا فَيَبْتَلِي فِي لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ مُنْقَطِعًا بِكَ
 وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هَذِهِ الْوَصِيَّةِ:

يَا بُنَيَّ الْبُنَى سَابِقُ الْحَبِيبِ لَنْ يَضِلَّ أَمْرُكَ عَرَفَ قَدْرَهُ. مَنْ خَطَرَ شَهْوَتَهُ
 صَانَ قَدْرَهُ، قِيمَةُ كُلِّ امْرَأَةٍ مَا يَحْسِنُهُ، الْأَعْيَارُ يُفِيدُكَ الرِّشَادَ وَأَشْرَفُ الْعَنَى
 تَرَكَ أَمْنِي، الْجُرُصُ فَرَقْرَقَ حَاضِرُ السُّرُودِ قَرَابَةٌ مُسْتَفَادَةٌ، صَدِّيقُكَ أَسْوَدُكَ
 لِأَبْنِكَ وَأَمْرُكَ، وَلَيْسَ كُلُّ أَيْحٍ لَكَ لِأَبْنِكَ وَأَمْرُكَ صَدِّيقُكَ، لَا تَبْتَلِ خَدَّتْ

عَدُوٌّ وَمَدِيْقَتِكَ صَدِيْقًا فَعَادِيٌّ صَدِيْقَتِكَ -

كَمْ مِنْ بَعِيْدٍ أَشْرَبَ مِنْكَ مِنْ قَرِيْبٍ، وَمَسْئُوْلٌ مُعْدِمٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرَجَابٍ -
النَّوْعِيَّةُ كَهَفٌ لِمَنْ دَعَاهَا، مَنْ مَنْ يَسْعُرُ وَيُفْ أَسْفَدَةً. مَنْ أَسَاءَ خَلْقَهُ عَذَبَ
نَفْسَهُ وَكَانَتْ الْبَغْضَةُ أَوْلَى بِهِ، لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ بِالظَّنِّ عَلَى الْبِقَّةِ -

مَا أَتْبَحَ الْأَشْيَاءُ عِنْدَ الْبَطْرِ وَالْكَاسَةِ عِنْدَ النَّبِيَّةِ الْمُعْلِطَةِ وَالْقِسْوَةَ عَلَى
الْجَاهِ، وَالْخِلَافُ عَلَى الصَّاحِبِ، وَالْحُثُّ مِنْ ذِي السُّرُوَّةِ، وَالْعَذْرُ مِنَ السُّلْطَانِ
كُفْرُ النَّبِيَّةِ مُؤَقٍّ، وَمَجَالِسَةُ الْأَعْمَقِ مُنُومٌ - اعْرِفِ الْحَقَّ لِمَنْ عَرَضَهُ لَكَ
شَيْءٌ لَفِيًّا كَانَ أَوْ ضَمِيْعًا. مَنْ تَرَكَ الْقَصْدَ جَارًا مِنْ تَعَدَّى الْحَقَّ ضَاقَ مَذْهَبُهُ
كَمْ مِنْ دَلِيْبٍ قَدِ نَجَا، وَمَجِيْحٍ قَدِ هَوَى - قَدْ يَكُوْنُ الْيَاسُ إِذْرَاكَ وَالطَّنْبُ
هَلَكَاءَ اسْتَيْبَ مَنْ سَبَّكَ عَنَابَهُ، لَا يَشِيْبَنَّ مِنْ أَمْرِ عَلَى عَذْرِ الْعَذْرُوتِ لِيَأْسِ
الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ، مَنْ عَذَرَ مَا أَخْلَقَ أَنْ لَا يُؤْفَى لَهُ -

الضَّادُ يُبْرَأُ الْكَثِيْرُ وَالْإِدْقَمَاتُ يُنْمِي السَّيْرَ مِنَ الْكِرْمِ الْوَقَاتِ بِالرَّجْمِ، مَنْ
كَوْمٌ سَارَ، وَمَنْ تَقَمَّمَ ارْزَادًا، إِمْحَضَ أَخَاكَ النَّصِيْحَةَ وَسَاعَدَهُ عَلَى كُلِّ
حَالٍ مَا لَمْ يَجْهَلِكْ عَلَى مَعْصِيَةِ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، زُلْ مَعَهُ حَيْثُ زَالَ -

لَا تَصْرُمُ أَخَاكَ عَلَى إِزْيَابٍ وَلَا تَقْطَعُهُ دُونَ اسْتِعْتَابِ لَعَلَّ لَهُ عَذْرًا وَأَنْتَ
تَلُوْمٌ. اِقْبَلْ مِنْ مَنْ مَسْتَمِيلٍ عَذْرًا فَتَنَالِكَ الشَّفَاعَةَ -

وَالْكَرْمُ الَّذِينَ يَمِيْنُ تَمْنُوْنٌ، وَارْزُدُوْهُمْ عَلَى طُوْلِ الصِّحَّةِ بَرًّا وَإِكْرَامًا وَبِجَنِيْدٍ
وَلَعَطِيْمًا فَلَيْسَ حِزَاءٌ مِنْ عَظْمِ شَأْنِكَ أَنْ تُصِيْعَ مِنْ تَدْرِيْهِ، وَلَا بِحِزَاءٍ مِنْ سَتْرِكَ
أَنْ تَسُوْءَهُ. أَكْثَرُ الْبِرِّ مَا اسْتَطَعْتَ بِجَلِيْسِكَ فَإِنَّكَ إِذَا شِئْتَ رَأَيْتَ رُسْدَهُ، مَنْ
كَسَاءَ الْحَيَاءِ لَوْ بَدَّ احْتَفَى عَنِ الْعِيُوْنِ عَيْنُهُ -

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ حَفَّتْ عَلَيْهِ النُّوْنُ، مَنْ لَمْ يُعِيْلْ نَفْسَهُ شَهْوَاهَا أَصَابَ

رُشْدَهُ، مَعَ كُلِّ شِدَّةٍ رَحَاءً، وَصَمَّ كُلِّ أَكْلَةٍ عَصَصْنَ. لَا تَمَالُ نِعْمَةً إِلَّا بَعْدَ أذَى
 لِنَ لِمَنْ عَاثَكَ تَطْفُرُ بِطَلْبِكَ، سَاعَاتُ الْفُسُومِ سَاعَاتُ الْكَفَارَاتِ وَالسَّاعَاتُ
 تَنْفِدُ عَمْرَكَ وَلَا خَيْرَ فِي لَذَّةٍ مِنْ بَعْدِ هَا التَّارُ وَمَا خَيْرٌ بِجَيْرِ بَعْدِ هَا التَّارُ
 وَمَا شَرٌّ لِشَرِّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ، كُلُّ لَيْعِيمٍ دُونَ الْجَنَّةِ مُحَقَّقٌ وَكُلُّ بِلَاءٍ دُونَ التَّارِ
 عَاقِبَةٌ. لَا تُضَيِّعَنَّ حَقَّ أَحْيَاكَ إِلَّا عَلَى مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ بِأَجٍ مَنْ
 أَضَعْتَ حَقَّهُ لَا يَكُونَنَّ أَخْرَكَ عَلَى قَطِينَتِكَ أَقْوَى مِنْكَ عَلَى صَلْبِهِ، وَلَا عَلَى الْإِسَاءَةِ
 إِلَيْكَ أَقْوَى مِنْكَ عَلَى الْإِحْسَانِ إِلَيْهِ.

يَا بُنَيَّ، إِذَا أَقْوَيْتَ فَأَقْوِ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَعُفْتَ فَأَضْعِفْ عَنْ مَعْصِيَةِ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَمْلِكَ الْمَرْءُ مِنْ أَمْرِهَا مَا جَاوَزَ لِنَفْسِهَا فَا فَعَلْ
 فَإِنَّهُ أَذْوَمُ يُجَمَلُ بِهَا، وَأَرْحَى لِأَبْلِهَا، وَأَحْسَنُ لِجَالِهَا. فَإِنَّ الْمَرْءَ رَحِيحَانَةٌ وَلَيْسَتْ
 بِقَهْرٍ مَانَةٌ فَدَارَهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَأَحْسِنِ الصُّحْبَةَ لَهَا فَيَمْنَعُوا عَيْشَكَ.
 وَاحْتَمِلِ الْقَضَاءَ بِالرِّمَاءِ، وَإِنْ أُجِنْتَ أَنْ تَجَمِّعَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاقْطَعْ
 طَمَعَكَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ؛



اسے نورِ منظر۔ حسبِ رادِ آرزوؤں پر بھروسہ نہ کرنا، کیونکہ یہ بے وقوف لوگوں کا ساز و
 سامان ہے اور آخرت کو بوجھل کر دیتا ہے۔

کسی انسان کے نصیب کی خوبی ہے کہ اسے نیک ساتھی مل جائے۔

نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھو، ان ہی میں سے ہو جاؤ گے۔

بڑے لوگوں اور جو تمہیں ذکرِ خدا سے غافل اور اپنی لغو دلائیمی باتوں اور سچینی و پھڑی
 داستانوں (میں الجھا کر) موت کی یاد دے دو کر دیں، ان سے الگ رہو۔

دیکھو کسی صورت میں خداوندِ عالم کے بارے میں بدگمانی تم پر مسلط نہ ہونے پائے،

کیونکہ ایسا کرنے سے

جس طرح نکرہی سے آگ روشن کی جاتی ہے، ادب کے ذریعہ اپنے قلب کو روشن کر دو کیونکہ صاحبان عقل و دانش کے لئے، عمدہ تجربات کی راہ میں ادب بہترین معاون ہے۔

لوگوں کی آراء اور تجاویز کو پیش نظر رکھ کر ان میں سے جو ثواب کے زیادہ قریب ہو اور شلوک و شبہات سے سب دور ہوئے سے اپناؤ۔

اے نورِ نظر — اسلام سے بلند کوئی شرف نہیں اور تقویٰ سے زیادہ فائدہ مند کوئی فضل و کرم نہیں، پر ہمیز گاری سے زیادہ محفوظ کوئی پناہ گاہ نہیں، توبہ سے زیادہ مفید کوئی سفارش نہیں، عافیت کے زیادہ خوبصورت کوئی لباس نہیں سلامتی سے بہتر کوئی تحفظ نہیں، قناعت سے بڑا کوئی خزانہ نہیں توبت لایمت پر راضی رہنے سے بڑھ کر حاجت کو دور کرنے والا کوئی مال نہیں۔

جو شخص بقدر کفایت رزق پر راضی رہے اس نے اپنی راحت کا سامان کر لیا۔ اور کون کی وادی میں جگہ بنالی۔

حرص و طمع گناہ (کی دادی میں) پھلانگ لگانے کیلئے مہمیز کرتی ہے۔

مستحکم صبر و شکیبائی کے ذریعہ سے افکار و آلام کی واردات کو دور کر دو۔

اپنے آپ کو صبر کا غور کرنا، کیونکہ صبر بہت اچھی عادت ہے، دنیا کی ہولناکیوں اور پریشانیوں میں جو عجیب بات پیش آئے اس پر صبر کے شہوار کو بٹھا دو۔

فائز المرآم کا میاں ہو گئے اور نجات پائی جنھیں اللہ کی طرف سے نبیِ سیدھی، کیونکہ یہ تنگدستی کے مقابلے میں سپر ہے۔

اپنے نفس کو تمام معاملات میں خداوندِ وحدہ لاشریک کی پناہ میں دے دو۔ کیونکہ وہی محفوظ قلعہ مضبوط پناہ گاہ اور صاحبِ قوت محافظ ہے۔

اپنے پروردگار سے خلوص کے ساتھ مانگو کیونکہ ہر تیک و بد، دینا، دینا، عطا کرنا یا محروم رکھنا سب اس کے اختیار میں ہے۔

اسی وصیت کا ایک حصہ

اے ٹورِ نظر — رزقِ دو قسم کے ہیں ایک وہ ہے جس کی تمہیں تلاش ہے دوسرا وہ تمہیں تلاش کرنا ہے، اگر تم اُس تک نہ پہنچ سکو تو وہ تمہارے پاس آجاتے گا، لہذا سال بھر کا غم آج کے دن بردار مسلمان ہو، ہر دن کیلئے اسی کی فکر کافی ہے — اب اگر تمہاری زندگی کا سال باقی ہے تو خداوندِ عالم ہر آنے والے دن اُس کا جدید رزق تمہیں عطا کرے گا، اور اگر تمہاری زندگی میں ایک سال باقی ہی نہیں بچا ہے تو اُس مدت کے بارے میں فکر مند ہونے کی کیا ضرورت جو آنے والی ہی نہیں ہے!

یاد رکھو، تمہارے رزق تک، تم سے پہلے کوئی اور نہیں پہنچے گا، اور نہ اس میں کوئی تم پر غائب آئے گا، اور جو کچھ تمہارے لئے مقرر ہو چکا ہے وہ تم سے مخفی نہیں رہے گا۔

تم نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہو گا جو طلبِ رزق میں خود کو بہت زیادہ تھکاتے ہیں مگر انھیں مختصر رزق ملتا ہے، اور درمیان طریقے سے محنت کھڑالنے کا قسمت (اس طرح) ساتھ دیتی ہے کہ رزق کی فراوانی نظر آنے لگتی ہے)

(لیکن یاد رکھو) سب کچھ فنا ہو جانے والا ہے۔

آج کا دن تمہارا اپنا ہے، لیکن کل تمہاری رسائی ہوگی یا نہیں، اُس کا تمہیں کوئی یقین نہیں ہے۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو دن کا استقبال تو کرتے ہیں، احتتام نہیں دیکھ پاتے۔ کچھ ایسے ہیں جو رات کے ابتدائی حصے میں قابلِ رشک مسرتوں میں ہوتے ہیں، لیکن رات کے آخری حصے میں لوگ ان (کی جدائی) پر رورہے ہوتے ہیں۔

کسی پر تادیر اگر نعمتوں کی فراوانی ہو رہی ہو، اور اُس کی گرفت میں تاخیر ہو رہی ہو تو اس کے کسی دھوکے میں نہ پڑنا، کیونکہ جو مالکِ حقیقی ہے (اگر اُسے اندیشہ ہو تا کہ یہ (مجرم میرے ہاتھ سے) نکل جائے گا تو وہ موت سے قبل ہی سزا دینے میں جلدی کرتا۔

اے ٹورِ نظر — صاحبانِ حکمت و دانش سے، اُن کی نصیحتیں اور احکام کا تدبیر حاصل کر لو۔

جن باتوں کا لوگوں کو حکم دو، ان پر سب سے زیادہ، تم خود عمل پیرا نظر آؤ۔
 جن باتوں سے لوگوں کو منع کرو، ان سے سب سے زیادہ تم خود اجتناب کرو۔
 نیکی کا حکم دیتے رہو، تم بھی اُس کے اہل بن جاؤ گے، کیونکہ خداوندِ عالم کے نزدیک معاملات کی تکمیل
 کا راستہ، امر بالمعروف نہی عن المنکر اور دین میں فہم و فراست سے وابستہ ہے۔
 علماء انبیاء کے وارث ہیں، لیکن یہ (وراثت درہم و دینار کی نہیں ہے) بلکہ یہ اُن کے علم کے وارث
 ہیں، تو جس نے اُن سے لیا، اس نے وافر حصہ پایا۔
 یاد رکھو۔!

طائب علم کیلئے زمین و آسمان میں رہنے والے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، یہاں تک کہ پریشمے آسمان
 کی فضاؤں میں اور پھیلیاں سمندر میں۔
 فرشتے طائب علم کے لئے خوشی سے اپنے پر بچھاتے ہیں۔
 (علم کے حصول میں دنیا کا شرف اور قیامت کے دن جنت میں جانے کی کامیابی نصیب ہوگی،
 کیونکہ فقہاء جنت کی طرف دعوت دینے والے اور خداوندِ عالم کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔
 تمام لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔
 جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی (دوسرے) لوگوں کے لئے پسند کرو، اور جو چیز دوسروں کے لئے
 ناپسند کرتے ہو وہ اپنے لئے بھی ناپسند کرو۔

سب لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ، تاکہ جب تم سامنے موجود رہو تو وہ تمہارے
 مشاق رہیں، اور جب دنیا سے گذر جاؤ تو تم پر وہیں، اور ان کی زبان پر یہ جملہ ہو۔
 اِنَاللّٰہُ وَاِنَّا الیْہِ رَاجِعُوْنَ
 اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جن کی موت کی خبر سن کر لوگ خدا کا شکر ادا کریں۔

۶

یاد رکھو۔ خداوندِ عالم پر ایمان کے بعد، عقل و دانش کی ارفع منزل یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ

حسن سلوک کیا جائے۔

جن لوگوں کے ساتھ زندگی گزارنا گزیر ہے، ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔ یہاں تک کہ خداوندِ عالمِ کلو خلاصی کی کوئی سبیل نکالے، کیونکہ میرا مشاہدہ ہے کہ لوگ یا ہی طور پر جو ایک دوسرے کے ساتھ معاشرتی زندگی گزارتے ہیں، وہ گویا بھرا ہوا ایک پیاز ہے جس کا دو تہائی حصہ حسن سلوک اور ایک تہائی لوگوں کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنا ہے۔

۵

خداوندِ عالم کی پیدا کردہ چیزوں میں سب عمدہ کبھی کلام ہے سب قبیح بھی کلام ہے۔

(کچھ ایسے) کلام ہیں جن سے چہرے نورانی ہو جاتے ہیں اور کچھ ایسے) کلام ہیں جن سے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں۔

یاور رکھو۔ بات تمہارے اختیار میں ہے، جب تک زبان سے نہ نکالو۔ لیکن جب بول دو گے تو پھر تم اس کے قبضے میں چپلے جاؤ گے، تو جس طرح اپنے سونے چاندنی کی حفاظت کرتے ہو، اسی طرح اپنی زبان پر قابو رکھو۔

(بعض لوگوں کی) زبان ایک کٹکنے کتے کے مانند (ہوتی) ہے کہ اگر اُسے آزاد چھوڑ دو تو کاٹ لے اور بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو آئے والی نعمت کو سلب کر لیتے ہیں۔

جو اپنی زبان کو بالکل آزاد چھوڑ دے، وہ اُسے ہر پریشانی اور رسوائی تک پہنچا دے گی، پھر وہ اس کھائی سے بس اس طرح نکلے گا کہ خداوندِ عالم کی ناراضگی اور بندوں کی مذمت (اس کے شامل حال ہوگی۔

۵

جو شخص اپنی رائے پر ہی اکتفا کرنے لگے وہ اپنے آپ کو خطرات میں ڈالتا ہے، اور جو لوگوں کے مشوروں کو سامنے رکھتا ہے، وہ غلطی کے امکانات کو پہچان لیتا ہے۔ جو شخص اپنے انجام پر نظر رکھے بغیر معاملات میں کود پڑے اُسے گونا گوں مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کام کو انجام دینے سے پہلے تدبیر کر لینا شرمندگی سے بچا دیتا ہے۔

۶

عقل مند وہ ہے جو تجربات سے نصیحت حاصل کرے، کیونکہ تجربات میں نت نئی معلومات (پوشیدہ ہیں)

حالات کے الٹ پھیر سے لوگوں پہچانے جاتے ہیں۔

زمانہ، تمہارے لئے بہت سے پوشیدہ رازوں کو آشکارا کر دے گا۔

میری اس نصیحت کو سمجھو اس کی طرف سے غفلت نہ کرنا، کیونکہ سب سے بہتر بات وہ ہے جو فائدہ

پہنچائے۔

۷

نورِ نظر — یاد رکھو.....

تم اپنی بیٹھ پر طاقت سے زیادہ بوجھ مت اٹھانا، ورنہ (ہوسکتا ہے کہ) وہ قیامت کے دن حشر کے موقع پر تمہارے لئے سنگین ثابت ہو۔

روزِ قیامت کے لئے بدترین زادِ راہ: بندوں پر ظلم و ستم کرنا ہے۔

یاد رکھو — تمہارے سامنے ہولناک وادیاں، گھاٹیاں، پُل اور گہری کھائیاں ہیں جن سے تمہیں لازماً گزرنا ہے اُس کے بعد یا تو جنت میں اُترو گے یا جہنم میں؛ لہذا اُترنے (کا وقت آنے) سے پہلے اپنے آپ کو تیار کر لو۔

پھر اگر تمہیں کوئی حاجت مند نظر آئے (جس کی مدد تمہارے لئے قیامت تک کے لئے زادِ راہ بن جائے، اور وہ کل (روزِ قیامت) جب تمہیں اُس کی ضرورت ہوگی یہ تو شہ راہ تمہارے سپرد کر دے، تو اسے غنیمت سمجھو، اس کے کاندھوں پر یہ بوجھ رکھ دو، اور اپنی قدرت و اختیار کے زمانہ میں بہت زیادہ توشہ راہ اُس کے سپرد کر دو۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بعد میں تم (ایسا شخص) تلاش کرو اور تمہیں نہ ملے؛

۸

خبردار اپنے گوشہ راہ کا بوجھ اٹھانے کیلئے ایسے شخص پر اعتبار نہ کرنا جو صاحبِ درع و امانت نہ ہو، ورنہ تمہاری مثال اُس پیرا سے جیسی ہو جائے گی جو پانی کی تلاش میں سراب کی طرف گیا، لیکن جب وہاں تک پہنچا تو اسے کچھ نہ ملا۔

ایسی صورت میں تم روز قیامت، خالی ہاتھ رہ جاؤ گے۔

اسی وصیت نامہ کا ایک حصہ

اے نورِ نظر — ...

- جو شخص اپنی قدر و منزلت کو پہچان لے، وہ ہلاک نہیں ہوگا۔
- جو شخص اپنی خواہشاتِ نفسانی پر قابو رکھے گا اس کی قدر و منزلت محفوظ رہے گی۔
- ہر انسان کی قیمتِ حیات وہ نیکیاں ہیں جنہیں وہ انجام دیتا ہے۔
- اعتبار تمہیں رہنمائی کا فائدہ دے گا۔
- سب سے بہتر تو نگرہی، آرزوؤں کے آگے بند باندھنا ہے۔
- لالچ واضح محتاجی ہے۔
- مودت حاصل کی ہوئی قرابت ہے۔
- تمہارا سچا دوست (گویا تمہارا حقیقی بھائی ہے) جو ہر سگ بھائی دوست نہیں ہوتا۔
- اپنے دوست کے دشمن سے دوستی نہ کرو، ورنہ تمہارا (وہ) دوست تمہارے خلاف ہو جائے گا۔
- کہنے ہی ایسے دُور والے ہیں — جو ”قریبی“ سے زیادہ نزدیک ہو جاتے ہیں۔
- وہ نگہداشت جو تم سے میل ملاپ رکھے، اُس شروت مند سے بہتر ہے جو دوری اختیار کرے۔
- نصیحت، اس شخص کے لئے پناہ گاہ ہے جو اُسے محفوظ رکھے۔
- جو شخص نیکی کر کے احسان جتائے اس نے (اپنی نیکی کو) برباد کر دیا۔
- جو بد اخلاقی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو عذاب میں ڈالتا ہے اور اس بات کا حقدار ہے کہ لوگ

اس سے عداوت کریں۔

●۔ انصاف بینہیں ہے کہ کسی معتبر شخص کے گمان پر فیصلہ کر دیا جائے۔

۶

کتنا برا ہے... اپنے ساتھی سے وعدہ خلافی کرنا، صاحبانِ مروت سے جھوٹی قسم کھانا
حکمران سے غداری کرنا۔

کفرانِ نعمت حماقت ہے۔

امحق کی ہم نشینی (باعثِ نخوست ہے۔

جو بھی تم سے ملے چاہے صاحبِ شرف ہو یا نچلے درجے کا (بہ صورت) اُس کا حق پہچالو۔

جس نے میانہ روی کو چھوڑا، اس نے ظلم کیا۔

جو حق سے تجاوز کرے گا، اس کی راہ تنگ ہو جائے گی۔

کتنے ہی بیمار اچھے ہو جاتے ہیں، اور کتنے ہی تندرست فنا سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ناامیدی میں یافت، اور لاپرواہی میں ہلاکت ہوتی ہے...

۷

غداری کسی مردِ مسلمان کا بہت ہی بُرا لباس ہے۔

جو شخص بے وفائی کرے وہ اس بات کا بہت زیادہ ہنر دار ہے کہ اُس کے ساتھ وفانہ کی جائے۔

۸

غلط طریقِ کار سے زیادہ مال بھی برباد ہو جاتا ہے، اور میانہ روی سے تھوڑے مال میں بھی

برکت نصیب ہوتی ہے۔

یہ کریمانہ بات ہے کہ انسان قرابتِ داروں سے باوقار سلوک کرے۔

جو فیتا ضی سے کام لے گا وہ سرداری کرے گا۔

جو فہم و فراست استعمال کرے گا منو پائے گا۔

اپنے بھائی کو پختلوص نصیحت کرو، ہر حال میں اس کی مدد کرو، جب تک وہ تمہیں خدا کی نافرمانی پر آمادہ نہ کر دے جہاں تک چلے اس کے ساتھ جاؤ۔
 شکوک و شبہات کی وجہ سے اپنے بھائی سے قطع تعلق نہ کرو اور جب تک (اپنے شکوک کے بارے میں) اُس سے باز پرس نہ کرو اس کا ساتھ مت چھوڑو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُسے کوئی عذر درپیش رہے اور تم اسے خواہ مخواہ ملامت کر رہے ہو۔
 عذر قبول کر لیا کرو، شفاعت نصیب ہوگی۔

۶

جو لوگ تمہارے دست و بازو ہوں اُن کا احترام کرو، جب تک صحت مند رہو، اُن لوگوں کے ساتھ سبکی اکرام تنظیم اور اُن کی زلیہ سے زیادہ عزت کرو کیونکہ سب لوگوں کی وجہ سے تمہاری شان میں اضافہ ہوا ہے ان کا یہ صلہ نہیں ہے کہ اُن کی قدر و منزلت برباد کی جائے، اور نہ ہی جو لوگ تمہاری پردہ پوشی کرتے ہیں، ان کی نیکی کا بدلہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ نامناسب سلوک کیا جائے۔
 اپنے ہم نشینوں کے ساتھ جتنا ہو سکے اچھا سلوک کرو، تا اگر تم چاہو گے تو اس کا اچھا نتیجہ بھی دیکھو گے۔

۷

جس شخص نے شرم و حیا کا لباس پہن رکھا ہو، نظروں سے اُس کے عیب چھپے رہتے ہیں۔
 جو لوگ میانہ روی اختیار کرتے ہیں اُن کے کانڈھوں کا بوجھ ہلکا رہتا ہے۔
 جو خود کو نفسانی خواہشات کے سوا لے نہ کرے وہ صحیح راستے پر رہے گا۔
 ہر سختی کے ساتھ آرام بھی ہے، جبکہ ہر کھانے کے ساتھ اُچھو ہونے کا اندیشہ بھی ہے۔
 نعمت تو سختی (برداشت کرنے) کے بعد ہی ملتی ہے۔
 جو تم پر غصہ کرنے اُس سے بھی نرمی سے پیش آؤ تو مدعا حاصل کر لو گے۔
 فکر و پریشانی کی گھڑیاں (درحقیقت گناہوں کے) کفاسے کی ساعتیں ہیں۔
 گھنٹے، تمہاری زندگی کو مستاتے جا رہے ہیں۔

اُس لذت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد آتش جہنم (کا سامنا) ہو، نہ اس نیکی کی کوئی حیثیت ہے جس کے بعد دوزخ میں جانا پڑے اور نہ وہ خرابی خرابی ہے جس کے بعد جنت ملنے والی ہو۔ جنت کے مقابلے میں ہلکتی پست ہے اور جہنم کے مقابلے میں ہر بلا (بھی) عافیت ہے۔

۵

اے نورِ نظر۔ جب تمہارے اندر طاقت ہو تو خدا کی اطاعت میں تو انا نظر آؤ، اور جب کمزوری کا شکار ہو تو اللہ کی نافرمانی کرنے سے بے بس ہو جاؤ۔ اگر تم سے یہ ہو سکے کہ عورتوں کو انکے اپنے معاملات سے آگے (ذمہ داری و اختیار) نہ دو، تو ایسا ہی کرنا، کیونکہ ایسا کرنے سے اُن کا حُسن و جمال دیر پا رہے گا، اُن کا ذہن صاف رہے گا، اور اُن کی حالت بہتر رہے گی۔ کیونکہ عورت پھول ہے، خدمت گار نہیں ہے، ہر حالت میں اُس کا خیال رکھو، ایسے ہی ہم نشینی دو تو زندگی صاف سہری رہے گی۔

۶

تضادِ قدر کے فیصلے کو خوشی سے برداشت کرو۔ اور اگر یہ چاہتے ہو کہ دنیا و آخرت کی بھلائی جمع ہو جائے تو (اس کا راستہ یہ ہے کہ لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی لاپحہ مت کرو۔) جو کچھ خدا کے اختیار میں ہے وہ اُس سے طلب کرو۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

۱۱

حضورِ اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ کی کچھ حکیمانہ نصیحتیں

وَرُوِيَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عَثْمَانَ وَهَشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَانَ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

عَجِبْتُ لِمَنْ فَنَزَعَ مِنْ أَرْبَعٍ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى أَرْبَعٍ؛ عَجِبْتُ لِمَنْ خَافَ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ) فَإِنِّي

سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا: (فَالْقَلْبُوا بِبِعَمَّةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَسْمَعْهُمْ
سَوْرَةٌ)

وَعَجِبْتُ لِمَنْ اغْتَمَّ كَيْفَ لَا يُفْرَحُ إِلَى تَوَلِيهِ تَعَالَى: (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ) فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا: (فَأَسْجَبْنَا لَهُ
وَبَحْتِنَاهُ مِنَ الْعَمِّ وَكَذَلِكَ نُنَجِّي الْمُؤْمِنِينَ).

وَعَجِبْتُ لِمَنْ مُكْرِبِهِ كَيْفَ لَا يُفْرَحُ إِلَى تَوَلِيهِ عَزَّوَجَلَّ: (وَأَفْتَوْضُ أَمْرِي
إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَبَصِيرٌ لِّلْعِبَادِ) فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا: (فَوَقَاهُ
اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ مِمَّا مَكُرُوا)

وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا وَرَيْبَتْهَا كَيْفَ لَا يُفْرَحُ إِلَى تَوَلِيهِ تَعَالَى: (مَا شَاءَ اللَّهُ
لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)

فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا:

(إِن تَرَى أَنَا أَقَلُّ مِنْكَ مَا لَوْ وُلِدَا نَعَسَى رِيقِي أَنْ لِيُوتِيَنِّي خَيْرًا مِنْ جَنَّتِكَ
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحُ صَعِيدًا زَلَقًا. أَوْ يُصْبِحُ مَاؤها غُورًا فَلَنْ
تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلِبًا) وَعَسَى مُوجِبَةٌ.



امام جعفر صادق سے منقول ہے:

تعجب ہے، چار قدم کے لوگ اپنی پریشانی میں چارہ چیزوں کی پناہ کیوں نہیں لیتے؟
(۱)۔۔۔ جو شخص خوف زدہ ہے وہ قرآن مجید کی اس آیت کی پناہ کیوں نہیں لیتا جس میں
قدرت نے فرمایا ہے: حسبنا الله ونعم الوكيل (ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور بہترین
حمایت کرنے والا ہے)

اس کے آخر میں خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ (جن لوگوں نے ایسا کہا، ان کا اعجاب یہ تھا کہ):

فَاتَّقِلْبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ، لَمْ يَمَسُّهُمْ سُوءٌ

(وہ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹے، برائی نے ان کو چھوا تک نہیں)

(۲)۔ تعجب ہے جو شخص غمزدہ ہے وہ خدا کے اس فرمان کی پناہ کیوں نہیں لیتا کہ:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ رَا عَ پانے والے تیرے سوا

کوئی معبود نہیں، بیشک میں زیادتی کرنے والوں میں سے تھا،

جیکے خداوندِ عالم نے اس کے آخر میں فرمایا ہے کہ:

فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَعَثْنَا لَهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نَجِي الْمُؤْمِنِينَ (ہم نے ان کی دعا

قبول کی، ان کو غم سے نجات دی، اور اسی طرح ہم صاحبانِ ایمان کو نجات دیں گے۔)

(۳) تعجب ہے: جس شخص کے خلاف تدبیریں کی جا رہی ہوں وہ خدا کے اس فرمان کی پناہ کیوں

نہیں لیتا کہ:

وَأَقْرَبُ أَهْرَبِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (اور میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں،

بیشک خدا بندوں کو اچھی طرح دیکھنے والا ہے)

کیونکہ اس کے آخر میں خداوندِ عالم نے فرمایا ہے کہ:

فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مِمَّا مَكُرُوا - (جو بڑی تدبیریں دشمنوں نے) کی تھیں، خدا نے ان

سے ان لوگوں کو بچا لیا)۔

(۴)۔ تعجب ہے: جو شخص دنیا کی زیب و زینت چاہتا ہے، وہ اس فرمان (الہی کی طرف) تو توجہ کیوں

نہیں کرتا کہ:

مَا سَأَلَ اللَّهُ لِقْوَةَ آلِ اللَّهِ (جو خدا چاہے (وہی ہوگا) خدا کے سوا کوئی (سرچشمہ)

قوت نہیں ہے)

جس کا نتیجہ خداوندِ عالم نے یہ بیان کیا ہے کہ:

إِنْ تَرَىٰ أَنَا أَهْلًا مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا أَفْضَىٰ رِبِّي أَنْ يُوتِيَنِي خَيْرًا مِنْ بَيْتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيَّهَا

حُبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحُ مَبِيدًا زَلَقًا، أَوْ يُلْقَىٰ مَاؤُهُمَا غَوْرًا فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا.

(سورہ کہف آیت ۴۰، ۴۱، ۴۲)

اگر تم یہ دیکھ رہے ہو کہ میں مال و اولاد میں تم سے کم ہوں تو میرا پروردگار مجھے تمہارے اس باغ سے بہتر دے اور ہر کھٹکے اس پر کوئی آسمانی عذاب بھیج دے تو یہ چیل یا چیکنا میدان بن جائے، یا اس کا پانی نیچے اتر جائے اور تمہارے اختیار میں نہ رہے کہ تم اسے ڈھونڈ لاؤ۔

امام جعفر صادق کا فرمانِ گرامی

عَنْ أَبِي بِنِ عَمَّانَ عَنْ عَبْدِ الصَّادِقِ: أَتَتْهُ جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: يَا بَنِي أُمِّتٍ وَ أُمِّي
يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ عَلِمْتَنِي مَوْعِظَةً .:

فَقَالَ لَهُ: إِنْ كَانَ اللَّهُ شَارِكًا وَتَخَالَى قَدْ تَكْفَل بِالرِّزْقِ، فَإِنَّهَا مَلَكَ لِسَادَا؟
وَإِنْ كَانَ الرِّزْقُ مَقْسُومًا، فَالْحِرْصُ لِسَادَا؟

وَإِنْ كَانَ الْحِسَابُ حَقًّا، فَالْفَرَحُ لِسَادَا؟

وَإِنْ كَانَ الْخُلُفَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا فَالْبُخْلُ لِسَادَا؟

وَإِنْ كَانَتِ الْعُقُوبَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ التَّائِبَ فَالْمَغْصِبَةُ لِسَادَا-؟

وَإِنْ كَانَ السَّمُوتُ حَقًّا فَالْفَرَحُ لِسَادَا؟

وَإِنْ كَانَ الْعَرْشُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا، فَالْمَكْرُ لِسَادَا؟

وَإِنْ كَانَ الشَّيْطَانُ عَدُوًّا، فَالْعُقْلَةُ لِسَادَا؟

وَإِنْ كَانَ الْمَعْرُ عَلَى الصِّرَاطِ حَقًّا، فَالْعُجْبُ لِسَادَا؟

وَإِنْ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ بِإِقْضَاءِ اللَّهِ وَتَقْدِيرِهِ، فَالْمُخْرَنُ لِسَادَا؟

وَإِنْ كَانَتِ الدُّنْيَا فَانِيَةً، فَالطَّمَأِينَةُ لِسَادَا؟



(ابان بن عثمان سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت

میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے، تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

- جب خداوند عالم نے رزق کی کفالت لی ہے تو پھر پریشانی کس بات کی؟
- اور جب ہر ایک کو اُس کے حصے کے مطابق ملنے والا ہے، تو لالچ کیسی؟
- اور جب (روز قیامت) حساب برحق ہے، تو (ساز و سامان دینا پر) اترانا کیسی؟
- اور جب (خرچ ہو جانے والے مال کا) عوض بھی نہ رہی دینے والا ہے تو پھر کب جو سی کیسی؟
- اور جب خداوند عالم کی طرف سے جہنم کی سزا مقرر ہے تو گناہ کیسی؟
- اور جب موت برحق ہے تو شادمانی کیسی؟
- اور جب خدا کی بارگاہ میں پیش ہونا برحق ہے تو ہیر پھیر کیسی؟
- اور جب شیطان (جیسا دشمن) موجود ہے تو غفلت کیسی؟
- اور جب پُلِ صراط سے گذرنا برحق ہے تو خود پسندی کیسی؟
- اور جب تمام معاملات خدا کے مقرر کردہ فیصلے کے مطابق ہیں تو بوج کیسی؟
- اور جب دنیا فنا ہو جانے والی چیز ہے تو اس پر اطمینان کیسی؟



وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي لَأَرَاهُمُ ثَلَاثَةً وَحَقُّ لَهُمْ أَنْ يُرْحَمُوا: عَزِيزٌ أَصَابَتْهُ
مَدْلَةٌ بَعْدَ الْعَرِيِّ، وَعَبِيٌّ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ بَعْدَ الْغِنَى، وَعَالِمٌ يَسْتَفِيتُ بِهِ أَهْلَهُ
وَالْجَهْلَةَ.

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے تین قسم کے لوگوں پر رحم آتا ہے، اور یہ لوگ واقعا
قابلِ رحم ہیں:

(۱)۔ ایک معزز انسان، آبرو مندانہ زندگی گزار رہا ہو (بھرا، اپنا تک ذلت میں پڑ جائے۔

- (۲)۔ ایک ثروت مند انسان، خوشحالی کے بعد تنگ دستی میں مبتلا ہو جائے۔
 (۳)۔ وہ عالم جس کے اہل (خاندان) اور تادان لوگ اس کا مذاق اڑائیں (اُسے کمتہ سمجھیں)۔



وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَخْمَسُنْ هُنَّ كَمَا أَقُولُ: لَيْسَ لِبِخِيلٍ رَاحَةٌ، وَلَا لِحَسُودٍ لَذَّةٌ وَلَا لِمَلْزُوكٍ وَقَانُ وَلَا لِكُذَّابٍ مُرُوءَةٌ وَلَا لِكَاذِبٍ رُسُوفَةٌ
 پانچ چیزیں ایسی ہی ہیں جیسی میں بیان کر رہا ہوں :
 بخیل کیلئے راحت نہیں ہے۔ خسد کرنے والے کیلئے کوئی لذت نہیں ہے۔
 غلام میں وفا ناپید ہے۔ زیادہ بھوٹ بولنے والے کی مردت (باقی) نہیں رہتی۔
 اور بے وقوف آدمی سیادت نہیں کر سکتا۔



حُسنِ اخلاق کی اہمیت

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّكُمْ لَنْ تَسْعُوا
 النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ، فَمَعُوهُمْ بِأَخْلَاقِكُمْ.
 حضرت رسول خدا کا ارشاد ہے :
 (تمام) لوگوں کو تم اپنے مال سے تو نہیں نواز سکتے، اپنے اخلاق سے تو نواز دو۔



فَرَمَاتٌ حُضُورًا كَرِيمًا

• إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: أَعْبَدُ النَّاسَ مِنْ أَقَامِ الْفُلِّ الرِّضَى،
 وَأَسْتَعِي النَّاسَ مِنْ أَرَى زَكَاةَ مَالِهِ، وَأَزْهَدُ النَّاسَ مِنْ اجْتَنَبَ الْحُرَامَ،
 وَالْفُلَى النَّاسَ مَنْ قَالَ الْحَقَّ فِيمَالَهُ وَعَلَيْهِ، وَأَعْدَلُ النَّاسَ مَنْ رَضِيَ لِلنَّاسِ
 مَا يَرْضَى لِنَفْسِهِ، وَكَرِهَ لَهُ مَا يَكْرَهُ لِنَفْسِهِ، وَأَكْبَسُ النَّاسَ مَنْ كَانَ أَشَدُّ
 ذِكْرًا لِلْمَوْتِ، وَأَغْبَطُ النَّاسَ مَنْ كَانَ تَحْتِ الشَّرَابِ قَدْ أَمِنَ الْعِقَابَ وَسَيَّرَ جُوبَ
 الشَّوَابِ، وَأَعْقَلَ النَّاسَ مَنْ لَمْ يَتَعَبَّ بِتَغْيِيرِ الدُّنْيَا مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ.
 وَأَعْظَمُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا خَطْرًا مَنْ لَمْ يَجْعَلْ لِلدُّنْيَا عِنْدَهُ خَطْرًا، وَأَعْلَمُ
 النَّاسَ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ، وَأَشْبَحَ النَّاسَ مَنْ غَلَبَ هَوَاهُ.
 وَأَكْثَرُ النَّاسِ قِيمَةً أَكْثَرُهُمْ عِلْمًا، وَأَقَلُّ النَّاسِ قِيمَةً أَقَلُّهُمْ عِلْمًا، وَأَقَلُّ
 النَّاسِ لَذَّةَ الْحَمُودِ، وَأَقَلُّ النَّاسِ رِاحَةَ الْبَخِيلِ، وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخَلَ
 بِمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَأَوْلَى النَّاسِ بِالْحَقِّ أَغْلَبُهُمْ بِهِ، وَأَقَلُّ النَّاسِ
 حُرْمَةَ الْفَاسِقِ، وَأَقَلُّ النَّاسِ وَفَاءَ السُّلُوكِ، وَأَقَلُّ النَّاسِ صِدْقَ الْمَلِكِ،
 وَأَفْقَرُ النَّاسِ الطَّامِعُ، وَأَغْنَى النَّاسِ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحُرُصِ أُسِيرًا، وَأَفْضَلُ
 النَّاسِ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَأَكْرَمُ النَّاسِ أَثْقَاهُمْ، وَأَعْظَمُ النَّاسِ قَدْرًا مَنْ
 تَرَكَ مَا لَا يَنْبَغِيهِ.

وَأَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَلَنْ كَانَ مُحِقًّا، وَأَقَلُّ النَّاسِ هُرُودًا مَنْ
 كَانَ كَاذِبًا، وَأَشَقَى النَّاسِ السُّلُوكِ، وَأَمَقَّتُ النَّاسِ السُّكْرُ وَأَشَدُّ النَّاسِ
 إِجْمَاعًا مَنْ تَرَكَ الذُّنُوبَ، وَأَحْكَمُ النَّاسِ مَنْ فَرَّ مِنْ جَهَالِ النَّاسِ وَأَسْعَدُ
 النَّاسِ مَنْ خَالَطَ حِرَامَ النَّاسِ وَأَعْقَلَ النَّاسِ أَشَدُّهُمْ مَدَاقِلَ لِلنَّاسِ وَأَوْلَى
 النَّاسِ بِالتُّهْمَةِ مَنْ جَالَسَ أَهْلَ التُّهْمَةِ، وَأَعْسَى النَّاسِ مَنْ تَمَلَّ غَيْرَ قَاتِلِهِ

أَذْرَبَ غَيْرُضَارِبِهِ، وَأَوْلَى النَّاسِ بِالنَّفْسِ أَشَدُّهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ وَأَتَقَى النَّاسَ
بِالدَّنْبِ السَّفِينَةُ الْمُنْعَابُ، وَأَذَلُّ النَّاسِ مَنْ أَهَانَ النَّاسَ وَأَخْزَمُ النَّاسِ
أَكْتَلَهُمْ لِلغَيْظِ، وَأَصْلَحُ النَّاسِ أَصْلَحُهُمْ لِلنَّاسِ وَخَيْرُ النَّاسِ
مَنْ ائْتَمَعَ بِهِ النَّاسُ -

جو شخص فراموش کو تکمیل تک پہنچائے وہ بہت (اچھا) عبادت گزار ہے۔
جو اپنے مال کی زکوٰۃ دے وہ عمدہ سخی ہے۔

جو حیران چیزوں سے بچے وہ بہت زاہد ہے۔

زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے جو ہر حال میں، سخت بات کہنے، چاہے اُس کے خلاف ہو یا موافق۔
بہت انصاف پسند ہے وہ شخص جو لوگوں کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو، اور
لوگوں کیلئے اُس بات کو ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔

سب سے ہوشیار وہ انسان ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھے۔

وہ شخص سب سے زیادہ قابل رشک ہے جو زیر زمین جانے کے بعد عذاب سے محفوظ اور
ثواب کا امیدوار ہو۔

اور وہ شخص انتہائی غافل ہے جو دنیا کی حالت کو بدلتے ہوئے دیکھنے کے باوجود نصیحت
حاصل نہ کرے۔

اس دنیا میں اللہ کے بندوں میں سے بڑی شان والا وہ ہے جو اس دنیا کو
اہمیت نہ دے۔

لوگوں میں زیادہ علم والا وہ ہے، جو لوگوں کے علوم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کرے۔
سب سے زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر قابو رکھے۔

جس کا علم زیادہ ہے اُسی کی قیمت حیات سب سے زیادہ ہے، اور جس کے پاس علم کم ہے

اس کی قیمت حیات کم ہے۔

حد کرنے والے کو (دنیا میں) سب سے کم لذت ملتی ہے، اور تجل کرنے والے کو سب سے کم راحت۔

لوگوں میں سب سے زیادہ تجل وہ ہے جو فیضانِ الہی کی بجا آوری میں تجل کرے۔

لوگوں میں سب سے مقدم حق اس کا ہے جو علم میں سب سے زیادہ ہو۔

لوگوں میں سب سے کم احترام کے لائق وہ ہے جو خدا کا نافرمان ہو۔

غلام سب سے کم دفا دار ہوتے ہیں۔

بادشاہوں کے دوست سب سے کم ہوتے ہیں۔

لوگوں میں سب سے کم مایہ، لالچی ہے۔

سب سے زیادہ بے نیاز آدمی وہ ہے جو حرص و طمع کا اسیر نہ ہو۔

سب سے افضل ایمان اُس کا ہے جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہو۔

لوگوں میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

قدر و منزلت کے لحاظ سے سب سے بلند انسان وہ ہے جو لایعنی باتوں میں حصہ نہ لے۔

سب سے زیادہ پاکیزہ آدمی وہ ہے جو حق پر ہونے کے باوجود ہر قسم کی کٹ جوتی سے پرہیز کرے۔

جھوٹ بولنے والا، سب سے کم مرآت رکھنے والا انسان ہے اور سب سے زیادہ عسدم

غلام ہیں۔

تجبر کرنے والوں سے سب سے زیادہ نفرت کی جاتی ہے۔

سب سے عمدہ کوشش اس کی ہے جو گناہوں سے کنارہ کشی کرے۔

لوگوں میں سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہے۔

سب سے سرکش وہ ہے جو قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرنے یا مارنے والے کے بجائے کسی

اور کو مارے۔

جو سزا دینے کا زیادہ اختیار رکھتا ہو، وہی معاف کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔
 سب سے ذلیل آدمی وہ ہے جو دوسروں کی توہین کرے۔
 سب سے زیادہ دُور اندیش وہ ہے جو غصہ کو سب سے زیادہ پینے والا ہو۔
 لوگوں میں سب سے زیادہ صالح وہ ہے جو سب کے لئے صلاح (اور بہتری) چاہتا ہو۔
 اور سب سے بہتر انسان وہ ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

6

لغوی باتوں سے اجتناب

وَمَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَجُلٍ يَتَكَلَّمُ بِمَقُولِ الْكَلَامِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا هَذَا إِنَّكَ تُبَلِّغُنِي عَلَى حَافِظِيكَ كِتَابًا إِلَى رَبِّكَ فَنُتَكَلَّمُ بِمَا يَغْنِيكَ، وَدَخَّ مَالًا يَغْنِيكَ
 وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَزَالُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ يَكْتُبُ مُحْسِنًا مَا دَامَ سَاكِنًا
 فَإِذَا تُتَكَلَّمُ كُتِبَ مُحْسِنًا أَوْ مُسِينًا
 وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلْقَمْتُ كَنْزًا وَقِيرًا زَيْنِ الْمُحْلِيمِ وَسِتْرًا
 الْمُنْجَاهِ
 وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَلَامٌ فِي بَعْقِ خَيْرٍ مِنْ سُكُوتِ عَلَى بَاطِلٍ
 امیر المؤمنین علیہ السلام کسی جگہ سے گزرے جہاں ایک آدمی لغوی باتیں
 کر رہا تھا تو امام علیہ السلام وہاں ٹھہر گئے، اور اس شخص سے فرمایا:
 اے شخص!۔ (یہ بات سمجھ لے کہ تو جو باتیں کر رہا ہے تو) درحقیقت کرامان کا تبیین
 (اپنے دونوں فرشتوں) کے ذریعہ خداوندِ عالم کے پاس خط (بھجوا رہا) ہے لہذا وہ
 باتیں کہہ جو با مقصد ہوں، بے مقصد باتوں کو چھوڑ۔
 نیز آپ نے فرمایا۔ مرد مسلمان جب تک خاموش رہے نیکو کاری لکھا جاتا ہے

جب بولے گا تو یا نیکو کار دکھا جائے گا یا سیاہ کار۔

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے:

’خاموشی بہت بڑا نژاد ہے، بُرد بار انسان کے لئے زمین ہے، اور جاہل کھیلنے پر وہ پوشی کا ذریعہ

نسیزیہ بھی فرمایا:

’حق بات کہنا، باطل پر خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

حَسَنٌ شَرِيحٌ

رَوَى اسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ

أَبَانَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَانَتْ الْفُقَهَاءُ وَالْحُكَمَاءُ إِذَا كَانَتْ لِبَعْضِهِمْ

بَعْضًا كَتَبُوا بِثَلَاثِ لَيْلٍ مَعْمُورًا رَابِعَةً: مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّةً كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّةً

مِنَ الدُّنْيَا، وَمَنْ أَصْلَحَ سَوِيْرَتُهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عِلْمَهُ، وَمَنْ أَصْلَحَ فِيمَا

بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ أَصْلَحَ اللَّهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ۔



حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

فقہاء اور حکماء جب ایک دوسرے کے پاس تحریر بھیجتے تھے تو اس میں تین ہی باتیں

ہوتی تھیں...

(۱)۔ جو شخص آخرت کی فکر میں لگا ہو، خداوند عالم اسے دنیا کی فکر سے آزاد کر دیتا ہے۔

(۲)۔ جو شخص اپنے باطن کو آراستہ کر لے، خداوند عالم اس کا ظاہر (بھی) خوشنما بنا دیتا ہے۔

(۳)۔ جو شخص اپنی ذات اور اپنے خدا کے درمیان معاملہ درست رکھے، خداوند عالم اُس کے

اور بندوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کر دیتا ہے۔



حسین عمل

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِمَنْ طَالَ عَمْرُهُ
وَحَسُنَ عَمَلُهُ، فَحَسُنَ مُنْقَلَبُهُ إِذْ رَضِيَ عَنْهُ رَبُّهُ. وَوَيْلٌ لِمَنْ طَالَ عَمْرُهُ وَسَاءَ
عَمَلُهُ، فَسَاءَ مُنْقَلَبُهُ إِذَا سَخَطَ عَلَيْهِ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

تفت بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خوشحال ایسے شخص کیلئے جس نے لمبی زندگی پائی، نیک عمل کیا تو اس کا انجام اچھا ہوا کیونکہ
اس کا پروردگار اس سے راضی ہوا۔

اور افسوس ہے اس شخص پر جس نے زندگی تو لمبی پائی مگر عمل بُرا کیا، جس کی وجہ سے اس کا انجام
بھی بُرا ہوا کیونکہ اُس کا پروردگار اُس سے ناراض ہوا۔

وہ بندہ جس کا خدا نے شکر یہ ادا کیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي بَعْضَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ قَالَ:
أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي
شَكَرْتُ لِبَعْضَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَرْبَعَ خصالٍ، فِدَاعَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْبَرْتُكَ مَا أَخْبَرْتُكَ مَا شَرِيتُ
خَمَلًا وَطَرًا لَأَسْمِعَنَّكَ عِلْمِي، وَمَا كَذَبْتُ قَطُّ
لَأَنِّي عَلِمْتُ أَنَّ الْكُذْبَ يُنْقِصُ الْمُرُوءَةَ. وَمَا زَيْتُ قَطُّ لَأَنِّي خِفْتُ إِذَا
عَلِمْتُ خَلَّ بِي. وَمَا عَبَدْتُ صَنَمًا قَطُّ لَأَنِّي عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يُفْعَلُ وَلَا يُنْفَعُ
قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ:
حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ لَكَ جَنَاحَيْنِ تَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ
فِي الْجَنَّةِ.

(جابر جعفی کی روایت ہے: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ: خداوند عالم نے حضرت رسولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ جعفر بن ابی طالب کی چار باتوں کا میں شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ تو آنحضرتؐ نے جناب جعفرؑ کو بلا کر یہ بات بتائی (ادراں کی زبان سے سنتا چاہا کہ انہوں نے کون سے ایسے کام انجام دیئے ہیں جن پر خدا نے شکر یہ ادا کیا ہے)

جناب جعفر نے کہا کہ اگر خداوند عالم وحی کے ذریعہ سے آپ کو مطلع نہ کر چکا ہوتا تو میں آپ سے بیان نہ کرتا، کہ:

(۱)۔ میں نے کبھی شراب نہیں پی، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔

(۲)۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، کیونکہ مجھے علم ہے کہ جھوٹ بولنے سے شخصیت مسخ ہو جاتی ہے۔

(۳)۔ میں نے کبھی بدکاری نہیں کی، کیونکہ میں اس کے بڑے انجام سے ڈرتا ہوں۔

(۴)۔ میں نے کبھی کسی بُت کو سجدہ نہیں کیا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔

یہ باتیں سن کر حضور اکرمؐ نے اپنا دست مبارک ان کے شانے پر رکھا، اور فرمایا: ”خدا کے ذمہ (تمہارا) یہ حق ہے کہ وہ تمہیں ایسے دو پُر عطا کرے جن کے ذریعہ سے تم جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرو۔“

(اور حضور اکرمؐ کے اسی ارشاد کے مطابق آپ کو جعفر طیار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے)



محتاج و غنی

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: :
 قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، وَكُلُّكُمْ فَسْرَاءٌ
 إِلَّا مَنْ أَعْيَنْتُهُ، وَكُلُّكُمْ مُذْنَبٌ إِلَّا مَنْ عَصَمْتُهُ.

حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ پروردگار عالم کا ارشاد ہے :
 ”میرے بندو! تم سب بے راہ رو ہو، سوا ان کے جن کی ہم نے ہدایت کر دی، تم
 سب محتاج ہو سوا ان کے جنہیں ہم نے بے نیاز کر دیا، اور تم سب گناہ (کی راہ پر ہو) سوائے
 ان لوگوں کے جنہیں ہم نے بچا لیا۔“

یومِ جدید

وَفِي رِوَايَةٍ السَّكُونِيُّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
 مَا مِنْ يَوْمٍ نَهَرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا قَالَ لَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ: أَنَا يَوْمٌ جَدِيدٌ وَأَنَا
 عَلَيْكَ شَهِيدٌ، فَعَلْ فِي خَيْرٍ، وَأَعْمَلْ فِي خَيْرٍ، أَشْهَدُكَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ قَاتِلَكَ لَنْ
 تَرَانِي بَعْدَ هَذَا أَبَدًا.

سکونی کی روایت ہے حضرت امیر المومنین علیؑ سے منقول ہے کہ :
 اولادِ آدمؑ پر جو دن بھی گذرتا ہے وہ اس کو بتاتا ہے کہ :
 ”میں ایک نیا دن ہوں تمہارے لئے گواہ (بن کر آیا) ہوں، میری موجودگی میں ابھی بات
 کرنا، نیک عمل انجام دینا۔ میں روزِ قیامت (خدا کی بارگاہ میں) تمہارے بارے
 میں گواہی دوں گا۔“

اور یاد رکھو! آج کے بعد تم مجھے بھی دیکھ نہیں سکو گے۔



مومن کی سات علامت

وَفِي رِوَايَةٍ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ:

لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سَبْعَةٌ حَقُوقٌ وَاجِبَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ:
الْإِخْلَافُ لَهُ فِي عَيْنَيْهِ، وَالْوَدْلَةُ فِي صَدْرِهِ، وَالْمُؤَاَسَاةُ لَدُنْ مَالِهِ، وَأَنْتَ
يَحْرِمُ غَنِيَّتَهُ، وَأَنْ يَتَوَدَّ فِي مَوْضِعِهِ، وَأَنْ يُشْتَبِعَ فِي جَنَازَتِهِ وَأَنْ لَا يَقُولَ بَعْدَ
مَوْتِهِ إِلَّا خَيْرًا.

مسعدہ بن صدقہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
خداوند عالم کی طرف سے ایک مومن پر، دو سکر مومن کے سات حق واجب الودا ہیں:
(۱)۔ اپنی نگاہوں میں اس کے لئے عزت اور (۲)۔ اپنے دل میں اس کی محبت رکھے
(۳)۔ اپنے مال سے اسے مدد پہنچائے (۴)۔ اس کی نسبت کو حرام سمجھے (۵)۔ بیمار ہو تو آگے
عیادت کرے (۶)۔ مر جائے تو اس کی شیع جنازہ کرے اور (۷)۔ اس کے دُینا سے گزرنے
کے بعد سوائے کلمہ خیر کے اس کے لئے کچھ نہ کہے۔

دشمنان خدا

وَرَوَى ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي زَيْنَادٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ،
عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: حَسِبَ الْمُؤْمِنُ مِنَ اللَّهِ
لِصْرَهُ أَنْ يَرَى عَدُوًّا يَعْمَلُ بِمَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -
وَرَوَى ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ وَهَبٍ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافَى مِنْ عَصَى اللَّهِ
فِيكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهُ فِيهِ -

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ :
مومن کے (دل کی نشانی) کے لئے خداوندِ عالم کی ریسرت بھی کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن
کو خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھے۔

نیز — یہ بھی فرمایا
دشمنانِ نعمت (کی عداوت) پر صبر کرو، کیونکہ جو شخص تمہارے مسئلہ میں خدا کی نافرمانی کر رہا ہے، اس کا
بہت اچھا بدلہ یہ ہے کہ تم اس کے بارے میں خدا کی اطاعت ہی کرتے رہو۔

شہید کا درجہ

وَرَوَى الْمُغَلَّى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي صَعِيدِهِ وَاحِدًا وَوَضَعَتْ السَّمَوَاتُ فِي تَوَازُنٍ، فَتَوَزَّنَ وَهَاءَ الشَّهَدَاءِ مَعَ مَبْدَأِ الْعُلَمَاءِ
فَيَرْجَحُ مَبْدَأُ الْعُلَمَاءِ عَلَى وَهَاءِ الشَّهَدَاءِ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ :

جب قیامت کا دن ہوگا، خداوندِ عالم سب لوگوں کو ایک جگہ جمع کرے گا، میزان
رکھ دی جائے گی اور شہداء کے خون کا علماء (کے قلم کی) روشنائی سے موازنہ کیا جائے گا تو
علماء کے قلم کی روشنائی شہداء کے خون سے وزنی ثابت ہوگی۔

خدا سے اچھی امید رکھو

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :
كُنْ لِمَا لَمْ يَخْبُؤْ أَرْجَى مِنْكَ لِمَا تَرَجَّوْا، فَإِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ خَرَجَ يَقْتَسِمُ

لَا أَهْلِيهِ نَارًا فَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجَّحَ نَبِيًّا.
وَوَجَّحَتْ مَلَائِكَةُ سُبْحًا فَأَسْمَأْتُ مَعَ سَلِيمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَرَجَ
سِحْرًا فَفِرْعَوْنَ يَطْلُبُونَ الْعِزَّ وَالْفِرْعَوْنَ فَرَجَّحُوا الْمُؤْمِنِينَ.

حضرت امیر المؤمنین سے منقول ہے:

جس بات کے آرزو ہو اُس سے زیادہ اُس کی امید رکھو جس کی تم نے تمنا بھی نہیں کی۔
دیکھو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) آگ لینے (کوہ طور پر) تشریف لے گئے تھے، جہاں خداوند
نے اُن سے بات کی، اور تمیز مری (عطا کر کے واپس بھیجا)۔ اور ملکہ سبا (بلقیس) گھر سے
نگلی (کسی اور ارادہ سے) مگر خباہت لیماں (کے پاس پہنچی تو) مسلمان ہوئی (اُن کے ساتھ زندگی
گذاری)۔ اور فرعون کے بلائے ہوئے جادوگر (اپنے گھر سے تو) فرعون کی عورت بڑھانے
کیلئے نکلے تھے، مگر وہاں سے صاحبانِ ایمان بکھر پلٹے۔

قرآن سے وابستگی

ذَرَوْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّهُ قَالَ
أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ.

جناب ابن عباس سے منقول ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا:
”میری امت کے اشرف لوگ وہ ہیں جو قرآن سے وابستہ اور راتوں کو (عبادت کرنے)
والے ہیں۔“



جبریل کئی زبانی

وَسُئِلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ:

يَا جِبْرِئِيلُ عَظَمِي -

قَالَ: يَا مَعْصِدُ - أَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ - عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاجْتَبِ
مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُلَاقِيهِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَوَاتُهُ بِالسَّلِيلِ، وَعِزَّةُ كَفْتُ الْأَذَى عَنِ النَّاسِ -

جبریل امین نے... حضور اکرم سے کہا۔

”آپ جب تک چاہیں زندہ رہیں (آخر کار) دنیا سے جانا ہے۔

”جس سے چاہیں دوستی کریں (بہر حال) اس سے جدا ہونا ہے۔

”جو چاہیں عمل کریں (اس کا انجام) سامنے آنے والا ہے۔

”مومن کا شرف نماز شب اور اس کی عزت یہ ہے کہ لوگوں کی تکلیف دور کرے

(انھیں تکلیف نہ پہنچائے)



دُعا کی اہمیت

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْحَشَّابِيُّ، عَنْ عِيَاثِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ
بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ الصَّادِقِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَانَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ ابْتَلَى وَإِنْ عَظُمَتْ بِلَوَاهِ أَخِي بِالْذُّعَاءِ مِنَ
السُّعَافِي الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِالْبَلَاءِ -

اسحاق بن عمار کی روایت ہے... حضرت امیر المؤمنین سے منقول ہے:

کوئی شخص کتنی ہی بڑی آزمائش میں ہو، وہ اس سے زیادہ دُعا کا حقدار نہیں جو (بظاہر)

محفوظ ہو، لیکن اُس پر بلا نازل ہونے کا اندیشہ ہو۔



تقویٰ — اور — توکل

دَرَدِي عَلِيُّ بْنُ مَهْرَبَارٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُرْثِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ
النُّعْمَانِ الْأَخْوَلِ صَاحِبِ الطَّاقِ، عَنْ جَبْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
الصَّادِقِ، عَنِ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ
أَتَقَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.

وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَعْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْلَى
مِنْهُ بِمَا فِي يَدِهِ.

ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلَا أُبَشِّرُكُمْ بِشَرِّ مِنْ هَذَا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ.
قَالَ: مَنْ أَبْغَضَ النَّاسَ وَأَبْغَضَهُ النَّاسُ -
ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكُمْ بِشَرِّ مِنْ هَذَا؟
قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ.

قَالَ: الَّذِي لَا يُقْبَلُ عَشْرَةً، وَلَا يُقْبَلُ مَعْدَرَةً، وَلَا يُغْفَرُ ذَنْبًا.
ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكُمْ بِشَرِّ مِنْ هَذَا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ.
قَالَ: مَنْ لَا يُؤْمِنُ شَوْفًا وَلَا يُرْحِي خَيْرًا.

جمیل بن صالح کی روایت... حضور اکرم سے منقول ہے :

جو یہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز ہو وہ تقویٰ اختیار کرے اور جو یہ چاہتا
ہے کہ سب سے زیادہ متقی ہو، وہ خدا پر کامل اعتماد رکھے، اور جسے یہ پسند ہو کہ سب سے زیادہ بے نیاز
ہو تو اسے چاہیے کہ جتنا اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ اس پر اعتبار کرے جو خدا کے
پاس ہے۔

پھر آپ نے فرمایا۔ ”کیا میں تم لوگوں کو بتا دوں کہ بہت بڑا شخص کون ہے؟“

لوگوں نے عرض کیا۔ "اے خدا کے رسول! ارشاد فرمائیے۔
 فرمایا کہ: وہ شخص جو لوگوں سے عداوت رکھے، اور لوگ اُس سے عداوت رکھیں۔
 پھر دریافت کیا کہ: کیا اس سے بھی بُرے شخص کے بارے میں بتاؤں؟
 لوگوں نے کہا: ہاں۔ ارشاد فرمائیے۔
 فرمایا:۔ وہ۔ جو لوگوں کی نافرمانی سے درگزر نہیں کرتا، عُذر قبول نہیں کرتا۔ اُن کی غلطی کو معاف نہیں کرتا۔
 پھر دریافت کیا کہ: کیا یہ نہ بتاؤں کہ اس سے بُرا کون ہے؟
 لوگوں نے کہا:۔ ارشاد فرمائیے۔
 فرمایا:۔ وہ شخص۔ جس سے نیر کی کوئی امت نہ ہو، اور اُس کی طرف سے شرکا اندیشہ ہو۔

۶

حضرت عیسیٰؑ کی نصیحتیں

بِئْسَ مَا يَجْتَمِعُ إِسْرَائِيلُ، لَا يَتَّخِذُونَ بِالْحِكْمَةِ الْجَمَالَ، فَتَظْلِمُونَهَا، وَلَا تَمْنَعُونَهَا أَهْلَهَا،
 فَتَظْلِمُونَهُمْ، وَلَا تَعِشُوا الظَّالِمَ عَلَى ظُلْمِهِ، فَيَبْطُلَ نَفْلُكُمْ — أَلَمْ نُؤْمَرُوا بِثَلَاثَةٍ:
 أَمْرَيْنِ لَكَ رُشْدًا، فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرَيْنِ لَكَ غِيَةً فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرًا خُلِفَ فِيهِ
 فَرَوَدُهُ إِلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے درمیان گزرے تو فرمایا۔
 "اے اولادِ یعقوب! نادانوں سے حکمت کی باتیں نہ کرو، ورنہ حکمت پر ظلم کرو گے، اور
 جو اس کے اہل ہوں انھیں اس سے محروم نہ کرنا، ورنہ اُن لوگوں پر ظلم کرو گے۔ اور
 کسی ظالم کے ظلم میں مدد نہ کرنا، ورنہ تمہارا فضل ختم ہو جائے گا۔
 (یاد رکھو)۔ معاملات میں تم سے ہوں گے:

- (۱)۔ جس کی اچھائی واضح ہو، اُسے اپناؤ۔
 (۲)۔ جس کی بُرائی نمایاں ہو، اس سے دامن بچاؤ۔
 (۳)۔ جس معاملے میں اختلاف ہو، اُسے خدا کے سپرد کر دو۔

عزمِ عمل

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ
 يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: مَا ضَعُفَ
 بَدَنٌ عَمَّا قَوَّيْتُ عَلَيْهِ النَّيَّةَ.

فضیل بن یسار کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:
 ”جس کام کا پختہ ارادہ کر لو، اس کے بارے میں جسم کمزوری نہیں دکھائے گا۔“

نفس پر کنٹرول

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ فَضَّالٍ، عَنِ غَالِبِ بْنِ عُمَانَ، عَنِ شُعَيْبِ بْنِ الْقَعْرِ قُوفِيٍّ،
 عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مَنْ مَلَكَ نَفْسَهُ إِذَا رَغِبَ
 إِذَا رَجِبَ، وَإِذَا أَشْتَمَى إِذَا عَصَبَ، فَإِذَا رَضِيَ سَرَّمَ، إِنَّهُ جَسَدُهُ عَلَى السَّارِ
 شُعَيْبِ مَقْرُونِي كِي رَوَايَتِ هِيَ: إِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ سَعَةَ مَقْبُولِ هِيَ:

”جس شخص کو اپنے نفس پر (ہر حالت میں) قابو ہو، کسی چیز کی رغبت ہو تب بھی،
 کسی چیز کا ڈر ہو تب بھی، کوئی اشتها ہو تب بھی، غضبناک ہو تب بھی۔ (ایسا شخص
 خدا کے فیصلے پر، راضی رہے، تو خدا اُس پر آتشِ جہنم کو حرام کر دے گا۔“

زُہد کیا ہے

وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ التَّاهِدِ فِي الدُّنْيَا قَالَ: الَّذِي يَسْتُرُ رُفَّ

حَلَالًا مَخَافَةَ حِسَابِهِ يَتَوَكَّفُ حُرَامَهُمَا مَخَافَةَ عَذَابِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دنیا میں زہد اختیار کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا:
 ”مالِ حلال... کے بارے میں حساب کے ڈر سے اجتناب کرے، اور حرام کو خدا کے خوف سے ترک کرے۔“

حکمت آمیز باتیں

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْكَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَتَّى لِلنَّاسِ الْغِنَى أَنْ يَخْلَوْا، لِأَنَّ النَّاسَ إِذَا اسْتَفْتَوْا كَفُّوا عَنْ أَهْوَاءِ الْهَمَمِ.

وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَتَّى لِلنَّاسِ الصَّلَاحُ أَهْلُ الْعُيُوبِ، لِأَنَّ النَّاسَ إِذَا صَلَحُوا كَفُّوا عَنْ تَتَبِعِ عُيُوبِهِمْ، وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَتَّى لِلنَّاسِ الْحِلْمُ أَهْلُ السَّفَةِ الَّذِينَ يَخْتَابُونَ أَنْ يُعْفَى عَنْ سَفْهِهِمْ. فَأَصْبَحَ أَهْلُ الْبُخْلِ يَتَمَتُّونَ فَقَرًا لِلنَّاسِ وَأَصْبَحَ أَهْلُ الْعُيُوبِ يَتَمَتُّونَ مَعَايِبَ النَّاسِ وَأَصْبَحَ أَهْلُ السَّفَةِ يَتَمَتُّونَ سَفَهَ النَّاسِ وَفِي الْفَقْرِ لِحَاجَةٌ إِلَى الْبُخْلِ، وَفِي الْفَسَادِ طَلَبُ حُورَةِ أَهْلِ الْعُيُوبِ وَفِي السَّفَةِ الْمَكَافَاةُ بِالذُّلُوبِ

عبداللہ بن مسکان کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:
 ”حق یہ ہے کہ بخیلوں کو سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیے کہ سب لوگ مالدار ہو جائیں، کیونکہ اگر لوگ مالدار ہوں گے تو اس بخیل کے مال کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔
 اور جن لوگوں میں کوئی عیب ہے انہیں سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیے کہ لوگ اچھے بن جائیں“

کیونکہ جو لوگ اچھے ہونگے وہ اس کے عیب کی طرف توجہ نہیں دینگے۔
اور نادانی کمر والے کو سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیے کہ لوگ سلیم بن جائیں، کیونکہ ان لوگوں کو ضرورت ہے
کہ ان کی نادانی سے درگزر کیا جائے۔

لیکن ہو یہ رہا ہے کہ:

جو بخیل ہیں وہ متمنی رہتے ہیں کہ اسی ان ہی کے پاس مال ہے باقی سب لوگ تنگ دست ہو جائیں۔
جو کسی عیب میں مبتلا ہیں وہ آرزو مند ہوتے ہیں کہ اس عیب میں سب مبتلا ہو جائیں۔
اور نادانی کرنے والے چاہتے ہیں کہ سب ان ہی جیسے نادان ہو جائیں۔
جبکہ تنگ دست (ان والدرا) بخیلوں اور مرے لوگ صبی لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔



کمال شکر کون ادا کر سکتا ہے

دَرَوِي عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَصَابَتْنِي ضَنْقَةٌ شَدِيدَةٌ
فَعَرَفْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ فَأَسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي، فَلَمَّا
جَلَسْتُ قَالَ: يَا أَبَاهَا شِم، أَيُّ نِعْمٍ اللَّهُ عَلَيْكَ تَتْرِيدُ أَنْ تُؤَدِّيَ شُكْرَهَا؟
قَالَ أَبُو هَاشِمٍ: فَوَجَّهْتُ فَأَمُّ أَدْرِمَا أَقُولُ لَهُ.

فَأَبْتَدَأَنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَزَقَكَ الْإِيمَانَ فَحَرِّمْ بِهِ
بَدَنَكَ عَلَى النَّارِ وَرَزَقَكَ الْعَافِيَةَ فَأَعَانِكَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَرَزَقَكَ الْقَنُوقَ فَصَانِكَ
عَنِ الْبَثْدَلِ. يَا أَبَاهَا شِم، إِنَّمَا أَبْتَدَأْتُكَ بِهَذَا لِأَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَتْرِيدُ
أَنْ تَشْكُرَنِي مِنْ فِعْلِكَ هَذَا، قَدْ أَمَرْتُكَ بِبَائِسَةٍ وَفِيهَا نَحْضٌ هَا.

ابو الہاشم جعفری کہتے ہیں کہ میں سخت تنگ دستی میں مبتلا ہوا تو حضرت امام علی نقی علیہ السلام
کی ملاقات کے لئے گیا، اجازت لے کر اندر داخل ہوا، جب میں بیٹھا تو (قبل اس کے کہ میں
کچھ عرض کرتا): امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے ابو الہاشم، تم اللہ کی کس نعمت کا شکر

اذا کر سکتے ہو۔؟

ابوالہاشم کہتے ہیں کہ:۔ یہ سن کر گویا میری زبان پر تالا لگ گیا، کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہوں۔
امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا:

بیشک خداوند عالم نے تمہیں ایمان کی دولت عطا فرمائی۔ جس کے ذریعہ تمہارے جسم پر
آتش جو ہم حرام کر دی۔ تمہیں عافیت سے نوازا کر اطاعت (خداوندی) میں تمہاری مدد کی۔ تمہیں
قتاعت کی صفت دی اور لوگوں کے سامنے خفیف ہونے سے محفوظ رکھا۔
پھر فرمایا۔۔ اے ابوالہاشم۔ میں نے گفتگو میں ابتداء اس کی بجگہ مجھے اندازہ تھا کہ تم (زمانہ کی
چیرہ دستیوں) کی بات کرنا چاہتے ہو۔ میں نے حکم دیا (تھا کہ تمہارے لئے) سو دنیا لائے جائیں
یہ لے لو۔

بصیرت کے بغیر عمل

ذَوِي مَحْمَدٍ مِنْ سَنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ الْمِيزَةِ كَالسَّابِرِ عَلَى غَيْرِ الطَّرِيقِ فَلَا تَوْنِيذُهُ
مُعِينُهُ السَّيْرُ مِنَ الطَّرِيقِ إِلَّا بَعْدًا۔

طلحہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:
بصیرت کے بغیر عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے غلط راستے پر چلنے والا، کہ وہ جتنی تیز رفتاری
سے چلے گا، راستے سے اتنا ہی دور ہو جائے گا۔

عقل کی راحت

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: التَّوَمُّ رَاحَةُ الْجَسَدِ، وَالنَّطْقُ رَاحَةُ لِلرُّوحِ،
وَالسَّكُونُ رَاحَةُ لِلْعَقْلِ۔

امام علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ:
نمید بدن کی راحت؛ گفتگو؛ روح کی راحت؛ اور خاموشی عقل کی راحت ہے۔

نصیحت اور رہنمائی

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاعِظٌ مِنْ قَلْبِهِ وَرَاجِعٌ مِنْ نَفْسِهِ، وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ قَرِينٌ مُرَشِدًا اسْتَمَكَّنَ عِدُوهُ مِنْ عُنُقِهِ.

فضل بن عمر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے:

جس کا دل اُسے نصیحت کرنے والا، جس کا باطن اُسے روکنے والا، اور کوئی ساتھی رہنمائی
کرنے والا نہ ہو، اس کا دشمن اس کی گردن پر مسلط ہو سکتا ہے۔

اہل خانہ ان سے سلوک

وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ الْفَرَزِيِّ الْكُوفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسْعَدَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي
أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِذَا عِيَالُ الرَّجُلِ أَسْرَأُوا
فَمَنْ أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَلْيُوسِعْ عَلَى أَسْرَائِهِ، فَإِنَّ لَمْ يَفْعَلْ أَوْ شَكَ
أَنْ تَنْزُولُ تِلْكَ النِّعْمَةِ.

مسعدہ کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

”انسان کے اہل و عیال اس کی نگرانی میں ہیں، تو جسے خداوند عالم نعمت سے نوازے وہ
اپنے زیر نگرانی افراد کے لئے فراخ دلی دکھائے، اور اگر ایسا نہ کرے تو نذرِ
ہک وہ نعمت زائل ہو جائے۔“



حضور اکرم کے چند اور رُوح پر ارشادات

وَرَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَجِيْنٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلصَّارِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الْقَوْلِ قَوْلٍ مَنْ هُوَ؟
 «أَسْأَلُ اللَّهَ الْإِيمَانَ وَالتَّقْوَى، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ عَاقِبَةِ الْأُمُورِ، إِنَّهُ أَسْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ طَاعَتُهُ، وَأَمْدَقُ الْقَوْلِ وَالطَّيْبُ الْمَوْعُظَةُ، وَأَحْسَنُ الْقَمَصِ كِتَابُ اللَّهِ. وَأَوْلَقُ الْعَرَبِيِّ الْإِيمَانَ بِاللَّهِ وَخَيْرُ السَّلْمِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحْسَنُ السُّنَنِ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحْسَنُ الصَّدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَخَيْرُ النَّارِ وَالْتَّقْوَى وَخَيْرُ الْعَالَمِ مَا لَفَعَ، وَخَيْرُ الصَّدَى مَا اتَّبَعَ، وَخَيْرُ الْغَيْثِ غَيْثُ النَّفْسِ وَخَيْرُ مَا لَفَعَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ، وَرَأْسَةُ الْحَدِيثِ الصَّدَقُ وَرِزْقَةُ الْعِلْمِ الْإِحْسَانُ، وَأَسْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشَّهَادَةِ، وَخَيْرُ الْأُمُورِ خَيْرُهَا عَاقِبَةٌ، وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالنَّفْسُ، وَرَشَقِي مَنْ شَقِي فِي مَبْطِنِ أُمَّةٍ.

وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ لِعَبْرَتِهِ، وَأَكْبَسُ الْكَيْسِ السَّقِيُّ، وَأَحْمَقُ الْحَقِيقِ الْفُجُورُ، وَشَرُّ الرَّذِيَا زُورِيَا الْكُذْبِ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَشَرُّ الْعَمَلِ عَمَى الْقَلْبِ، وَشَرُّ النَّبَا أُمَّةٌ سَادَتْ أُمَّةً سِتَامَةً لِيَوْمِ السِّيَامَةِ، وَأَعْظَمُ الْخُطِيئِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِسَانُ الْكُذَّابِ، وَشَرُّ الْكَسْبِ الرِّبَا. وَشَرُّ مَا كُلُّ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا، وَأَحْسَنُ زِينَتِهِ الرَّجُلُ السَّكِينَةُ مَعَ الْإِيمَانِ، وَمَنْ تَتَبَعَ الشَّمْعَةَ يَشْمَعُ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ لَعِنَ الْبَلَاءَ لَعِنَ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا يَسْغُرُ فَنُ يُنْكِرُهُ، وَالرَّيْبُ كَفْرٌ، وَمَنْ يَسْتَكْبِرُ لِيَضَعَهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَطْعُ الشَّيْطَانَ لِيَعِصِ اللَّهُ، وَمَنْ لَعِنَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُ اللَّهُ، وَمَنْ لَيْسَتْ كُرُهُ يَزِدُّهُ اللَّهُ.

وَمَنْ لَعِنَ عَلَى الرَّهْبِيَّةِ يُغْنِيهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَحَسْبُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ لِيُجِرَهُ اللَّهُ، لَا تَسْجَطُوا اللَّهَ بِرِضَا أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، وَلَا تَمُتُّوا إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ بِسَبِّ عَمِدٍ مِنَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ فَيُعْطِيهِ بِهِ خَيْرًا أَوْلَى بِفِيهِ مِنْهُ سُوءَ الْإِلْبَاطَاعَةِ وَابْتِغَاءَ مَسْرُضَاتِهِ

إِنَّ طَاعَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَجَاحُ كُلِّ خَيْرٍ يُبْتَغَى وَنَجَاةٌ مِنْ كُلِّ شَرٍّ يُتَّقَى. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُصِمُّ مَنْ أَطَاعَهُ. وَلَا يَتَّعِمُّ مَنْ هَمَّاهُ، وَلَا يَجِدُ الْفَارِبُ مِنَ اللَّهِ مَهْرًا بَأَفَاتٍ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِذِكْرِهِ فَازِلٌ بِإِذْنِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُخَلَّفُونَ، وَكُلَّمَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ. مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ.

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ " فَقَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: هَذَا قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

ابو الصباح کنانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق سے دریافت کیا کہ مندرجہ ذیل اقوال کس کے ہیں؟ :-

میں خدا سے ایمان اور تقویٰ کی درخواست کرتا ہوں۔

کاموں کے بڑے انجام سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوں۔

سبے افضل گفتگو: ذکرِ خداوند عالم ہے۔

اللہ کی اطاعت، حکمت و دانی کی سرور ہے۔

سب سے سچی بات، سب سے بلیغ موعظہ اور سب سے خوبصورت داستان اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے

خدا پر ایمان، سب سے مضبوط ایمان (حیات) ہے۔

سب سے اچھی ملت: ملتِ ابراہیم ہے۔

سب سے بہتر طریقہ: انبیاء کا طریقہ ہے۔

سب سے عمدہ ہدایت: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (مطاکرہ) ہدایت ہے۔

سب سے بہتر توشہ: تقویٰ ہے۔

سب سے بہتر دانش: وہ ہے جو فیضِ رساں ہو۔

اور سب سے بہتر نہالی: وہ ہے جس کی پیروی کی جائے۔

سب سے عمرہ تو نگرہی: نفس کی بے نیازی ہے۔
 دل میں جو چیزیں ڈالی جاتی ہیں ان میں سب سے عمرہ یقین ہے۔
 گفتگو کی زینت بستجائی ہے۔
 علم کی زینت (لوگوں کے ساتھ) حسن سلوک ہے۔
 سب سے اشرف موت: شہادت ہے۔
 معاملات میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا انجام اچھا ہو۔
 وہ کم، جو کافی ہو جائے اُس زیادہ سے بہتر ہے جو نائل بنا دے۔
 شقی وہ ہے جو ماں کے شکم سے ہی شقی ہو۔
 خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔
 سب سے زیادہ ہوشیار وہ ہے، جو پرہیزگار ہو۔ اور بہت ہی احمق ہے وہ جو بدکار ہو۔
 جھوٹے خواب، بہت ہی بُرے خواب ہیں۔
 بدعتیں ایجاد کرنا، سب سے بُری بات ہے۔
 بدترین اندھا پن، عقل کا اندھا پن ہے۔
 اور سخت ترین پشیمانی، روزِ قیامت (پیش آنے والی) ندامت و پشیمانی ہے۔
 خدا کے نزدیک جھوٹے کی زبان سب سے بڑی خطا کار ہے۔
 بدترین کار و بار، سود کا کار و بار ہے۔
 بدترین غذا، کسی یتیم کا مال، ظلم کر کے کھالینا ہے۔
 مرد کی سب سے اچھی زینت اطمینان اور ایمان ہے۔

 جو آزمائش کو سچا پان لے وہ صبر کرتا ہے، اور جو نہ پہچانے وہ پریشان ہوتا ہے۔
 شکوک و شبہات، انکار (تک لے جاتے) ہیں۔

جو تجتبر کرے، خداوند عالم اُسے پست کر دیتا ہے۔

جو شیطان کی بات مانتا ہے، وہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے، اور جو خدا کی نافرمانی کرے، خدا اُسے سزا دے گا۔

جو شکر ادا کرے خدا (اس کی نعمت میں) اضافہ کرے گا۔

جو مصیبت پر صبر کرے خدا اُسے بے نیاز کر دے گا۔

جو خدا پر بھروسہ کرے اس کیلئے خدا کافی ہے، اور جو خدا پر توکل کرے، خدا اُسے جزا دے گا۔ مخلوقات میں سے کسی کی خوشی کیلئے خدا کو ناراض نہ کرو۔ اور نہ خدا سے دور ہو کر کسی کا تقرب حاصل کرو۔ کیونکہ خدا اور کسی بندے کے درمیان کوئی (رشتہ داری) نہیں ہے جس کی وجہ سے خدا سے نوازے گا۔ یا اُس کی تکلیف دور کرے گا۔ (بہ باتیں) صرف اس کی اطاعت اور اس کی خوشنودی حاصل کر کے ہی پائی جاسکتی ہیں۔

خدا کی اطاعت میں ہر اُس بھلائی کا حصول ہے جس کی آرزو ہو اور ہر اُس پریشانی سے نجات ہے جس کا ڈر ہو۔

جو خدا کی اطاعت کرے گا، خدا اُسے محفوظ رکھے گا اور جو اُس کی نافرمانی کرے گا وہ بچ نہیں سکے گا۔ خدا سے بھاگنے والے کیلئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہے، کیونکہ خدا کا فیصلہ نازل ہو کر رہے گا۔ چاہے لوگ اُسے پسند نہ کریں۔

ہر آنے والا قریب ہی ہے۔ جو خدا نے چاہا، وہ ہوا۔ جو اُس نے نہیں چاہا، وہ نہیں ہوا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ”یہ اقوال حضور اکرم کے ہیں۔“

نفس کے پیروں کو جانے والے

(۱۶۱) - (۱۰۸) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: أَيُّمَا عَبْدٍ أَطَاعَنِي لَمْ أَكُلْهُ إِلَّا غَيْرِي، وَأَيُّمَا عَبْدٍ عَصَانِي وَكَلَّمَنِي إِلَى نَفْسِهِ ثُمَّ لَمْ يُبَالِ فِي أَيِّ وَادٍ هَلَكَ.

حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ خداوندِ عالم نے فرمایا:

جو بندہ میری اطاعت کرے گا، میں اسے کسی کے سوا نے نہیں کروں گا، بلکہ اس کو خود ہی اپنی نعمتوں سے نوازوں گا، لیکن جو بندہ میری معصیت کرے گا، اسے اُسکے نفس کے سپرد کروں گا، پھر کوئی پرواہ نہیں وہ کسی وادی میں ہلاک ہو جائے۔

میزانِ عمل

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عِنْسِيِّ الْقَوَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ :
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِبِائِقِ بْنِ الشَّيْخِ لَمْ يَكُنْ
ظَاهِرًا مِنْ بَاطِنِهِ حَتَّى مَيَّرَ اللَّهُ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

میں کا، ظاہر اس کے باطن سے زیادہ خوشنما ہو، اس کے نامہ اعمال کی میزان ہی ہے۔

نافرمانی کا نتیجہ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: إِذَا
عَصَانِي مَنْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَلْقِي مَنْ مَيَّرَ فَنِي سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِي مَنْ لَا يُعْرِفُنِي -

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ

خداوندِ عالم کا ارشاد ہے:

جو بندہ میری معرفت رکھنے کے باوجود میری نافرمانی کرے، اُس پر اپنی مخلوقات میں اُسے مسلط کروں گا جو مجھے مانتا ہی نہ ہو



حُسن معاشرت

ذَرَوَى ابْنِ أَبِي نُحَيْرٍ، عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا إِسْحَاقُ صَانِعِ الْمَنَافِقِ بِسَانَكَ، وَاخْلُصْ وَدَكَ لِلْعَوْمَنِ، وَإِنْ جَاسَكَ يَمْشُورِيٌّ فَأَحْزِنْ مُجَالِسَتَهُ.

اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا: اے اسحاق۔ منافق کیلئے بھی اپنی زبان سے شائستہ بات ہی کرنا (اللہ) خالص محبت مومن سے کرنا، اور اگر کوئی یہودی بھی تمہاری ہم نشینی اختیار کرے تو اس کے ساتھ اچھی نشست رکھنا



کیف اصبرت

ذَرَوَى الْمُفَضَّلُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قِيلَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَبِي رَبٌّ فَوْقَ السَّمَاءِ أَمَّا جِي وَالسَّمَوَاتُ يَطْلُبُنِي وَالْحِسَابُ مُحِذِقٌ بِي وَأَنَا مُؤْتَمِنٌ بِعَمَلِي.

لَا أَخْذُ مَا أَحْبَبْتُ وَلَا أَدْفَعُ مَا أَكْرَهُ، وَلَا أَمُورٌ مِثْلَ غَيْرِي، فَإِنْ شَاءَ عَنَتْنِي وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنِّي، فَأَيُّ فِتْرٍ أَفْقَرُ مِثِّي.

مفضل بن عمر کی روایت ہے... فرزند رسول سے دریافت کیا گیا:

اے فرزند رسول! آپ صبح کا آغاز کس حالت میں کیا۔؟

فرمایا:۔ میری صبح کا آغاز اس طرح ہوا ہے کہ: اوپر میرا پروردگار ہے۔ آتش جہنم میرے

سامنے ہے۔ موت مجھے بلا رہی ہے، حساب (کتاب کا مرحلہ) مجھے گمراہ ہے، اور میں

اپنے عمل کا گروہی ہوں۔

جو پسند ہے وہ لے نہیں سکتا، جو ناپسند ہے اسے دفع نہیں کر سکتا، تمام معاملات کسی اور کے اختیار میں ہیں، وہ چاہے تو مجھے سزا دے، اور چاہے تو معاف کر دے۔ پھر مجھ سے زیادہ بد حال کون سا فقیر ہوگا۔



آغاز اور انجام

وَرَوَى الْمُفَضَّلُ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَبَيْنَ رَجُلٍ غَضُومَةٌ فَقَالَ الرَّجُلُ لِسَلْمَانَ: مَنْ أَنْتَ وَمَا أَنْتَ؟ فَقَالَ سَلْمَانٌ: أَمَّا أَوْلِيٌّ وَأَوْلُكَ فَنُظْفَةُ قَدْرَقٌ، وَأَمَّا آجِرِيٌّ وَأَجْرُكَ فَجَيْفَةٌ مُنْتَنَةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنُصِبَتِ السَّوَارِيزُ فَمَنْ لَقِيَ مُوَازِنِيَهُ فَهُوَ الْكَرِيمُ وَمَنْ خَفِيَ مُوَازِنِيَهُ فَهُوَ اللَّيِّيمُ.

مفضل کی روایت ہے... حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

جناب سلمان فارسی سے ایک شخص کی بحث و تکرار ہوئی۔

وہ کہنے لگا: تم کون ہو؟ کیا ہو؟

جناب سلمان نے کہا: میری اور تمہاری ابتدا گندہ لطف ہے، میری اور تمہاری انتہا ایک بدبودار

مردہ ہے۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا، میزان رکھی جائے گی، سب کے اعمال تو لے جائیں گے، تو جس کا

پہ بھاری ہوگا وہ کریم ہے اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا، وہ بدبخت ہے۔



آزمائش

قَالَ الْمُفَضَّلُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: بَلِيَّةُ النَّاسِ عَلَيْنَا عَظِيمَةٌ، إِنْ دَعَوْنَاهُمْ لَمْ يُجِيبُونَا، وَإِنْ تَرَكْنَاهُمْ لَمْ يَمْتَدُّوا إِلَيْنَا.

مفضل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

لوگوں کی آزمائش ہمارے ساتھ بہت بڑی ہے، اگر ہم ان کو دعوت دیں تو بیک نہیں کہتے اور اگر ہم انہیں چھوڑیں، تو ہمارے لغیر وہ ہدایت نہیں پاسکتے۔

سکوت و کلام

وَقَالَ آمِنًا الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمِيعَ الْخَيْرِ كَلَّمَهُ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ:
النَّظَرُ وَالسُّكُوتُ وَالْكَلَامُ. فَكُلُّ نَظَرٍ لَيْسَ فِيهِ إِعْتِبَارٌ فَهُوَ السُّفُورُ وَكُلُّ كَلَامٍ لَيْسَ
فِيهِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَهْفٌ وَكُلُّ سَكُوتٍ لَيْسَ فِيهِ بَكَرَةٌ فَهُوَ عَقْلَةٌ فَطَوْبُ لِسَانٍ كَانَ
نَظْرَةً عَابِرًا، وَسَكُوتَةً ذِكْرًا، وَكَلَامَةً ذِكْرًا، وَكَبَى عَلَى خَطِيئَتِهِ، وَأَجَمَّنَ النَّاسَ مَشْوَةً.

جناب امیر سے منقول ہے:

خیر کا مجموعہ تین باتیں ہیں (۱) توجہ (۲) خاموشی (۳) گفتگو۔

• ہر وہ توجہ جس میں نصیحت حاصل نہ کی جائے وہ بھول ہے؛ ہر وہ گفتگو جس میں ذکرِ خدا

نہ ہو بے اساس ہے؛ اور ہر وہ خاموشی جس کے ساتھ غور و فکر نہ ہو، غفلت ہے۔

• خوش قسمت ہے وہ شخص جس کی نگاہ عبرت، جس کی خاموشی غور و فکر اور جس کی گفتگو ذکرِ خدا

سے ہم آہنگ ہو، وہ اپنی خطاؤں پر گریہ کرے اور لوگ اُس کی طرف سے کسی بھی برائی سے محفوظ رہیں۔

حضرت آدم کے نام خُدا کا پیغام

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى آدَمَ: يَا آدَمُ إِنِّي أَجْمَعُ
لَكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَاحِدَةٍ لِي دُوَاحِدَةٌ لَكَ دُوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ
دُوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ.

فَأَمَّا الَّتِي لِي: فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ: فَأَجَازِيكَ بِعَمَلِكَ

أَخْرَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ. وَأَمَّا الَّتِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنِكَ: فَعَمَلُكَ الدُّعَاءُ وَعَلَى الْعِجَابَةِ

وَأَمَّا الَّتِي فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى النَّاسَ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوندِ عالم نے حضرت آدمؑ کی طرف وحی کے ذریعے یہ پیغام بھیجا کہ :

”اے آدمؑ۔ میں تمہارے لئے ہر چھلائی ۴۴ باتوں میں صبح کرتا ہوں۔ جن میں سے ایک میرے لئے ایک تمہارے لئے، ایک تمہارے اور میرے درمیان اور ایک تمہارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہوگی :

(۱)۔ جو میرے لئے ہے، وہ یہ ہے کہ (صرف) میری ہی عبادت کرنا، کسی کو میرا شریک نہ بنانا۔

(۲)۔ تمہارے لئے یہ ہے کہ میں تمہارے عمل کا عوض اُس وقت دوں گا، جب تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

(۳)۔ میرے اور تمہارے درمیان یہ ہے کہ : تمہارا کام ہے دعا کرنا اور میرا کام ہے قبول کرنا۔

(۴)۔ اور تمہارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان۔ یہ ہے کہ : جو اپنے لئے پسند کر دے، دوسروں کے لئے پسند کرنا۔



عَافِيَةٌ

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْعَافِيَةُ نِعْمَةٌ حَقِيْقَةٌ إِذَا وَجِدْتَ نُسَيْتًا وَإِذَا نَقَدْتَ ذِكْرَتًا -

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :

”عافیت ایک نچپی ہوئی نعمت ہے، جب موجود ہو تو اُس سے غفلت برتنی جاتی ہے، جب مفقود ہو تو یاد کی جاتی ہے۔“



دُونِصِحْتَيْنِ

وَرَوَى السُّكُونِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: كَلِمَتَانِ غَرِيبَتَانِ فَأَحْمَلُوهُمَا بِكَلِمَةٍ حَكْمَةٍ مِنْ سِفْنَيْهِ فَأَثَلُوهُمَا، وَكَلِمَةٌ سَفِيهَةٌ مِنْ حِكْمِهِمْ فَأَغْرَوْهَا.

حضور اکرم نے فرمایا:

دو باتیں نادر ہیں، لیکن انھیں مد نظر رکھنا۔

(۱) حکمت کی باتیں کسی بے وقت کے ہی سنو تو قبول کر لینا۔

(۲) دانشمند انسان اگر کبھی حماقت کی بات کر جائے تو معاف کر دینا۔

و

جَنَابِ امِيرِ كَاتِبِهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجَعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فِي خُطْبَةٍ خَلَبَهَا بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كَلَّمْتُ شَوْقَ أَهْلِ مِنَ الْإِسْلَامِ، وَلَا كَرَمٍ أَهْلِي مِنَ التَّقْوَى، وَلَا مَعْقِلٍ أَحْرَمَ مِنَ الْوَرَعِ، وَلَا سَفِينَةٍ أَنْبَجَ مِنَ السُّؤْيَةِ، وَلَا كَنْزٍ أَنْفَعُ مِنَ الْعِلْمِ، وَلَا حَزَّ أَرْفَعُ مِنَ الْحَمَامِ، وَلَا حَسَبٍ أَفْلَحَ مِنَ الْأَدَبِ، وَلَا نَصَبٍ أَوْضَعُ مِنَ الْغَضَبِ، وَلَا جَمَالَ أَرْزِقُ مِنَ الصُّنْتِ، وَلَا بِنَاسٍ أَحْبَبُ مِنَ الْعَافِيَةِ، وَلَا غَلَبَ أَقْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ. أَيُّهَا النَّاسُ، إِمَّةٌ مِنْ مَشْنَى عَلَى رَحْبِ الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لِيَصِيرَ إِلَى بَطْنِهَا، وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مُسْرِعَانِ فِي هَذِهِ الْأَعْمَارِ، وَيَكُلُّ ذِي رَمِيٍّ قُوَّةً، وَيَكُلُّ حَبِيَّةً أَكَلًا، وَأَنْتَ قَوْمُ السُّؤْيَةِ، وَإِنَّ مِنْ عَرَفَ الْيَأْمَلْنَ لَيَفْقَلَنَّ، وَالْإِسْتِعْدَادُ لَنْ يَنْجُو عَنْ السُّؤْيَةِ عَشَى بِمَالِهِ، وَلَا فَعْلًا لِقَلْبِهِ.

أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ خَافَ رَبَّهُ كَفَتْ ظِلْمُهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ فِي كَلَامِهِ أَطْمَرَ هَجْرًا، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ فَمَوْ بِمَنْزِلَةِ الْبَعِثِ، مَا أَضْعَفُ الْمُصِيبَةُ مَعَ عَظَمِ الْفَائِدَةِ عِنْدَ وَهِنِهَا تَهِيْمَاتٍ؛ وَمَا تَنَاقَرْتُمْ إِلَّا لِمَا فِيكُمْ مِنَ الْعَاصِي وَالذُّنُوبِ - فَمَا أَقْرَبَ الرَّاحَةَ مِنَ التَّعَبِ، وَالْبُؤْسَ مِنَ التَّعْنِيمِ.

وَمَا شَرُّ لَيْسِي سَجْدَةَ الْجَنَّةِ، وَمَا خَيْرٌ بِخَيْرِ عِنْدَهُ التَّامُّ، وَكُلُّ نَعِيمٍ دُونَ الْجَنَّةِ مَحْقُورٌ، وَكُلُّ بِلَاءٍ دُونَ التَّامِّ عَافِيَةٌ.



جا بوجھنی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد جناب امیر نے ایک خطبہ دیا۔ اس میں فرمایا:

- اے لوگو! - اسلام سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں۔
- تقویٰ سے بڑھ کر کوئی اعزاز نہیں۔
- پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی پناہ گاہ نہیں۔
- توبہ سے زیادہ کامیاب کوئی سفارش نہیں۔
- علم سے زیادہ نفع بخش کوئی خزانہ نہیں۔
- علم و بروری سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔
- ادب سے زیادہ بلیغ کوئی حساب نہیں۔
- غصہ سے زیادہ پست کوئی تمھکاوٹ نہیں۔
- عقل سے زیادہ خوش نما کوئی جمال نہیں۔
- بھڑٹ سے گندی کوئی بُرائی نہیں۔
- خاموشی سے زیادہ محفوظ کوئی ڈھال نہیں۔
- عافیت سے زیادہ حسین کوئی لباس نہیں۔

○ موت سے زیادہ قریب کوئی غائب نہیں۔

اے لوگو۔

○ زیادہ رکھو۔ جو شخص بھی روئے زمین پر چلا ہے وہ اس کے شتم کے اندر جا کر رہے گا۔

○ دن و رات بڑی تیزی سے (لوگوں کی) عمریں گھٹا رہے ہیں

○ ہر جاندار کے لئے غذا ہے، ہر دانے کا کوئی کھانے والا ہے اور تم سب موت کی غذا ہو۔

○ جو زمانہ کو پہچانتا ہے، وہ تیاری کرنے میں غفلت نہیں کر سکتا۔

○ موت سے، نہ کوئی صاحب ثروت اپنے مال کے ذریعہ بچھٹکارہ پاسکتا ہے نہ کوئی محتاج اپنی غربت

کے ذریعے سے!

اے لوگو۔

○ جو اپنے رب سے ڈرتا ہے وہ ظلم و ستم سے گریز کرتا ہے۔

○ جو شخص بات کرتے وقت لحاظ نہ رکھے اُس کی لغو گوئی آشکار ہو کر رہتی ہے۔

○ ہونٹ کی وہی میں امتیاز نہ کر سکے وہ جانور کے مانند ہے۔

○ کل (روز قیامت) کی بڑی محنت اُجی کے مقابلے میں (دنیا کی) مصیبت کتنی چھوٹی ہے!

لیکن افسوس — افسوس !!

تم لوگ صرف اپنی نافرمانیوں اور گناہوں کی وجہ سے آنت کو ناپسند کرتے ہو۔

۶

شکون کے بعد آرام بہت قریب ہے۔ اور سختی کے بعد نعمتیں !!

وہ سختی کوئی سختی نہیں جس کے بعد جنت (ملنے والی) ہو، اور وہ آرام کوئی آرام نہیں جس کے

بعد آتش جہنم (کا سامنا کرنا پڑے)

جنت کے مقابلے میں ہر نعمت معمولی ہے اور جہنم کے مقابلے میں ہر آزار ناش بھی عافیت ہے۔



اندیشے

وفي رواية إسماعيل بن مسام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله :
ثلاث أخافهن على أمتي من بعدى: الضلالة بعد الهدى، ومضلات الفتن،
وشهوة البطن والفرج.
حضور اکرم کا ارشاد ہے:

”مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے:
(۱) ہدایت گننے کے بعد ضلالت (۲) فتنوں کی گمراہیاں (۳) شکم پری اور منی خواہشات کی پرس

زیادہ طاقت ور

ومر رسول الله صلى الله عليه وآله ليقوم يتشاكلون حبرا فقال :
قال، أفلا أوتاكم على أشدكم وأقواكم؟
قالوا: بلى يا رسول الله.

قال، أشدكم وأقواكم الذي إذا رضي لم يبدخله، ضاه في إثم ولا باطل،
وإذا سخط لم يخرج به سخطه من قول الحق، وإذا ملك لم يتعاط ماليس له
وفي خبر آخر: إذا ملك ولم يتعاط ماليس له بحق.

حضور اکرم ایک بگ سے گزرے جہاں کچھ لوگ ایک (بجاری) بچھر کو اپنی کمر پر، اٹھانے کی کوشش
کر رہے تھے۔ تو آپ نے دریافت کیا کہ تم لوگ یہ سب کس لئے کر رہے ہو۔
کہنے لگے کہ، تاکہ تیرے چلے ہم میں سے کون زیادہ طاقت اور تیز من ہے۔
آپ نے فرمایا کہ: کیا میں (ہی) تمہیں یہ نہ بتا دوں کہ تم میں سے زیادہ طاقت اور قوی کون ہے؟
کہنے لگے: ہاں خدا کے رسول ارشاد فرمائیے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے زیادہ قوی اور طاقت ور وہ ہے کہ جب خوش ہو تو اسکی خوشی اسے کسی گناہ اور غلط بات کی طرف نہ لجائے، ناراض ہو تو اس کا غصہ اس کی زبان سے ناسخ بات نہ نکلوا دے، اور اگر صامب اختیار ہو تو جو چیز اس کی نہیں ہے اسے کسی کو دینے نہ لگے۔

حسن سلوک

روی الحسن بن محبوب، عن أبي ولاد المختلط قال: سألت ابا عبد الله الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام عن قول الله عز وجل: وبالوالدين احسانا ما هذا الاحسان؟ فقال: الاحسان ان تحسن صحبتهما، وان يكلفا ان ليسا لأك عن شيئا مما يحتاجان اليه ان كان مستغنيين، ان الله عز وجل يقول: (لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحببون)۔ ثم قال عليه السلام: (إِذَا يَبْتَغُنَّ عِنْدَكَ الْكِبْرَ أَخَذَهُمَا أَوْ كَلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا وَقُلْ لَهُمَا كَرِيهًا وَالْعَمَلُ الْكَرِيمُ ان تقول لهم غفر الله لكافداً لك منك قول كريم وانفض لهما جناح الذل من الرحمة، وهو ان لا تتلأ عينيك من النظر إليهما۔ و تنظر إليهما برحمة وزانة، وأن لا تفرح صوتك ان ولدتن لهما - ان أضجراك - ولا تنفسهما - ان فسر بأك -

۹

حسن بن محبوب سے منقول ہے... راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ: وبالوالدین احساناً (ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو)۔ یہ حسن سلوک کیا ہے؟ امام نے فرمایا کہ: ان کی اچھی طرح دیکھو مجال کرو، جن چیزوں کی انہیں ضرورت (ہوتی ہے) ان کے بارے میں انہیں زبان سے نہ کہتا پڑے، بلکہ خود ہی سچو داری سے کام لے کر انکی ضروریات پوری کر دو، چاہے وہ مستغنی کیوں نہ ہوں۔

خداوند عالم کا ارشاد ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ (تجیب تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرؤ گر ممالائی نہیں پاسکتے)
پھر فرمایا:

(ماں باپ کے حقوق کے سلسلے میں آیت میں آگے چل کر ارشاد قدرت ہے:

اَمَّا بَلِّغُنْ عِنْدَكَ الْكِبْرَ اخذْهُمَا وَاكْلَاهُمَا فَلَا تَقْلُ لِيْمَا اَنْفِ وَلَا تَنْفِرْهُمَا اَلْاَكْرَانَ مِیْن
سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو ان سے کسی بات پر افس نہ کہنا۔
اور نہ سختی سے بات نہ کرنا۔

آگے چل کر ارشاد قدرت ہے: قُلْ لِيْمَا قَوْلَا كَرِيْمًا (ان سے شائستہ بات کرنا)

ارشاد قدرت ہے: وَاخْفِضْ لِيْمَا جَنَاحَ الذَّلِیْلِ مِنَ الرِّحْمَةِ (ان کے سامنے بازوئے
اطاعت کو رحمدلی کے ساتھ جھکائے رکھنا)

(امام نے فرمایا):۔ انہیں آنکھیں پھاڑ کر مت دیکھنا بلکہ شفقت و محبت کی نگاہ سے دیکھنا۔ اپنی
آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ ہونے دینا کوئی کام انجام دیتے وقت، اپنا ہاتھ بھی ان کے ہاتھ سے
نیچے رکھنا اور (چلتے وقت) ان سے قدم آگے نہ بڑھانا۔

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ

رَوَى الْمُحْسِنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَابِدِ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِي
حَمْرَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
أَلَا إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحْسَنُكُمْ عَمَلًا. وَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ حَظًّا أَغْظَمَكُمْ
فِيهِمَا عِنْدَ اللَّهِ رَعِيْبًا. وَإِنَّ أَضْحَى النَّاسِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَشَدُّهُمْ لَلَّهِ خَشْيَةً. وَإِنَّ
أَقْرَبَكُمْ إِلَى اللَّهِ أَوْسَعُكُمْ خُلُقًا. وَإِنَّ أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَسْبَغُكُمْ عَلَى عِيَالِهِ. وَإِنَّ
أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَفْقَاكُمْ۔

ابوحزہ شمالی کی روایت ہے: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے:

یاد رکھو — خداوندِ عالم کی بارگاہ میں، تم سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو۔
 خدا کی بارگاہ میں، تم میں سے اس شخص کا سب سے بڑا حصہ ہے جس نے خدا سے سب سے زیادہ امید رکھی ہو۔
 عذاب سے زیادہ چھٹکارہ اسے نصیب ہوگا، جو خوفِ خدا سے زیادہ رکھتا ہو۔
 اللہ سے سب سے زیادہ قریب، تم میں سے وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق سب سے وسیع ہو۔
 اور تم میں سے، خداوندِ عالم سے زیادہ خوش اُس سے ہوگا، جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ سب سے زیادہ
 فیاضی کرے۔

اور پیش پروردگار تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے، جس کا تقویٰ سب سے زیادہ ہو۔

حق بستگی

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ مَجُوبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى
 بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ وَلَدِهِ: يَا بَنِيَّ، أَيُّكَ أَنْ يَرَاكَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَعْصِيَةٍ خَيْرٌ مِنْكَ عِنَّمَا، وَأَيُّكَ أَنْ يَقْتَدِرَكَ اللَّهُ سَالِي عِنْدَ
 طَاعَةِ أَمْرِكَ بِهَا، وَعَلَيْكَ بِالْجِدِّ، وَلَا تَغْرِبْ جَنِّ نَفْسِكَ عَنِ الْقَعْمِيزِ مِنْ عِبَادَةِ
 اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعِيدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ
 وَأَيُّكَ وَالْمَنَاحِ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ بِنُورِ إِيْمَانِكَ وَيَسْتَجِفُّ بِمُؤَدَّتِكَ، وَأَيُّكَ
 وَالْكَسَلِ وَالضَّجِيرِ فَإِنَّهُمَا يَسْتَعَاكَ حَقَّتْكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

سعد بن ابی خلف کی روایت ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے مسمیٰ فرزند
 کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”اے نو نگر۔ کبھی ایسا نہ ہو کہ خداوندِ عالم تمہیں کسی ایسے گناہ کا مرتجب ہوتے ہوئے

دیکھے جس سے اس نے منع کیا ہے، اور کسی ایسی اطاعت سے غیر حاضر پائے جس کا اس نے حکم دیا ہے، پوری سنجیدگی سے اس بات پر غور کرو اور ہمیشہ یہی سمجھو کہ اس کی عبادت میں کوتاہی ہوتی ہے، کیونکہ خدا دنیہ عالم کی عبادت کا پورا حق کہاں ادا ہوسکتا ہے۔

بیجا مذاق سے پرہیز کرنا کیونکہ اس سے ایمان کا اور رخصت ہوجاتا ہے اور انسان کی شخصیت میں ہلکا پن پیدا ہوتا ہے۔ اور دیکھو کہ تمہارے اندر سستی یا پڑ پڑا پن پیدا نہو، کیونکہ یہ چیزیں تمہیں دنیا و آخرت کے منافع سے روک دیں گی۔

دنیا کی حالت

رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
الدُّنْيَا طَالِبَةٌ وَمَطْلُوبَةٌ، فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَهُ الْمَوْتُ حَتَّى يُخْرِجَهُ مِنْهَا،
وَمَنْ طَلَبَ الآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا، حَتَّى تُوفِّيَهُ رِزْقَهُ.

ہشام بن سالم کی روایت کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:
”دنیا طالب بھی ہے، مطلوب بھی۔ تو جو شخص دنیا میں پڑ جائے، موت اس کی طلبگار بن جاتی ہے، یہاں تک کہ اُسے دنیا سے نکال دیتی ہے۔ اور جو آخرت کا طلب گار ہو دنیا اُسے ڈھونڈتی ہوئی اس کے پاس پہنچ جاتی ہے، یہاں تک کہ اُسے اس کا پورا رزق مل جائے۔“

مشورہ کے اصول

رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا
عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، عَنِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لِعَلِيِّ: يَا عَلِيُّ! لَا تَشَاوِرَنَّ جِبَانًا فَإِنَّهُ يَفْتِنُكَ، عَلَيْكَ الْمَخْرَجُ، وَلَا تَشَاوِرَنَّ حَيْلًا فَإِنَّهُ يَفْتِنُكَ
عَنْ عَائِكَ، وَلَا تَشَاوِرَنَّ حَرْصِيًّا فَإِنَّهُ يُؤَيِّنُكَ لَكَ شَوْهَا. وَأَعْلَمُ أَنَّ الْجَبْنَ وَالْبَخْلَ وَالْحِرْصَ
غَرِيزَةٌ يَجْمَعُهَا سُوءُ الظَّنِّ.

حضور اکرمؐ نے جناب امیر سے فرمایا:

اے علیؓ۔ ہزدل سے مشورہ نہ کرنا در نہ وہ تمہارے لئے راستہ تنگ کر دے گا۔
نجیل سے مشورہ نہ کرنا، ورنہ تمہیں مقصد تک پہنچنے سے روک دے گا،
اور کسی لالچی سے مشورہ نہ کرنا، ورنہ بُرائی کو بھی آراستہ کر کے پیش کرے گا۔
یاد رکھو کہ: ہزدلی، کجھوسی اور لالچ ایسی صفات ہیں، جن کو یہ گمانی بچا کرتی ہے۔



پرہیز گاری کا شرف

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ مَخْبُوبٍ، عَنِ الْفَيْثِمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ جَنْفَرًا
بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:
مَنْ أَخْرَجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ دَوْلِ الْمَعَاصِي إِلَى عِزَّةِ السَّقْوَى أَعْطَاهُ اللَّهُ بِلَاهِمَالٍ
وَعَزَّةً بِلَا عَشِيْرَةٍ، وَالسَّهْلَ بِلَا أُنْيَسٍ، وَمَنْ خَافَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ
كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَافَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَنْ رَضِيَ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرَّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْعَمَلِ، وَمَنْ
لَمْ يَسْتَسِحْ مِنْ طَلَبِ السَّعَاشِ خَفَّتْ مَوْفِقَتُهُ وَتَعَمَّ أَهْلُهُ، وَمَنْ زَهَّدَ فِي الدُّنْيَا
أَثَبَتْ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ، وَأَنْطَقَ بِهَا سَانَهُ، وَوَجَّهَتْ عَيْنَيْهِ الدُّنْيَا وَارَهَا
وَدَوَّاهَا، وَأَخْرَجَتْهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى ذُرِّ السَّلَامِ.



جس شخص کو خداوند عالم نے گناہوں کی ذلت سے نکال کر پرہیز گاری کی عزت سے سرفراز
کر دیا اُسے (در حقیقت) مال کے بغیر تو بخیر، خاندان کے بغیر معزز، اور کسی بونس و نغوار کے
بغیر انیس دہرہ د عطا کر دیا۔

جو شخص خدا سے ڈر رہو، خداوند عالم ہر چیز کے اندر اُس کا خوف ڈال دیتا ہے اور جو

خدا سے نہ ڈرے، اسے خدا ہر ایک سے ڈرائے گا۔

جو شخص خداوند عالم کے عطا کردہ مختصر رزق پر راضی ہو، خدا اس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہوگا۔ جو شخص کسبِ معاش سے نہ ہچکچائے، اُس کا بوجھ آسان، اور اُس کے گھر والے خوشحال ہوتے ہیں۔ اور جو دنیا میں زہرا اختیار کرے، خداوند عالم اُس کے قلب میں محبت کو راسخ کر دیتا ہے۔ اُسکی زبان پر اُسے جاری کر دیتا ہے، دنیا کے عیوب، اُس کے مرض اور علاج سے باخبر کر دیتا ہے، اور اُسے دنیا سے نکلنے کے بعد سلامتی کے ساتھ دارالسلام میں جگہ عطا فرماتا ہے۔

صبر کی اہمیت

رَوَى أَبُو حَمْرَةَ الثَّمَالِيُّ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا خَفَوْتُ ابْنِي عَلَيْهِ إِسْلَامًا
أَوْ فَاقَةً ضَمَمَنِي إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي إِصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا أَوْ فِتْنًا
إِنَّكَ أَجْرُكَ بغير حساب۔

(ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:

”جب میرے پر بزرگوار کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا:

بیٹے۔ حق کے معاملے میں صبر کرتے رہنا، اگر پیر تلخ ہو (کیونکہ اس سے) تمہیں بے حساب اجر عطا کیا جائے گا۔



لغس کی عداوت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْثُمٍ قَالَ الصَّيَاقِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَنْ خَلَّ: اجْعَلْ قَلْبَكَ
قَرِينًا تَرَاوُلُهُ وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَاللَّاهُ تَتَّبِعُهُ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تَجَاهِدُهُ وَاجْعَلْ
مَالَكَ كَعَارِيَةِ تَرُدُّهَا۔

عبداللہ بن یغفور کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا:
 "اپنے قلب و دماغ کو اپنا ساتھی قرار دو۔ اور اُس کی طرف آمد و رفت رکھو۔ اپنے عمل کو
 اپنا وال قرار دیکر اُس کا اتھاں کر دو، اپنے نفس کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کے ساتھ باوکرو اور اپنے مال و عورت سب کو اس کے خلاف سمجھا دو۔"

حضور اکرم کی بعض نصیحتیں

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْبَاهَلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
 أَنِّي رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْئًا. فَقَالَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: عَلَيْكَ بِالْيَأْسِ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَإِنَّهُ الْغَنَى الْحَاضِرُ.
 قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ.

فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِيَّاكَ وَالطَّمَعُ فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ.
 قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ.

فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهُ، فَإِنَّ يَكْ خَيْرًا
 أَوْ رُشْدًا أَتَّبِعُهُ، وَإِنْ يَكْ شَأْمًا أَوْ غِيَا تَرَكْتَهُ.

حضور اکرم کے بعض نصائح

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:-
 ایک شخص نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درخواست کی کہ مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔
 تو آنحضرت نے فرمایا:

لوگوں کے اختیار میں جو کچھ ہے اُس کی تمنا دل سے نکال دو (تو سمجھو کہ تو نگر می حاضر ہو گئی۔
 اُس نے کہا "خدا کے رسول کچھ افسر مایے۔"

فرمایا: کبھی لاپس نہ کرنا۔ کیونکہ یہ وہ محتاجی ہے (جو گویا) اس پر سوار ہے۔

اُس نے کہا "خدا کے رسول، مزید فرمائیے،"

ارشاد ہوا:- جب کسی کام کا ارادہ تو اُسکے انجام کو سوچو۔ اگر اُس میں راستی و بھلائی

ہو تو اس کو غسل میں لانا اور اگر اس کا انجام بر اور نامناسب ہو تو اسے ترک کر دینا۔

عفت و پاک دامنی

رَوَى الْحَكِيمُ بْنُ سَيِّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:

مَنْ خَلَا بِذَنْبٍ فَرَأَى اللَّهَ تَعَالَى ذَكَرَهُ فِيهِ، وَاسْتَجَى مِنَ الْحَفِظَةِ غُفْرَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ لَهُ جَنِيحٌ ذُلُوبِهِ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ ذُلُوبِ الْمُقَلِّينَ.

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

”جس شخص کو تنہائی میں گناہ کا موقع ملے، لیکن وہ خدا کو یاد کر کے اور دونوں کانڈھوں پر مقرر فرشتوں سے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے (اُس گناہ سے) اپنا دامن بچالے تو خداوندِ عالم اُس کے باقی سارے گناہ بھی معاف کر دے گا، چاہے وہ جہن دانس کے گناہوں کے برابر ہوں۔“

و

مومن کے حالات

رَوَى الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ الصَّبَّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ
الْبَزْزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ ابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ،
عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْخَيْبِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَتِ النَّوَالِ
وَكَانَ مُؤْمِنًا أَعَاذَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ضَعْفَةِ الْقَبْرِ وَقَبْلِ شَفَاعَتِهِ فِي مِثْلِ
رَبِيعَةَ وَمُضَيَّرٍ

وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ السَّبْتِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَجِيعِ اللَّهُ بَنِيَّةً وَبَيْنَ الْيَهُودِ فِي
النَّارِ أَبَدًا.

وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاَحَدِ مِنَ السُّمُوْمِ مِنْ اَجْمَعِ اللهُ بِنَيْتِهِ وَبَيْنَ النَّصَارَى فِي التَّارِ اَبَدًا وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاَوْثَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ — لَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِنَيْتِهِ وَبَيْنَ اَعْدَائِهِ مِنْ بَنِي اُمَّيَّةٍ فِي الشَّارِبِ اَبَدًا وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَمَوَّعَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَمَاتَ فِي الرَّبِيعِ اِلَهٍ عَلِيٍّ وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَاهُ اللهُ تَعَالَى مَحْسُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَعَدَهُ بِمَجَارِيَتِهِ وَاحْلَاهُ زَارِ الْمَقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمْسُهُ فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمْسُهُ فِيهَا غُوبٌ. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ عَلٰى اَيِّ الْحَالَاتِ مَاتَ، وَفِي اَيِّ يَوْمٍ وَسَاعَةٍ قَبِضَ، فَهُوَ صِدْقٌ شَهِيْدٌ. وَلَقَدْ سَمِعْتُ جِبِّي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ الْمُوْمِنَ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا وَعَلَيْهِ مِثْلُ ذُو الْبَلْحَلِ الَّذِي كَانَ الْمَوْتُ كَقَدَاةٍ لَبَتَلَكَ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ «لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ» بِاِحْلَاسٍ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الشِّرْكِ. وَمَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا لِيُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَهَنَّمَ. ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْاَيَّةَ: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْزُبُ عَنْ اَشْرَافِ الْاَشْرَافِ شَيْئًا مَّا ذُوْنَ ذٰلِكَ لَمِنْ اَشْرَافٍ مِنْ شَيْعَتِكَ وَمُعْتَبِكَ يَا عَلِيُّ).

قال امير المؤمنين عليه السلام: قلت: يا رسول الله! هذه الشيعة؟

قال: اي ذريتي ائمة لشيدتك و انهم ليخرجون يوم اقامة من قبورهم وهم يقولون لا اله الا الله محمداً رسول الله، علي بن ابي طالب حجة الله فيقولون جليل خضر من الجنة، واكليل من الجنة، وديجان من الجنة، ووجائب من الجنة، فيلبس كل واحد منهم حلّة خضراء، ويوضع على راسه تاج الملك واكليل الكرامة، ثم يركبون الدجائب فتطير بهم الى الجنة، لا يحزن نعم الفروع الاكبر تلتاقهم الملائكة هذا يومكم الذي كنتم توعدون).

جناب امیر سے منقول ہے کہ: جس شخص کا انتقال پنجشنبہ کے دن زوال آفتاب سے جمعہ کے دن زوال آفتاب تک کسی وقت ہو — اسے خداوند عالم فشاہ قبر سے

محفوظ رکھتا ہے اور وسیعہ و مقرر کے قبیلوں کے مانند اس کی سفارش قبول کرتا ہے۔
 اور مومنین میں جو شخص شنبہ کے دن دنیا سے رخصت ہو اُسے خدا یہودیوں کے ساتھ جنہم میں بچا نہیں رکھے گا۔
 اور جو مومن بچشنبہ کو دنیا سے رخصت ہو خداوندِ عالم اُسے جنہم میں عیسائیوں کے ساتھ بچا نہیں کرے گا۔
 اور جس مومن کا دوسرے شنبہ کو انتقال ہو، پروردگار عالم اسے ہمارے دشمن بنی امیہ کے ساتھ کبھی بچا نہیں کرے گا۔

اور جس مومن کی رحلت منگل کے دن ہو، خداوندِ عالم اُسے رفیقِ اصلی میں ہمارے ساتھ محشور کرے گا
 اور جس مومن کا انتقال بدھ کے دن ہو، اُسے خداوندِ عالم قیامت کے دن کی نحوست سے بچائے گا،
 اُسے اپنے جو اہل کی سعادت عطا کرے گا۔ اور اپنے فضل کی سبکداری کے ساتھ جہاں نہ اُسے تھکن کا سامنا
 کرنا ہوگا، نہ کسی قسم کی پریشانی ہوگی۔
 اس کے بعد فرمایا:

”مومن جس حالت میں بھی انتقال کرے اور جس دن یا جس ساعت دنیا سے رخصت ہو مدلیق و
 شہید بنے اور میں نے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
 اگر کوئی مومن اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ اُس کے ذمہ اہل زمین جیسے گناہ ہوں تو اسکی موت
 ہی اُن گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔
 پھر فرمایا کہ:

”جو شخص غلوں دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے (خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے) وہ شرک سے
 پاک ہے اور جو شخص اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اُس نے شرک کیا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔
 اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی:

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء (خدا اس بات کو معاف نہیں
 کرے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے، اس کے علاوہ جو گناہ ہوں گے، اے علی تمہارے شیعوں
 اور جمہوں میں سے جسے چاہے گا معاف کر دے گا۔

امیر المؤمنین نے کہا: "اے خدا کے رسول! — یہ فضل و کرم ہے ہمارے شیعوں کیلئے؛
 اے تحفہ نے فرمایا:

میرے پروردگار کی قسم۔ (یہ فضل و کرم) تمہارے شیعوں کے لئے ہے، وہ لوگ قیامت میں اپنی
 قبروں سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لِبِحْجَةِ اللَّهِ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، علی بن ابی طالب تجت خدا ہیں،
 سپہر انہیں جنت کے سبز لباس پہنانے جائیں گے جنت کے تاج بہشت کی کلغیاں اور سواری کے
 جانور دیتے جائیں گے۔ تو ان میں سے ہر ایک وہ سبز لباس پہن لے گا، سر پر شاہانہ تاج بجا
 دیا جائے گا، کلغیاں لگا دی جائیں گی اور (دہاں کی مخصوص) سواروں میں بیٹھ کر وہ لوگ جنت کی
 طرف پرواز کر جائیں گے۔

(ارشاد قدرت ہے)؛

لَا يَخْزِيَنَّهُمُ الْفَوْجُ الْكَبِيرُ وَتَلَقَّاهُمْ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (قیامت کا
 بڑا خوف ان لوگوں کو غمزدہ نہیں کرے گا، فرشتے ان سے ملاقات کریں گے اور خوشخبری سنائیں گے
 کہ)؛ یہی وہ دن ہے جس کا (وینا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا)

خوش اخلاقی

وَسِئَلُ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَ الْخَلْقِ؟ قَالَ: تَمَلِّينِ جَانِبَكَ الْيُسْبِي
 كَلَامَكَ، وَتَلْفِي أَخَاكَ بِبَشِيْحَسَنِ.

وَسِئَلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أَحَدُ السَّخَاءِ؟ قَالَ: تُخْرِجُ مِنْ مَالِكَ الْحَقُّ الَّذِي
 أَوْجَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ فَنَضَعَهُ فِي مَوْضِعِهِ.

مام جعفر صادق سے دریافت کیا گیا کہ حسن اخلاق کا معیار کیا ہے۔ تو فرمایا۔

(لوگوں سے) نرمی سے پیشیں آؤ، گفتگو (شائستہ اور) پاکیزہ کرو اور براؤں (من) سے خندہ پیشانی سے ملو۔
دریافت کیا گیا: سخاوت کی حد کیا ہے؟۔ تو فرمایا:
اپنے مال سے وہ حق نکال دو، جو خداوندِ عالم نے تم پر واجب قرار دیا ہے اور اُسے صحیح جگہ تک
پہنچا دو۔

راہِ خدا میں انفاق

وَرَوَى كَيْقُوبُ بْنُ يَزِيدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ السِّمْعِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي
حَمَزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْفَقْرُ وَالْفَقْرَانُ بِالْخَلْفِ،
: وَأَعْلَمُ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ طَاعَةِ اللَّهِ ابْتِغَاءً لِلدُّنْيَا بَلَى، وَمَنْ لَمْ يَمَسْ فِي
حَاجَتِهِ وَلِيَّ اللَّهِ ابْتِغَاءً لِلدُّنْيَا بَلَى وَحَلَّ.

حسین بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
(راہِ خدا میں) خرچ کرو، اور اس کے عوض کا یقین رکھو اور سمجھ لو کہ جو شخص خدا کی اطاعت میں خرچ
نہیں کرے گا وہ کسی اسی آزمائش میں پڑ سکتا ہے کہ نافرمانی کی راہوں میں مال خرچ کر دے
جو شخص مال کے کسی دوستدار کی حاجت کو پورا کرنے کیلئے قدم نہیں اٹھائے گا وہ اسی آزمائش میں پڑ سکتا
ہے کہ کسی دین کی حاجت کے لئے قدم اٹھائے۔

صبر و یقین

وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ
بِْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ:
أَهْدَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْلَةً أَهْدَى أَهَالَهُ كَسْرِي أَوْ قَيْصَرًا
فَرَكِبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِحِلِّ مِنْ شِعْرِ قَارِؤِ قَبِي خَلْفَهُ، ثُمَّ قَالَ لِي:
يَا غُلَامُ، اخْفِظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، وَاخْفِظِ اللَّهَ تَحْفَظْهُ أَمَّا مَكَ، فَعَرَفَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فِي الرَّحَاءِ مَيِّعِرُ فُكِّ فِي السُّنْدَةِ إِذَا سَأَلْتَ فَأَسْأَلَ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَأَسْتَعِنَ بِاللَّهِ
عَنْ دَجَلٍ مُّضَى الْقَامِ بِمَا هُوَ كَابِتٌ، فَلَوْ جَعَدَ النَّاسُ أَنْ يَفْعَلَكَ بِأَمْرِ لَمْ يَكُنْهُ اللَّهُ لَكَ لَمْ يَلْمِزْهُ عَلَيْهِ
وَلَوْ جَعَدَ أَنْ لَيْفُزَ ذَلِكَ بِأَمْرِ لَمْ يَكُنْهُ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَلْمِزْهُ دَا عَلَيْهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ
تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ وَالْيَقِينِ فَانْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ فَإِنَّ فِي الصَّبْرِ مَا تَكْرَهُ خَيْرٌ أَكْثَرًا
وَاعْلَمْ أَنَّ النَّفْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرْجَ مَعَ الْكُرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ لَيْسَرًا، إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
لَيْسَرًا.

فضل بن عباس سے منقول ہے :

کسری یا قیصر کی طرز سے حضور اکرم کے پاس تحفے کے طور پر ایک ٹچر آیا، جس پر آپ سوار ہوئے
اور مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔

”ما جزاؤے - اللہ کو یاد رکھو۔ وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

اللہ کو یاد رکھو۔ تم اسے (گویا) اپنے سامنے پاؤ گے۔

خوشحالی میں اللہ کو پہچانو تو وہ (تمہاری) برصالی کے زمانہ میں (بھی) تمہیں یاد رکھے گا۔

جب کچھ مانگتا ہو تو خدا سے مانگنا۔ اور مدد کی درخواست کرنی ہر تو اسی سے کرنا، قلم تقییر
اپنا کام کر چکا ہے، اب اگر لوگ کوشش بھی کریں کہ تمہیں کوئی ایسا فائدہ پہنچائیں جو خداوند عالم نے
تمہارے لئے نہیں رکھا ہے، تو وہ لوگ (کچھ) نہیں کر سکیں گے، اور اگر وہ لوگ اس بات کی سعی کریں کہ
تمہیں کوئی ایسا نقصان پہنچائیں جو خداوند عالم نے تمہارے لئے نہیں رکھا ہے، تو وہ لوگ ایسا نہیں
کر سکیں گے۔

اگر تم سے یہ ہو سکے کہ صبر کے ساتھ یقین کے مطابق عمل کرو، تو ایسا ہی کرنا، اور اگر ایسا نہ کر سکو تو
بھی صبر (ضرور) کرنا، کیونکہ ناپسندہ باتوں پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے۔

اور یاد رکھنا کہ صبر کے ساتھ (خدا کی) نصرت ہے، پریشانی کے بعد خوشحالی ہے، بیشک مشکل

کے ساتھ آسانی اور دشواری کے ساتھ سہولت ہے۔



عالم طفولت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:
إِذَا وَجَّحَ الْوَالِدُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ صَارَ وَجْهَهُ قَبْلَ نَظَرِ أُمِّهِ، إِنْ كَانَ ذَكَرَ، وَإِنْ
كَانَتْ أَنْثَى صَارَ وَجْهَهَا قَبْلَ بَطْنِ أُمِّهَا، وَيَدَاهُ عَلَى وَجْهَيْهِ، وَذَقْنَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ
كَفَيْئَةِ الْحَزْنِ الْمَهْمُومِ. فَصُوكَ السُّفْرُورُ سِنُوطًا بِسَعَاءٍ مِنْ مَمَرَّتِيهِ إِلَى نِسَاءِ أُمَّهِ.
فَبِتِلْكَ النَّسَاءِ لِيَعْتَدِي مِنْ طَعَامِ أُمَّهِ وَتَوَلَّى بِمَا إِلَى الْوَقْتِ الْمَقْدَرِ لِوَلَادَتِهِ، فَبِعَثَّ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا فَيَكْتُبُ عَلَى جَهَنَّتِهِ شَيْئًا أَوْ سَعِيدًا، مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ، عَتِيٌّ أَوْ فَقِيرٌ
وَيَكْتُبُ أَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَسُقْمَهُ وَصِحَّتَهُ، فَإِذَا انْقَطَعَ الرَّزْقُ الْمَقْدَرُ لَهُ مِنْ سُرَّةِ
أُمَّهِ زَجَرَهُ الْمَلَكُ فَأَقْلَبَ جِزْمًا مِنَ الرَّجْمَةِ، وَصَارَ رَأْسُهُ قَبْلَ الْمَخْرُوجِ. فَإِذَا
وَجَّحَ إِلَى الْأَرْضِ وَجَّحَ إِلَى قَوْلِ عَظِيمٍ ذِي الْيَمِّ، إِنْ أَصَابَتْهُ رِيحٌ أَوْ مَسَّقَتْهُ أَوْ مَسَّتْهُ يَدٌ وَجَدَ ذَلِكَ
مِنَ الْأَلِيمِ مَا وَجَدَهُ الْمَسْلُوكُ عَنْهُ جِلْدَهُ. يَجُوعُ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْإِسْتِطْعَامِ وَلَا يَطْمَسُ
فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْإِسْتِنْقَاءِ، وَيَسُوحُّ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْإِسْتِنَاعَةِ.

فَيُوكِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِرُحْمَتِهِ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِ، وَالْمَحَبَّةِ لَهُ أُمَّهُ فَتَقْبِلُهُ
الْحَرُّ وَالْبُرْدُ بِنَفْسِمَا، وَتَكَوُّنُهُ بِرُفْعِمَا، وَتَصْبِرُ مِنَ التَّعَطُّفِ عَلَيْهِ بِجَالٍ لِأَسْبَابِ
أَنْ تَجُوعَ إِذَا سَبَحَ، وَتَطْمَسَ إِذَا رَوَى، وَتَعَرَّى إِذَا كَسَى.

وَجَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرَهُ رِزْقَهُ فِي نَدْيِ أُمَّهِ فِي إِحْدَاهُمَا شَوَائِبُ فِي الْأُخْرَى
طَعَامُهُ وَحَتَّى إِذَا وَجَّحَ آثَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ بِمَا قَدَّرَ فِيهِ مِنْ رِزْقٍ.
فَإِذَا أَرَاكَ فَهَمَّهَ الْأَهْلَ وَالْمَالَ وَالشَّرَّ وَالْحُرْصَ. ثُمَّ هُوَ مَخْذُوكٌ بِمَعْرَضِ الْأَقَابِ
وَالنَّعَاهَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ مِنْ كُلِّ وَجْهِ، وَالْمَلَائِكَةُ مُصَدِّقَةٌ وَشَرِيحَةٌ، وَالشَّيَاطِينُ

تُضَلُّهُ وَتُغْرِبِيهِ، فَهُوَ هَالِكٌ، إِلَّا أَنْ يَنْجِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

وَقَدْ ذَكَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي مَقَامِهِ كِتَابِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكُنُوزًا الْعِظَامِ
لِحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْغَافِقِينَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ
لَنَبِيِّونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَبْعُونَ

قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: تَقَلُّتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَحَالُنَا فَكَيْفَ حَالُكَ
وَحَالِ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَكَ فِي الْوِلَايَةِ؟

فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ:

يَا جَابِرُ، لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ أَمْرِ جَسِيمٍ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ:
إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْأَوْصِيَاءَ مَخْلُوقُونَ مِنْ نُورِ عِظْمَةِ اللَّهِ حَيْثُ شَاءَهُ، يُوَجِّعُ اللَّهُ أَوْلَادَهُمْ
أَضْلَابًا طَيِّبَةً، وَأَرْحَامًا طَاهِرَةً، يَحْفَظُهَا بِمَلَائِكَةٍ، وَيُمِيزُ بَيْنَهَا بِحُكْمَتِهِ، وَيَغْفِرُ دَهَا بِلِسَانِهِ.
فَأَمْرُهُمْ عَجَلٌ عَنِ أَنْ يُوصَفَ، وَأَخْوَالُهُمْ يَدِيٌّ عَنِ أَنْ يُعْلَمَ لِأَنَّهُمْ يُخَوِّمُونَ اللَّهَ فِي
أَنْصِبِهِ، وَأَعْلَامُهُ فِي بَرِيئَتِهِ، وَخُلَافَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ، وَأَوْلَادُهُ فِي بِلَادِهِ، وَحُجُجُهُ فِي خَلْقِهِ.
يَا جَابِرُ، هَذَا مِنْ مَكْرُوبِ الْعَالَمِ وَمَخْرُوبِهِ فَالْكُفْمَةُ إِلَّا مِنْ أَهْلِهَا.

جناب جابر کی روایت آنحضرت سے منقول ہے کہ:

ماں کے شکم میں بچہ اگر مڑ کر ہو تو اس کا چہرہ ماں کی پشت کی طرف اور منہ ہو تو اس کا چہرہ
ماں کے شکم کی طرف ہوتا ہے۔

بچے کے ہاتھ اس کی کپٹی کی طرف اور ٹھنڈی گھٹنوں کی طرف ہوتی ہے اور نمرودہ انسان کی طرح
سکڑا ہوا رہتا ہے... آنٹوں کے ذریعے سے اُسے رزق ملتا ہے۔

ایک مدت تک وہ اسی طرح کھاتا پیتا ہے؛ یہاں تک کہ ولادت کا وقت آجائے۔
 پھر خداوندِ عالم ایک فرشتے کو بھیجتا ہے....
 ...جب وہ بچہ دنیا میں آتا ہے تو...

اگر تیز ہو چلے، کوئی سختی پیش آئے، یا کوئی ہاتھ اُسے پھونے تو اسے تکلیف پہنچتی ہے۔
 (اس وقت) اگر بھوک لگے تو کھانا نہیں مانگ سکتا، پیاسا ہو تو پانی نہیں طلب کر سکتا، کسی تکلیف
 میں ہو تو کسی کو مدد کیلئے نہیں پکار سکتا۔
 مگر خداوندِ عالم اُس کی ماں کے دل میں اُس کیلئے مہربانی اور شفقت ڈال دیتا ہے جو اسے سردی
 گرمی سے بچاتی ہے، اس پر جان فدا کرنے کو تیار ہو جاتی ہے اور بچے کی الفت میں اس کی یہ حالت
 ہو جاتی ہے کہ:

’بچہ شکم سیر ہو تو اُسے اپنی بھوک کی وہ سیراب ہو جائے تو اپنی پیاس کی... پرواہ نہیں رہتی۔
 خداوندِ عالم نے ماں کے دودھ کو ہی بچے کا کھانا پانی قرار دیا ہے... روزانہ جتنی غذا کی اسے ضرورت
 ہو قدرت کے لطف و کرم سے مل جاتی ہے... یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے تو (دفعہ دفعہ) بہت
 سی باتیں اسے سمجھاتا ہے۔

اُس کے ساتھ ہی وہ آفات و بلیات اور ہر طرف سے سوارِ ضعیف کی آماجگاہ رہتا ہے، فرشتوں کے ذریعے
 سے، اس کی ہر ایت و رہنمائی (کا سامان کیا جاتا، ہے شیطان اُسے گمراہ کرنے اور بہکانے میں لگاتا
 ہے اور اگر خداوندِ بچائے تو ہلاک ہو کر رہ جائے۔

قرآن مجید میں خالق کائنات نے انسان (کی خلقت) کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ - ثُمَّ جَعَلْنَا نُطْفَةَ فِي
 قَرَارٍ مَكِينٍ. ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً، وَخَلَقْنَا
 الْمُضْغَةَ عِظَامًا، فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا، ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ،
 فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر اسے لطف بنا کر ایک محفوظ جگہ میں قرار دیا۔ پھر لطف کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھرے کو گوشت کا ٹکڑا بنا دیا، پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنا دیا۔

پھر اُسے دوسری بنا ڈال دی۔ یا بركت ہے اللہ جو سب بہتر پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو، پھر بلاشبہ تم لوگ قیامت میں دوبارہ اٹھائے جاؤ گے (سورہ مؤمنون آیت ۱۲ تا ۱۶)

جناب جاؤ کہتے ہیں کریں نے عرض کیا۔

”اے خدا کے رسول!۔ یہ تو ہماری حالت ہے (جو آپ نے بیان فرمائی) آپ اور آپ کے اوصیاء کی کیفیت کیا ہے؟“

یہ سن کر آنحضرتؐ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا:

”اے جابر! تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے، جس کے رموز کو وہی برداشت کر سکتا ہے جسے خدا کی طرف سے علم و دانش کا، وافر حصہ ملا ہو۔“

انبیاء اور اوصیاء خداوندِ عالم کے نورِ عظمت سے پیدا ہوتے ہیں۔

پیر و دروگاہِ عالم ان کے انوار کو پاکیزہ اصلا ب اور طاہر ارحام کے سپرد کرتا ہے۔ فرشتے ان کی صفات کرتے ہیں۔

خداوندِ عالم اپنی حکمت اُن کو آراستہ کرتا ہے اور اپنے علم سے سرفراز کرتا ہے۔

لہذا ان کا معاملہ تعریف و توصیف سے بلند ہے، اور ان کے حالات اتنے باریک ہیں جو عام

علم سے ماوراء ہیں۔

یہ لوگ (گویا) زمین پر خدا کے (ردش کئے ہوئے) ستارے ہیں، اسکی تخلیق کے نشان ہیں، بندوں کیلئے اللہ کے جانشین، اس کے شہروں میں نورِ خدا ہیں، مخلوقات کے لئے خدا کی حجت ہیں۔

اسے جاہل :-

یہ باتیں (جو تم کو بتائی ہیں) پویشیدہ علم اور قدرت کے (مخفی خزانے سے) تعلق رکھتی ہیں، تم بھی انھیں لوگوں سے پویشیدہ رکھنا سوائے ان لوگوں کے جو اس کے اہل ہوں۔



وَرَوَى الْمُفَضَّلُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ثَابِتِ التَّمَالِيِّ، عَنِ حَبَابَةَ الْوَالِبِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
سَمِعْتُ مَوْلَايَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ لَأَنْشَأَ الْمَسْكُوكُ
وَلَأَنَا كَلُّ الْحَبْرِيِّ، وَلَا نَسْجُحُ عَلَى الْخَفِيِّينَ، فَمَنْ كَانَ مِنْ شِيَعَتِنَا فَلْيَقْتَبِدْ بِنَا وَلَا يَسْتَنْتِ
بِسْتِنَانَا.

اتباعِ اہلبیت

جہاں والبیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
”ہم اہلبیت (یعنی میرے منہ نشہ آور چیزیں استعمال کرتے ہیں، مارا ہی نہیں کھاتے، اور
موزوں پر مسح نہیں کرتے... تو جو ہمارے شیعہ ہیں، وہ ہماری پیروی کریں، اور ہماری رَدش
کو اپنائیں۔“



حکمتِ آلِ داؤد

رَوَى حَسَّانُ بْنُ عَثْمَانَ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فِي حِكْمَةِ آلِ دَاؤُدَ:
يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ حَافِظًا لِلسَّائِبَةِ، عَارِفًا لِأَهْلِ زَمَانَتِهِ.

حسّان بن عثمان کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے:

”آلِ داؤد کی حکمت میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ:

”عقل مند آدمی کسی نئے ضروری ہے کہ اپنا لحاظ رکھے، اپنی زبان پر قابو رکھے، اور اپنے اہل زمانہ

کو پہچاننے والا ہو۔“

فلسفۂ احكام

رَوَى صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءُ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ
عَنْ زُرَّارَةَ عَنِ الصَّارِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:

الصَّنِيعَةُ لَا تَكُونُ صَنِيعَةً إِلَّا عِنْدَ ذِي حَسَبٍ أَوْ ذِي
الصَّلَاةِ قَرِيبَانِ كُلِّ لَقِي -
الْبُحْبُوحُ جَهَاذُ كُلِّ ضَعِيفٍ -
لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصِّيَامُ -
جَهَاذُ الْمَرْأَةِ حُنْنُ التَّبَعْلِ لِسَرِّ وَجْهِهَا -
اسْتَشْرَبُوا الزَّرْقَ بِالصَّدَقَةِ
مَنْ أَلْفَقَ بِالخَلْفِ جَارٍ بِالْعَطِيَّةِ -
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُنَزِّلُ الْمُعْتُونَ عَلَى قَدَرِ السُّؤُودَةِ -
حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ -
الْمَقْدِيرُ لِيُصَفِّ الْعَيْشَ -
مَا عَالَ أَمْرٌ إِذَا قَصِدَ -
قَلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارِينِ -
الدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَسْرٍ -
السُّؤُودُ لِيُصَفِّ الْعَقْلَ -
الْمَهْمُ لِيُصَفِّ الْقَلْبَ -
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُنَزِّلُ الصَّبْرَ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ -
مَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ حَبِطَ أُجْرُهُ -
مَنْ أَخْرَجَ وَالِدِيَهُ فَقَدَ عَقْمًا -

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ
كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ.

- - زرارہ کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:
- - حُسنِ سلوک کی قدر، عالی نسب اور دسیندار لوگ ہی کرتے ہیں۔
- - نماز، متقی و پرہیزگار انسان کی (بارگاہِ معبود میں) قربت کی نشانی ہے۔
- - حج - کمزور لوگوں کا جہاد ہے۔
- - ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے، بدن کی زکوٰۃ "روزہ" ہے۔
- - عورت کا جہاد: اپنے شوہر کے ساتھ اچھا طرزِ عمل ہے۔
- - صدقہ دے کر رزق (میں وسعت) طلب کرو۔
- - جسے عوض کا یقین ہو، وہ یقیناً داد و دہش سے کام لے گا۔
- - (انسان کے اوپر) جتنا بوجھ ہو، اُسی حساب سے خداوند عالم کی طرف سے مدد و نصرت شاملِ حال ہوتی ہے۔
- - زکوٰۃ کے ذریعہ سے اپنے مال کی حفاظت کرو۔
- - آدھی عشرت (تو) (اخراجات میں) میانہ روی سے ہے۔
- - جو اعدال سے چلے گا، کبھی تنگدست نہیں ہوگا۔
- - دوسہ ہولتوں میں سے ایک یہ ہے کہ (انسان پر) کم لوگوں کا خرچ واجب ہو۔
- - عمل کے بغیر دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے: کمان کے بغیر تیر۔
- - پچاس فیصد دانشمندی تو (لوگوں سے) انفت و محبت میں ہے۔
- - غم آدھا بڑھا پاپا ہے۔
- - جیسی مصیبت ہو، اُسی اعتبار سے خداوندِ عالم صبر عطا کرتا ہے۔
- - جو شخص مصیبت میں اپنی ران پٹینے لگے (وادیا چائے) — وہ اپنا ثواب

ضاح کرتا ہے۔

اور شخص اپنے ماں باپ کو رنج پہونچائے (گویا) اُس نے اپنے عاق ہونے کا سامان خود فراہم کر لیا۔

————— (اس کے بعد) —————

امام علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:

جس طرح خداوند عالم نے تمہارے لئے ذرّہ تقسیم کیا، اسی طرح اخلاق بھی تقسیم کرتا ہے (لہذا جس طرح روزی کی دعا مانگتے ہو، حسن اخلاق کی بھی دعا مانگو)



عقل، حیا - اور - دین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَبْطُ جَبْرِئِيلَ عَلَى آدَمَ فَقَالَ: يَا آدَمُ إِنِّي أُؤْتِيكَ الْخَيْرَ مِنْ خَيْرِ مَا أُؤْتِيكَ مِنْ ثَلَاثٍ فَأَخْتَرُ وَاحِدَةً وَدَخِ اثْنَيْنِ. فَقَالَ لَهُ: وَمَا تِلْكَ الثَّلَاثُ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ وَالذِّينُ. فَقَالَ آدَمُ غَائِبِي قَدْ اخْتَرْتُ الْعَقْلَ فَقَالَ جَبْرِئِيلُ الْحَيَاءُ وَالذِّينُ الصُّرُفُ فَادْعَاهُ. فَقَالَ: يَا جَبْرِئِيلُ إِنَّا أُمِرْنَا أَنْ نَكُونَ مَعَ الْعَقْلِ حَيْثُ كَانَ قَالَ: فَتَشَانُكُمَا، وَعَرَجِ

● ————— اصبح بن نباتہ کی روایت ہے: جناب امیر سے منقول ہے کہ:

جناب جبرئیلؑ حضرت آدمؑ کے پاس آئے اور کہا کہ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تین چیزوں کے درمیان آپ کو اختیار دوں، آپ ان میں سے کوئی ایک لے لیں، باقی دو کو چھوڑ دیں۔

پوچھا: وہ تین چیزیں کیا ہیں؟

کہا کہ: عقل - حیا - دین۔

حضرت آدمؑ نے کہا کہ: میں عقل کو اپنا تاہوں۔

حضرت جبرئیلؑ نے حیا اور دین سے کہا کہ تم دونوں جاؤ، تو ان کی طرف سے جواب آیا کہ:

ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جہاں غسل رہے وہیں ہم بھی رہیں۔
یہ سن کر جبریلؑ نے کہا: جیسی تم لوگوں کی مرضی۔ یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔



بے نتیجہ باتیں

عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
قَالَ: أُرْبَعُ يَذُوبُ بِنِضَاعِ، مَوْدَةٌ تُنْجِي مَنْ لَاقَاهُ، وَمَعْرُوفٌ يُوْضِعُ عِنْدَهُ
مَنْ لَا يَشْكُرُهُ، وَعَالِمٌ عِنْدَهُ مَنْ لَا يَسْتَعِينُ لَهُ دَبِيسٌ لِيُورِثَهُ (عِنْدَهُ) مَنْ لَا
حِمَاةَ لَهُ

● — ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

”چپلہ چیزیں رائیگاں (جاتی) ہیں:

(۱) ایسے شخص سے محبت، جس میں وفانہ ہو (۲) ایسے شخص کے ساتھ بھلائی کرنا جو شکوگزار
نہ ہو۔ (۳) ایسی جگہ علم کی بات کرنا جہاں لوگ سُن نہ ہے ہوں (۴) ایسے شخص کو راز دار
بنانا جو راز چھپاتا ہی نہ ہو۔



مال کا اتلاف

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِعَاةً تَسْمَى الْمُنْتَمِةَ فَإِذَا
أَعْطَى اللَّهُ عَبْدًا مَالًا وَلَمْ يُخْرِجْ مَقَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ سَلْطَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِقَعَةٍ مِنْ
تِلْكَ الْبِعَاعِ فَأَتَلَتْ ذَلِكَ النَّعَالَ فَيُهَاتِمُ مَاتَ وَتَرَكَهَا۔

● — امام جعفر صادقؑ سے (یہ بھی) منقول ہے کہ:

خداوندِ عالم (کی پیدا کردہ) زمین کے ایک ٹکڑے کو منتقمہ کہتے ہیں، جب خداوندِ عالم
کسی بندے کو مال دیتا ہے اور وہ اس میں سے خدا کا حق نہیں نکالتا، تو خداوندِ عالم ایسی

سبیل نکالتا ہے کہ اس شخص کا مال اسی خطہ ارض میں جانے لگتا ہے، وہ شخص اپنے مال کو تلف کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

بُرے لوگوں کی نشانیاں

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يُبَالِ مَا قَالِ وَمَا قِيلَ فِيهِ فَهُوَ شَرِكٌ شَيْطَانٍ -

وَمَنْ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَرَاهُ النَّاسُ مُسَيِّئًا فَهُوَ شَرِكٌ شَيْطَانٍ، وَمَنْ اغْتَابَ أَحَدًا الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تَزْوَدٍ بَيْنَهُمَا فَهُوَ شَرِكٌ شَيْطَانٍ، وَمَنْ شَغَفَ بِمَحَبَّةِ الْحَرَامِ وَشَهْوَةِ الزِّنَا فَهُوَ شَرِكٌ شَيْطَانٍ -

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْلِدَ الزِّنَا عَلَامَاتٌ: أَحَدُهَا: يُغَضُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ - وَثَانِيهَا: أَنْتَهَ يَجِنُّ إِلَى الْحَرَامِ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ - وَثَالِثُهَا: الْأَسْتِحْقَافُ بِاللِّدِينِ - وَرَابِعُهَا: سُوءُ الْمُخَضَّرِ لِلنَّاسِ وَلَا يُسَيِّئُ رُحْمَانَهُ إِلَّا مَنْ وَلِدًا عَلَى غَيْرِ فِرَاشِ أَبِيهِ، وَمَنْ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي حَيْضِهَا -

● — جس شخص کو یہ پرواہ نہ ہو کہ کیا کہہ رہے ہیں یا اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے تو وہ شیطان کا شریک ہے۔

جو کسی مومن کی غیبت کرے، جبکہ ان دونوں کے درمیان عداوت بھی نہ ہو، تو وہ شیطان کا شریک ہے۔

جو کسی حرام محبت میں مبتلا ہو یا بدکاری کی شہوت رکھتا ہو، وہ شیطان کا شریک ہے۔
پھر فرمایا:

ولد الحرام کی چند نشانیاں ہیں: — (۱) ہم اہلبیت سے عداوت (۲) جس گناہ سے اسکی خلقت ہوئی ہے اسکی طرف رغبت (۳) دین کا مذاق اڑانا۔ (۴) لوگوں سے بُری طرح پیش آنا۔

ادویگوں سے بُری طرح پریش آنے والا یا تو ولد الحرام ہوگا یا وہ جس کی ماں حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہو۔

بقدر کفاف

وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ نِيَابًا يَجْزِيهِ كَانَتْ
أَيْسُرَ الَّذِي فِيهَا يَكْفِيهِ -

وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ اللَّهِ نِيَابًا يَجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنْهَا يَكْفِيهِ -

جناب امیر سے منقول ہے :

جو شخص دنیا کی اس مقدار پر مطمئن ہو جو ضرورت پوری کرے اس کے لئے بہت مختصر
مقدار بھی کافی ہو جائے گی۔ اور جو حسب ضرورت رزق پر راضی نہ ہو اسے دنیا کی کوئی چیز مطمئن
نہیں کر سکتی۔

... بقدر ضرورت

وَرَوَى اسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: تَنْزِلُ
الْمَعْرُوفَةُ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى قَدَرِ النُّوْمَةِ -

اسحاق بن عمار کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے :

”جتنا بڑا بوجھ ہو، اسی کے اعتبار سے آسانی مدد بھی پہنچتی ہے۔“

حسرس و ہوس

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ فَضَّالٍ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:
إِنَّ فِيهَا نَزَلَ بِهِ الرَّوحُ مِنَ السَّمَاءِ لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ وَادَيْنِ سَيْلَانِ ذَهَبًا وَفِصَّةً
لَا يَمْسُحُ إِلَيْهِمَا شَيْئًا مِنْ آدَمَ إِسْتَأْذَنَكَ بِحُجْرٍ مِنَ الْبَحُورِ وَوَادٍ مِنَ الْأَوْدِيَةِ،
لَا يَنْفَلَهُ شَيْءٌ إِلَّا التَّرَابُ -

— حسن بن فضال کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ماضی میں جو آسمانی وحی نازل ہوئی، اس میں یہ بھی ہے کہ:

اولادِ آدمؑ کے پاس اگر دوسری وادیاں ہوں جن میں سونا چاندی بہ رہا ہو تب بھی یہ تمنا کر گیا کہ اس کے پاس (ایسی) تیسری وادی بھی ہوتی۔

اے اولادِ آدمؑ۔ تیرا شک سمندروں میں سے ایک سمندر اور وادیوں میں سے ایسی وادی ہے جسے مٹی کے سوا کوئی چیز پڑھ نہیں سکتی۔ تیری ہوس اس وقت تک زندہ رہے گی جب تک تو زیر زمین نہیں چپلا جاتا!

مومن کا حق

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ وَ أَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَغْصَبَةِ اللَّهِ وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ۔

— حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے:

’مومن کو گالی دینا فسق اور اس سے خوبتریزی، کفر ہے اور اس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) اللہ کی نافرمانی ہے۔ اور اس کی جان کی طرح اس کا مال بھی محترم ہے۔‘



علاماتِ امام

وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَنِ بْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْحَكَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:

لِلْإِمَامِ عَلَدِمَاتٌ:

يَكُونُ أَعْلَمَ النَّاسِ، وَأَحْكَمَ النَّاسِ، وَأَلْقَى النَّاسِ، وَأَخْلَمَ النَّاسِ، وَأَشْبَحَ النَّاسِ وَأَسْحَى النَّاسِ، وَأَعْبَدَ النَّاسِ، وَيُولَدُ مَخْتُوفًا، وَيُصْبِحُونَ مُطَهَّرًا، وَيَرَى مِنْ

خَلَقَهُ مَا يَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَلَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ وَإِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ بَطْنِ
 أُمِّهِ وَقَعَ عَلَى رَاحَتَيْهِ رَافِعًا صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ، وَلَا يُحْتَامُ، وَتَسَامُ عَيْشُهُ وَلَا يَمَامُ قَلْبُهُ
 وَيَكُونُ مُحَدَّثًا. وَسَيَتَوَيَّ عَلَيْهِ رِزْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.
 وَلَا يَرَى لَهُ بَوْلٌ وَلَا غَائِطٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ الْأَرْضَ بِابْتِلَاعِ مَا يُخْرِجُ مِنْهُ
 وَتَكُونُ رَاحَتَيْهِ أَطْيَبَ مِنْ رَاحَتِهِ الْمَسَاكِ وَيَكُونُ أَوْلَى بِالنَّاسِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَسْفَقُ
 عَلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَيَكُونُ أَشَدَّ النَّاسِ تَوَاضَعًا لِلَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَيَكُونُ
 أَحَدَ النَّاسِ بِمَا يَأْمُرُ بِهِ وَأَكْفَى النَّاسِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ وَيَكُونُ دُعَاؤُهُ مُسْتَجَابًا حَتَّى
 أَقْبَهُ لَوْ دَعَا عَلَى صَخْرَةٍ لَأَنْشَقَّتْ لَضَفَيْنِ وَيَكُونُ عِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَيْفُهُ وَدُوقَارٌ وَيَكُونُ عِنْدَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ شِيعَتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 وَصَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ أَعْدَائِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَكُونُ عِنْدَهُ الْجَامِعَةُ، وَهِيَ صَحِيفَةٌ
 طُولُهَا سَبْعُونَ فَرَسًا فِيهَا يَجْمَعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَلَدُ أَدَمَ. وَيَكُونُ عِنْدَهُ الْجُفْرُ الْأَكْبَرُ
 وَالْأَصْغَرُ هَلَبَ مَا حَزَنُوا فِيهَا كَيْسَ فِيهَا جَمِيعُ الْعُلَمَاءِ حَتَّى أُرْشَ الْخَدَشِ وَحَتَّى الْجِلْدَةُ وَنِصْفُ
 الْجِلْدَةِ، وَيَكُونُ عِنْدَهُ مُضْعَفٌ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامَ.

● — حضرت امام ثقی رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ: امام کی مندرجہ ذیل علامتیں ہیں:

- سب سے زیادہ علم رکھتا ہو — سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہو — سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔
- سب لوگوں سے زیادہ بُرود بار ہو — سب سے زیادہ بہادر ہو — سب سے زیادہ سخی ہو — سب سے زیادہ عبادت گزار ہو۔

○ مخنون پیدا ہوتا ہے — پاک و پاکیزہ ہوتا ہے، جس طرح ماسنے سے دیکھتا ہے، اسی طرح پشت کی طرف دیکھتا ہے۔

○ اس کا سایہ نہیں پڑتا — شکم مادر سے جب زمین پر آتا ہے، تو زمین پر تھیلی ٹیک کر توجید و رسالت

کلاواز بلند کرتا ہے۔

- نیند میں اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ اُس کی آنکھیں ہوتی ہیں، دل نہیں سوتا۔ اُس تک (آسمانی) آواز پہنچتی ہے۔ اور رسولِ خدا کی زرہ اُس کے جسم پر پوری آتی ہے۔
- اُس کے پشاپ پافانہ پر (کسی کی) نگاہ نہیں پڑتی۔ خداوندِ عالم نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ (فوراً) اُسے پھپھپائے۔
- اسس کی خوشبو مشک سے بہتر ہوتی ہے۔
- وہ لوگوں پر اُن کے نفوس سے زیادہ استحقاق رکھتا ہے اور اُن کے ماں باپ سے زیادہ ان پر مہربان ہوتا ہے۔
- خداوندِ عالم کی بارگاہ میں سب سے زیادہ توفیق اور انکساری) کرنے والا جن باتوں کا حکم دیتا ہے اُن پر سب سے زیادہ عمل کرنے والا۔ جن چیزوں سے روکتا ہے، ان سے سب سے زیادہ اجتناء کرنے والا ہوتا ہے۔
- اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی پتھر پر بھی دعا پڑھے تو دو ٹکڑے ہو جاتے۔
- حضرت رسولِ خدا کا اسلحہ اور ان کی شمشیر ذوالفقار اس کے پاس ہوتی ہے۔
- اسکے پاس الیسا صحیفہ ہوتا ہے جن میں قیامت تک پیدا ہونے والے انکسینوں، درسی طرح قیامت تک اپنے اپنے دشمنوں کے نام لکھے ہیں، اور جامعہ بھی، جو ایک بہت ہی بڑا صحیفہ ہے جس میں اولادِ آدم کی تمام ضروریات کا ذکر ہے۔
- اُن کے پاس ہنرا کبیر اور جنفر اصغر کمال پر لکھا ہوا موجود ہے، اس میں تمام علوم موجود ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی کو خواہش لگ جائے تو اس کے ہر مانے کا بھی ذکر ہے۔ اور اُن کے پاس مصحفِ جنابِ سیتہ بھی ہوتی ہے۔

شراب اور شطرنج

وَرَوَى لَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَاسِ النَّشِيبُ الْبُورِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْنَبَةَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ: سَمِعْتُ لِمَا عَلِيَّهِ السَّلَامَ يَقُولُ:

لَمَّا حَمِلَ رَأْسَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الشَّامِ، أَمَرَ مِزِيدَ لَعْنَهُ اللَّهُ فَوَضَعَ وَنُصِبَ عَلَيْهِ
مَائِدَةً، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَصْحَابِيهِ يَا كَلْبُونَ وَلَيْسَ رُبُونَ الْفَقَّاعِ، فَلَمَّا فَرَغْنَا أَمَرَ بِالنَّاسِ
فَوَضَعَ فِي طَشْتٍ تَحْتَ مِزِيدِهِ -

وَبَسَطَ عَلَيْهِ رُفْعَةَ الشَّطْرِ نَجْحًا، وَجَلَسَ مِزِيدُ لَعْنَهُ اللَّهُ يَلْعَبُ بِالشَّطْرِ نَجْحًا وَيَذْكُرُ
الْحُسَيْنَ وَآيَاهُ وَحِدَّاهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَيْسَ تَهْزِي بِذِكْرِهِمْ. فَمَتَى قَامَ رِصَالُهُ تَلَدُّ الْفَقَّاعِ
مُتَبِعِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ صَبَّ فَضَّلْتَهُ عَلَى مَا نَلِي الْعِطَشُ مِنَ الْأَرْضِ -

فَمَنْ كَانَ مِنْ شَيْعَتِنَا فَلْيَتَوَرَّعْ عَنِ شَرْبِ الْفَقَّاعِ وَاللَّعِبِ بِالشَّطْرِ نَجْحًا، وَمَنْ
نَظَرَ إِلَى الْفَقَّاعِ أَوْ إِلَى الشَّطْرِ نَجْحًا فَلْيَدْكُرْ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلْيَلْعَنِ مِزِيدًا قَالَ
مِزِيدٌ وَالْزِّيَادُ يَمْحُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ تُعْدَلُ الْجُجُومَ -

● — فضل بن شاذان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ:

جب امام حسینؑ کا سفر مبارک، شام لے جایا گیا تو میز پر کے حکم سے اسے کھانے کی میز کے نیچے
رکھا گیا، پھر میز اور اس کے ساتھیوں نے اس میز پر شراب پی۔ جب وہ لوگ فارغ ہوئے
تو اس سر کو ایک طشت میں رکھ کر میز کے بستر کے نیچے رکھ دیا گیا۔ اسی بستر پر شطرنج کی محفل
سجائی گئی، جس پر بیٹھ کر میز نے شطرنج کھیلی۔ اسی دوران حضرت امام حسینؑ، ان کے والد اور بیٹے
جد بزرگوار کا نام لے لے کر ان کا مذاق اڑاتا رہا۔ پھر جب جوئے میں اپنے ساتھی سے بازی
لے گیا تو شراب منگوائی اور تین مرتبہ پینے کے بعد، کچی ہوئی شراب طشت کے پاس زمین پر
پھینک دی۔

اب جو شخص بھی ہمارا شیعہ ہو، اسے شراب اور شطرنج (جیسی چیز) سے پرہیز کرنا چاہیے اور
جس کی نظر بھی شراب یا شطرنج پر پڑے اسے چاہیے کہ امام حسینؑ کو یاد کرے، میز پر رکھنے والے

نایشہ ان علوم

وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:
اللَّهُمَّ ارْحَمْ خَلْقًا بِي ثَلَاثًا -

قَبِيلٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ خَلَقْنَاكَ؟

قَالَ: الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي وَيَمُرُّونَ بِحَدِيثِي وَسُنَّتِي.

جناب امیر سے منقول ہے کہ حضور اکرم نے تین بار فرمایا: خداوندا! میری جانشینی کرنے والوں پر رحم فرما۔

کسی نے پوچھا: "اے خدا کے رسول! ... وہ کون لوگ ہوں گے؟"

فرمایا:۔۔ جو میرے بعد آئیں گے میری حدیث اور میری سنت کی نشر و اشاعت میں

اہلبیت طاہرین کی منزلت

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ عَلِيًّا وَصِدِّي وَخَلِيفَتِي وَرُوحِيَّةَ قَاطِنَةَ سَيْمِهِ
بِسَاءِ الْعَالَمِينَ ابْنَتِي وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا أَشْجَلِ الْجَنَّةِ وَلِدَايَ مِنْ وَالِدِهِمْ وَمَنْ
وَالَا بِي وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَانِي وَمَنْ نَادَاهُمْ فَقَدْ نَادَانِي وَمَنْ جَفَاهُمْ فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ
بَرَّاهُمْ فَقَدْ بَرَّانِي. وَصَلَّى اللَّهُ مِنْ وَصَلَهُمْ وَقَطَعَ اللَّهُ مِنْ قَطَعَهُمْ، وَنَصَرَ مَنْ أَعَانَهُمْ وَخَذَلَ
مَنْ خَدَّاهُمْ -

اللَّهُمَّ مَنْ كَانَ لَهُ مِنْ أَوْلِيَاءِكَ وَرُسُلِكَ ثَقُلُ وَأَهْلُ بَيْتِي، فَعَلَيْكَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ أَهْلُ بَيْتِي وَتَعَالَى فَادْعِبْ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا.

جناب ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا:
'بیشک علیؑ میرے وصی اور خلیفہ ہیں۔'

ان کا زوجہ، فاطمہؑ (زہرا) جو تمام عالمین کی سورتوں کی مزار ہیں، میری بیٹی ہیں۔
حسنؑ و حسینؑ جو جو انانِ بہتت کے سردار ہیں، میرے فرزند ہیں۔

جو ان سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا۔
جو ان سے دشمنی کرے گا وہ مجھ سے دشمنی کرے گا۔

جو ان سے دُوری اختیار کرے گا، وہ مجھ سے دُوری اختیار کرے گا۔

جو ان کے ساتھ بُرا سلوک کرے، اُس نے میرے ساتھ بُرا سلوک کیا۔
جو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اُس نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا۔

جو ان سے قربت رکھے، خداوند عالم اُسے تقرب عطا کرے گا۔
جو ان سے قطع تعلق کرے، خدا اس سے قطع تعلق کرے گا۔
جو ان کی مدد کرے، خدا اُس کا مددگار ہوگا۔

اور جو ان کا ساتھ چھوڑے گا، خداوند عالم اس کا ساتھ چھوڑ دے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے دستِ دعا بلند کر کے فرمایا:

خداوند اے! انبیاء و مرسلین کے بھی کچھ قریبی اور گویا، اہلبیتؑ تھے — علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ،
میرے قریبی اور میرے اہلبیتؑ ہیں۔

ان سے ہر وجہ کو دور رکھنا۔ اور ایسا پاک قرار دینا جو پاکیزگی کا حق ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ اللَّهُ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ:



ملنے کا پتہ :
تنظیم المکاتب

